رباعیات نقشبند

محمد صادق قصوری

Mughal's

المدینہ پبلیکیشنز

AL-MADINA PUBLICATIONS

4- یوسف مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ ○ 38- اردو بازار- لاہور ○ فون: 7320682

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

کتب خانہ غفاریہ
واسلامی کیسٹ سینٹر
درگاہ اللہ آباد شریف
ڈاکخانہ کنڈیارو
ضلع نواب شاہ سندھ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعیاتِ نقشبند

محمّد صادق قصوری

المدینہ پبلیکیشنز

4۔ یوسف مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ ○ 38۔ اُردو بازار۔ لاہور ○ فون : 7320682

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

جملہ حقوق بحق مرتب و شارح محفوظ ہیں

نام کتاب	: رباعیات خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ
مرتب و شارح	: محمد صادق قصوری
آغاز ترتیب و شرح	: 8 ذوالحجہ 1411ھ / 21 جون 1991ء بروز جمعۃ المبارک
تاریخ تکمیل بمع نظر ثانی	: 12 شعبان 1413ھ / 5 فروری 1993ء جمعۃ المبارک
سن طباعت	: جون ۱۹۹۷ء
تعداد	: 1100
صفحات	: 184
ہدیہ	: 60 روپے
بتعاون	: مرکزی مجلس امیر ملت، برج کلاں ضلع قصور۔ 55051
ناشر	: المدینہ پبلی کیشنز یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ 38۔ اردو بازار لاہور فون: 7320682

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

آئینہ

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
1-	انتساب	4
2-	خراج عقیدت	5
3-	دریچہ سخن	7
4-	مقدمہ	12
5-	رباعیات خواجہ نقشبند	40
6-	متفرق کلام خواجہ نقشبند	184

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

انتساب

بحضور

ہادیٔ سُبل، ختم الرّسل، مولائے کُل

سیّدنا و سندنا و غوثنا و غیاثنا و مغیثنا و مولانا

و ملجانا و ماوانا و شفیعنا و طبیب قلوبنا

حبیب رب العالمین رحمتہ للعلمین

محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وازواجہ و سلم

عبد عاجز

محمد صادق قصوری

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

خراج عقیدت

(۱)

توتیائے چشم سازم خاکپائے نقشبند　　تابیابم سرحق ازلطف سائے نقشبند
روبدرگاہ بہاؤالدین نظر کن زانکہ ہست　　نہ فلک مانند درباں درسرائے نقشبند
مشکلات ماہمہ ہرگز نیاید درعدد　　المدد یا خواجہ مشکلکشائے نقشبند
(حافظ شیرازی)

(۲)

شد از روضہ خواجہ نقشبند　　زنقش ازل لوح دل بہرہ مند
مرا روضہ خواجہ نخجدان　　عیاں ساختہ رازھای نہان
(شیخ یعقوب صرفی کشمیری)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

(۳)

بہاؤالدین شاہ نقشبند اول و اولیٰ
مسیحائے من است و دستگیرو رہبرو مولیٰ

شہنشاہ ولایت ہستی اش محبوب یزدانی!
کہ جن پر خود بخود کھلتے گئے اسرار عرفانی

ق "نمی دانم چہ منزل بود شب جائے کہ من بودم"
کہیں سے آ گئی خوشبوئے شاہ نقشبنداس دم

مشام روح و دل معمور شد از نکہت جاناں
بس اک اللہ ہو۔ اللہ ہو۔ پھر الفت جاناں

(شمس نظامی ؒ کراچی)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

دریچہ سخن

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے بزرگوں نے شریعت و طریقت کے میدان میں جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں ان کی مثال ناپید ہے۔ اس سلسلہ نے بڑی بڑی نابغہ روزگار ہستیاں پیدا کیں جنھوں نے قرطاس عالم پر انمٹ نقوش چھوڑے، مثلاً مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ (ف ۱۴۹۲ء) ،خواجہ عبیداللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ (ف ۱۴۹۰ء)، حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (ف ۱۶۲۴ء)، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (ف ۱۷۶۲ء)، خواجہ باقی باللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (ف ۱۶۰۴ء)، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (ف ۱۸۲۴ء)، حضرت شاہ جمال اللہ رامپوری رحمۃ اللہ علیہ (ف ۱۷۹۴ء)، حضرت بابا جی فقیر محمد چوراہی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ (ف ۱۸۹۷ء) اور سنوسی ہند امیر ملت پیر سید محمد جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ (ف ۱۹۵۱ء) قدس اسرارہم۔

جب اس سلسلہ عالیہ کے متعبین کی خدمات کا احاطہ کرنا ناممکن ہے تو پھر بانی سلسلہ حضرت خواجہ مشکلکشا سیدنا محمد بہاؤالدین نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ (ف ۱۳۸۹ء) قدس سرہ، کے مقام و مرتبہ اور خدمات جلیلہ کا کیا حال ہو گا؟ حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ نے تمام دنیا کو روحانی فیوضات سے مالا مال کیا اور ہر سو "دہر میں اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اجالا" کرنے کی سعی بلیغ فرمائی۔

حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ، نے "رباعیات" کو بھی تبلیغ و اشاعت کا ذریعہ بنایا اور لاکھوں دلوں کی کایا پلٹ دی۔ آپ کی "رباعیات" میں ایسی تاثیر بھری ہوئی ہے۔ کہ پڑھنے سننے والا اثر قبول کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اکثر "رباعیات" تو ایسی ہیں کہ اولیائے امت نے انہیں بطور وظیفہ حرز جان بنایا ہے۔

"رباعیات خواجہ نقشبند" دور طالبعلمی سے ہی مختلف کتابوں اور رسالوں میں منتشر حالت میں نظر نواز ہوتی رہی ہیں مگر تلاش بسیار کے باوجود کتابی صورت میں کہیں بھی نظر نہ آئیں۔ "مکاتیب امیر ملت" کی ترتیب کے دوران حضرت امیر ملت محدث علی پوری قدس سرہ، کے مکتوب گرامی بنام حضرت حافظ انور علی رہتکی رحمۃ اللہ علیہ (ف ۱۹۲۰ء)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

محررہ ۱۶ اگست ۱۹۰۴ء میں یہ فقرہ نظر سے گزرا۔

"رباعیات حضرت خواجہ نقشبند صاحب رحمۃ اللہ علیہ ارسال خدمت ہیں، رسید سے مطلع فرمائیں۔"

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت قدس سرہ نے ۱۹۰۴ء میں کتابی شکل میں طبع کروائی تھیں مگر افسوس کہ سعی بسیار کے باوجود یہ نسخہ نہ مل سکا۔ ناچار منتشر" رباعیات" کو اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اکٹھا کر کے ترتیب، ترجمہ اور شرح کا کام شروع کر دیا تو اچانک ایک ناقص اول و آخر، کٹا پھٹا اور نامکمل مطبوعہ نسخہ ہاتھ لگ گیا جو ۱۹۳۵ء میں حضرت امیر ملت قدس سرہ کی زیر سرپرستی طبع ہوا تھا۔ ترجمہ و شرح خواجہ محمد کرم الٰہی ایڈووکیٹ سیال کوٹی (ف ۱۹۵۹ء) (خلیفہ مجاز حضرت امیر ملت قدس سرہ) کے قلم سے تھی مگر ترجمہ انتہائی تشنہ، شرح مبہم اور کتابت کی بے پناہ غلطیاں ذوق سلیم پر گراں گزرتی تھیں۔ پھر لیتھو کی چھپائی نے کتاب کا حسن ظاہری بالکل ختم کر دیا تھا۔ غرض عصر حاضر کے تقاضوں پر وہ شرح کسی لحاظ سے بھی پوری نہ اترتی تھی۔

احقر نے اپنی علمی بے مائیگی کے باوجود کوشش کر کے ۱۳۷ رباعیات ترتیب دے کر ترجمہ و شرح کی ہے۔ آخر میں حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ کا متفرق کلام بھی درج کر دیا ہے۔ کوشش تو کی ہے کہ دور حاضر کے تقاضوں کے مطابق یہ کتاب منصہ شہود پر جلوہ گر ہو لیکن پھر بھی اعتراف عجز ہے کہ حق ادا نہ ہو سکا۔

ع حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

اگر اس کتاب میں کوئی خوبی ہے تو یہ میرے اللہ کی دین ہے اور اگر کوئی خامی ہے تو اس کی ذمہ داری مجھ پر عائد ہوتی ہے۔ اگر اہل علم کی نظر میں کوئی خامی ہو یا مزید رباعیات ہوں تو ازراہ کرم مطلع فرمائیں تاکہ نقش دوم بہتر بنایا جا سکے۔

بڑی ناشکری ہو گی اگر میں اپنے ان بزرگوں، دوستوں اور ساتھیوں کا شکریہ ادا نہ کروں جن کے تعاون کے بغیر یہ منزل ہفت خواں طے نہیں ہو سکتی تھی۔ سیدی و مرشدی قبلہ عالم سنوسی ہند امیر ملت حضرت پیر سید محمد جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری قدس سرہ کی روحانی امداد مجھے ہر وقت اور ہر آن میسر ہے۔ اس کتاب کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

اشاعت سے ملن کی روح انور یقیناً خوش ہو گی کیونکہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ پر کتابیں طبع کروانا ان کا مقدس مشن تھا۔ اور یہ ان کے مشن کی تکمیل کی طرف ایک ادنیٰ قدم ہے۔

جنید وقت حضور فخر ملت پیر سید حافظ محمد افضل حسین شاہ صاحب مدظلہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ علی پور سیداں شریف ضلع نارووال (پنجاب) کی نظر کرم اور دعائے نیم شبی مسلسل میرے شامل حال ہے۔ اور میرے عزائم کو بلند رکھے ہوئے ہے۔ استاذی ادیب الملک حکیم ملت حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری ثم لاہوری مدظلہ کی شفقت و رہنمائی میرا سرمایہ حیات ہے۔

علاوہ ازیں مجدد وقت مجاہد ملت حضرت مولانا محمد عبدالستار خان نیازی صاحب نقشبندی مجددی مدظلہ' ادیب العصر حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب قبلہ نقشبندی مجددی کراچی' حضرت پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب نقشبندی مجددی حیدر آباد سندھ' خانوادہ حضرت شاہ ابوالخیر دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے فرد فرید حضرت ابو حفص عمر مدظلہ کوئٹہ' عارف نوجوان حضرت ڈاکٹر پیر محمد خالد رضا نقشبندی مجددی مدظلہ' سجادہ نشین زکوڑی شریف ڈیرہ اسمٰعیل خان (سرحد)' محقق زمن جناب پروفیسر محمد اسلم صاحب لاہور' عظیم دانشور جناب پروفیسر سید خورشید حسین بخاری صاحب شیخوپورہ اور وطن عزیز کے مایہ ناز مورخ اور مصنف بزرگوارم پروفیسر ڈاکٹر محمد انعام الحق کوثر صاحب کوئٹہ کی نوازشات کا بھی شکر گزار ہوں کہ یہ حضرات کرم فرماتے رہتے ہیں۔

آفتاب شریعت ماہتاب طریقت' ممتاز عالم دین اور اہل قلم حضرت پروفیسر سید محمد ذاکر حسین شاہ صاحب آف راولپنڈی کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکر گزار ہوں کہ انہوں نے شدید علالت کے باوجود مسودہ پر نظرثانی فرمائی اور گرانقدر مقدمہ تحریر فرما کر کتاب کی افادیت کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ یہ ان کی علم پروری' کتاب دوستی اور صادق نوازی ہے ورنہ من آنم کہ من دانم۔

جناب ماسٹر سید نذیر حسین شاہ صاحب مہالمی ثم قصوری' رانا عزیز احمد خان صاحب پیپلاں (میانوالی) اور حبیبی پیرزادہ عارف نوشاہی ادارہ تحقیقات فارسی ایران و

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

پاکستان، اسلام آباد کا بھی شکر گزار ہوں، جنہوں نے میرے ساتھ اس کتاب کی تیاری میں بھرپور علمی تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو جزائے خیر سے نوازے اور دین و دنیا میں سرفراز فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

سگ دربار خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ

محمد صادق قصوری

برج کلاں ضلع قصور (پنجاب)

پوسٹ کوڈ نمبر ۵۵۰۵۱

۲۴ جولائی ۱۹۹۳ء بروز ہفتہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

اظہار تشکر

مندرجہ ذیل حضرات نے اس کتاب کی اشاعت کے لئے "مرکزی مجلس امیر ملت" کے ساتھ مالی تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو جزائے خیر سے نوازے۔

۱۔ حضرت عمر ابو حفص آقا مجددی مدظلہ کوئٹہ

۲۔ حضرت پیر حافظ محمد بخش سجادہ نشین میبل شریف، بھکر

۳۔ مولانا محمد حفیظ اللہ نقشبندی کراچی

۴۔ جناب میجر اشفاق احمد سلیہریا، جہلم کینٹ

۵۔ جناب میاں مظہر احمد قریشی سابق ایم پی اے سرگودھا

۶۔ جناب فیاض الدین احمد لاہور

۷۔ حضرت حاجی محمد امیر خان مدظلہ، جناب محمد طاہر صدیقی (چکوال)

۸۔ قاری محمد رفیق جماعتی پسرور

۹۔ جناب غلام مرتضیٰ کولاچی میرپور ماتھیلہ (سندھ)

۱۰۔ جناب پروفیسر زاہد حسن فریدی اسلام آباد

۱۱۔ جناب محمد اکرم نعیم لونگوکے (قصور)

۱۲۔ جناب راجہ امتیاز احمد خان ایڈووکیٹ کوٹلی (آزاد کشمیر)

۱۳۔ جناب محمد بشیر صدیقی برج کلاں (قصور)

۱۴۔ جناب علی محمد ولد فقیر محمد کلہوڑا اسٹیشن (سندھ)

محمد صادق قصوری

ناظم اعلیٰ مرکزی مجلس امیر ملت

برج کلاں ضلع قصور

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

مقدمہ

حضرت پروفیسر سید محمد ذاکر حسین شاہ صاحب چشتی سیالوی مدظلہ (راولپنڈی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصوۃ والسلام علی خاتم الانبیاء والمرسلین وآلہ واصحابہ الھادین و اولیاء امۃ الکاملین وامۃ المرحومۃ الی یوم الدین۔

علامہ محمد صادق صاحب قصوری ان اصحاب قلم میں شامل ہیں جو اولیائے کرام علیہم الرضوان پر لکھنے کی سعادت سے بہرہ ور ہیں۔ یوں تو آپ نے کافی تحریری کام کیا ہے مگر آپ کی تصنیف منیف "تذکرہ نقشبندیہ خیریہ" خاصے کی شے ہے۔ فقیر راقم روف--- سید محمد ذاکر حسین شاہ چشتی سیالوی--- کو اس عظیم کتاب پر بھی کچھ لکھنے کا اعزاز حاصل ہے۔ محسن اہلسنّت حضرت خواجہ محمد عبداللہ جان مدظلہ السامی زیب سجادہ آستانہ خیریہ مرشد آباد شریف پشاور نے فقیر کو ارشاد فرمایا۔ کہ "تذکرہ نقشبندیہ خیریہ" پر چند سطور لکھی جائیں۔ قلمکاروں نے اس تحریر کو بحمدہ تعالیٰ پسند فرمایا۔ علامہ قصوری مدظلہ' آگے بڑھے اور انہوں نے سیدی و مولائی خواجہ خواجگان حضور سید محمد بہاؤالدین نقشبند--- شاہ نقشبند--- رضی اللہ تعالی عنہ و ارضاہ عنا کی رباعیات پر اردو شرح لکھ دی۔

یہ شرح مجھے ارسال فرمائی گئی کہ تصیح بھی کر دوں اور اس پر مقدمہ بھی لکھ دوں۔ قضائے ربانی سے فقیر ان دنوں--- ستمبر تا دسمبر ۱۹۹۲ء شدید وجع المفاصل میں مبتلا ہو گیا' درد کی شدت کا یہ عالم رہا کہ پہلو بھی کوئی اور صاحب ہی بدلاتے ورنہ فقیر بے حس پڑا رہتا۔

مجھے مرشد عالم حضرت شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کی ذات اقدس سے بے حد عقیدت ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

بیماری کے عالم میں ہی رباعیات کو شرح سمیت پڑھ ڈالا' کئی رباعیات کے معانی کی وسعت خدا جانے مجھے کہاں سے کہاں لے گئی اور رباعیات نے تو گھنٹوں کے حساب سے مجھ پر رقت طاری رکھی' کئی رباعیات ایسی بھی تھیں جو ہفتوں کے حساب سے دل و دماغ پر چھائی رہیں۔ کچھ رباعیات نے میری دستگیری کی اور مجھے ایسے اعمال کا عادی بنا دیا جن سے پہلے میرا دامن خالی تھا۔ کچھ رباعیات نے پختہ عقائد کو سیسہ پلائی دیوار میں تبدیل کر دیا۔ میں عالم حیرت میں کئی رباعیات کو پڑھ کر کھو گیا۔ کئی دفعہ سوچا کہ چھ سو سال پہلے جب یہ رباعیات لکھی جا رہی تھیں اور حضور شاہ نقشبند رضی اللہ عنہ کی زبان ولایت ترجمان سے آپ کے غلام سن رہے تھے تو ان کے دلوں کی کیفیت کیا ہو گی' ماہی بے آب کی تڑپ کی تشبیہہ بھی شاید اس جلن اور تڑپ کی تشریح و توضیح نہ کر سکے جو ان غلاموں کے حصے میں آئی تھی۔ آیئے! "حضور امام نقشبند رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی رباعیات" پر مختصر سی گفتگو کر لیں۔

"حضرت شاہ نقشبند رضی اللہ عنہ"

حضور شاہ نقشبند رضی اللہ عنہ آٹھویں صدی ہجری (---- ولادت ۷۲۸ھ وصال ۷۹۱ھ----) کے وہ شہباز طریقت ہیں جو اپنے دور کے مرشد علی الاطلاق تھے' شیخ العالم تھے۔ فرد وحید تھے۔ آپ کے فیوض و برکات سے سارا عالم مستیز و مستفیض ہو رہا تھا۔ یہ انوار وقتی نہیں تھے یہ ابر باراں صرف موسم بہار کا ابر رحمت نہیں تھا۔ اس عظیم ہستی نے اپنے ماحول سے نکل کر کئی ماحولوں کو فیض سے مالا مال کرنا تھا۔ صرف برصغیر میں ہی دیکھ لیں حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کس چشمہ فیض سے مستفیض تھے۔ حضرت شاہ ولی اللہ رضی اللہ عنہ نے کس چشمہ حیات سے آب زلال پیا تھا۔ یہ سب فیض اسی آفتاب ولایت کا ہے جنہیں دنیا "شاہ نقشبند" کے مقدس نام سے یاد کرتی ہے۔

اسلام کی پوری تاریخ میں فیض یافتگان نبوت---- صحابہ کرام علیہم الرضوان---- کے بعد اولیائے امت کے چند ایسے نام آتے ہیں۔ جنہوں نے تاریخ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

کے بہتے سرکش دریا کی گزرگاہ بدل دی ہے اور تاریخ کے دھارے کو اپنے نقوش پا پر چلایا ہے۔ ہمارے عظیم رہنما حضرت سید محمد بہاؤالدین شاہ نقشبند رضی اللہ عنہ انہی عظمائے ملت میں شامل ہیں۔

قصر عارفاں کے درو دیوار اس بات کے گواہ ہیں اور وہاں کے بیل بوٹے شاہد ہیں کہ خطہ بخارا و سمرقند نے ولایت کا نیراعظم ان سے پہلے نہیں دیکھا تھا۔ عظیم عارف، جلیل محقق اور عاشق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ اسی حقیقت کی طرف کس واشگاف انداز سے ہمیں متوجہ فرماتے ہیں۔

سکہ کہ در یثرب و بطحا زدند
نوبت آخر بہ بخارا زدند

(وہ سکہ اسلام جو یثرب (مدینہ) اور بطحا (مکہ) میں ڈھالا اور بنایا گیا اسے آخری دفعہ بخارا میں ڈھالا گیا۔)

حضرت کا مشن

اولیائے امت کا طرہ امتیاز یہ رہا ہے کہ وہ تعلیمات محمدی کو عملی جامہ پہنا کر مخلوق خدا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ وہ محبت کے داعی ہیں لیکن وہ اپنی محبت کی طرف نہیں بلاتے وہ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ، معطر اور جان بخش محبت کے جام پلاتے ہیں، ان کی محفل سے "بوئے یار" آتی ہے۔

محبت پیدا ہو جائے تو محبوب کی ہر ادا جان سے پیاری ہو جاتی ہے۔ عمل محبوب کی نقل زندگانی کا کمال قرار پاتی ہے لہٰذا عاشق ہر وقت محبوب کی اداؤں کو جاننے کی کوشش کرتا ہے خود جان نہیں سکتا تو دوسروں سے محبوب کی اداؤں کو سننا چاہتا ہے۔ ان سے پوچھتا ہے تا کہ ان اداؤں کی نقل کر کے اپنی رگوں میں محبت کا تازہ خون اور جوان توانائیاں داخل کر سکے۔

اسی نکتے کو قرآن پاک نے یوں بیان فرمایا۔

قل ان کنتم تحبون اللہ
فاتبعونی یحببکم اللہ۔

(آل عمران: ۳۱)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

فرما دیجئے! اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت
کرتے ہو تو پھر میرے پیچھے چلو۔ اللہ
کریم تم سے محبت فرمائیں گے۔

مطلب یہ ہوا کہ محبوبؐ کی محبت خالق کا محبوب بنا دیتی ہے۔ بات کچھ ایسی ہوتی ہے۔ کہ

سراپا حسن بن جاتا ہے جس کے حسن کا طالب
بھلا اے دل! حسین ایسا بھی ہے کوئی حسینوں

جب محبوبؐ کسی کو مقام محبوبیت پر پہنچا دیتے ہیں تو انہی سے پوچھئے بندہ کیا سے کیا بن جاتا ہے۔

فاذا احببته کنت سمعه الذی یسمع به وبصره الذی یبصربه ویده التی یبطش بها ورجله التی یمشی بها ولئن سئلنی لاعطینه ولئن استعاذنی لاعیذنه۔

(رواه البخاری)

(اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے) "جب میں کسی بندے سے محبت فرماتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، میں اس کی نظر بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، میں اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، میں اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں لازماً اسے دیتا ہوں، اگر وہ میری پناہ طلب کرتا ہے تو میں ضرور اسے پناہ دیتا ہوں۔"

اس حدیث قدسی نے قرب کی جن منازل کا پتہ دیا ہے انہی کی طرف روز اول سے اولیائے کرام پہنچانے کے اہتمام میں لگے ہوئے ہیں اور صبح قیامت تک یہ نورانی سلسلہ جاری رہے گا۔ جو اللہ کریم کے کان سے سنے اس کے لئے قریب اور دور کے فرق مٹ جاتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی نگاہ پاک سے دیکھے اس کے راستے میں پہاڑوں کے پردے حائل نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ سمجھنے کی توفیق دے اور بات دل میں اتر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

سکے۔ سیدنا شاہ نقشبند رضی اللہ عنہ نے انہی مقدس اداؤں کو اپنے غلاموں کے دلوں میں یوں موجزن کیا کہ وہ دل قلب المومن مقراللہ--- مومن کا دل اللہ کریم کا مقرو مسکن ہے---- کا عرش قرار پایا۔ اقبالؒ نے خوب ترجمانی کی۔

ے جنہیں میں ڈھونڈتا تھا آسمانوں میں زمینوں میں
وہ نکلے میرے ظلمت خانہ دل کے مکینوں میں

وہ دل کٹ گئے مگر محبت خداوندی اور مودت مصطفویؐ ان دلوں سے نکل نہ سکی۔ اطاعت رسول ﷺ کا جذبہ یوں بیدار ہوا کہ دم واپسیں تک ایک لمحہ کے لئے بھی اسے چھوڑا نہ جا سکا۔ لاتعداد حضرات نزع کے عالم میں یہی کہتے رہے اس طرح لٹاؤ جس طرح سنت نبویؐ ہے' یوں دوا پلاؤ کہ یہی ادائے مصطفویؐ ہے۔

دنیا کے جس حصے میں چلے جائیں شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کے غلام پہچانے جا سکتے ہیں۔ ان کا طرہ امتیاز ہی یہی ہے کہ وہ اپنے آقا و مولا ﷺ کی اداؤں کے ترجمان ہیں۔ پاکستان و بھارت میں جہاں جہاں بھی نقشبندی درگاہیں ہیں وہاں سے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی مہک آتی ہے۔ سیدنا شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کی ادائیں ملتی ہیں۔ سیدنا مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی رضی اللہ عنہ کی محبت بھری نوائیں ملتی ہیں۔ دلوں میں ذکر حق کا بویا ہوا بیج اپنا اثر دکھاتا نظر آتا ہے۔

اولیائے امت سیدنا مصطفیٰ علیہ السلام کے ظاہرو باطن کے ترجمان ہیں' انہی کے حدی خوان ہیں' آپ کی اداؤں پر قربان ہیں' تبھی تو ملت کی نگاہوں میں ذیشان ہیں یعنی بات وہی ہے۔ کہ ے

ہو نہ یہ پھول تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو ۔ چمن دہر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو
یہ نہ ساقی ہو تو پھر مے بھی نہ ہو' خم بھی نہ ہو ۔ بزم توحید بھی دنیا میں نہ ہو' تم بھی نہ ہو
خیمہ افلاک کا استادہ اسی نام سے ہے
نبض ہستی بھی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

ان کا جینا مرنا' ان کا آنا جانا' ان کا پڑھنا پڑھانا سب عشق مصطفیٰ علیہ السلام سے عبارت ہے۔ یہ آہ سحر خیزی' یہ فغان نیم شبی' یہ دن کے اوراد' یہ فنا و بقا کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

مراقبات صرف اور صرف یاد محبوب ﷺ کا بہانہ ہیں، تڑپتے دل کا ترانہ ہیں اور محبت قلبی کا حقیقی فسانہ ہیں۔

؎ یوں مسکرائے جان سی کلیوں میں پڑ گئی
یوں لب کشا ہوئے کہ گلستاں بنا دیا

یہ محبوب ﷺ کی محبت کی وجہ سے خود گلشن بن گئے ہیں اور ان کی مہک سے ایک دنیا معطر ہے۔ یہ آنکھیں بند کریں تو کسی کی دید میں محو ہوتے ہیں، آنکھیں کھول لیں تو کسی کی تشریف آوری کے منتظر ہوتے ہیں بلکہ بات کچھ یوں ہو جاتی ہے کہ

؎ مرنے کے بعد قبر میں آنکھیں کھلی رہیں
عادت جو پڑ گئی تھی تیرے انتظار کی

سیدنا خواجہ نقشبندؒ اور حافظ شیرازیؒ

لسان الغیب حضرت خواجہ حافظ شیرازیؒ نہ صرف ایران کے بہت بڑے شاعر ہیں جن کے افکار عالم اسلام کے صوفیہ کرام کو مرغوب و محبوب ہیں بلکہ وہ خود ایک عظیم المرتبت ولی ہیں۔ انہوں نے جب شاہ نقشبند کی تابانیاں دیکھیں اور ان کی ضوریزیاں نظروں میں آئیں تو عقیدت کے پھول ان کی سرکار والاتبار میں یوں پیش فرمائے۔

توتیائے چشم سازم خاک پائے نقشبند
تابیابم سرحق ازلطف سائے نقشبند
روبدرگاہ بہاؤالدین نظر کن زانکہ ہست
نہ فلک مانند درباں درسرائے نقشبند
مشکلات ماہمہ ہرگز نیاید درعدد
المدد یاخواجہ مشکلکشائے نقشبند

میں تو شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کی خاک پا کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بناتا ہوں۔ اس عمل کا فائدہ یہ ہوگا کہ اللہ کریم کے اسرار حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کے الطف و کرم سے پالوں گا۔ اے مخاطب! تو جا کر درگاہ بہاؤالدین شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کر، تجھے پتہ چل جائے گا کہ نو آسمان نقشبند کے دراقدس پر دربان بنے ہوئے ہیں۔ ہماری مشکلات تو شمار

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

سے باہر ہیں۔ (اے بندہ نواز خواجہ)
شاہ نقشبند آپ مشکل کشا ہیں، مدد فرما
کر ان ساری مشکلات کو دور فرما
دیں۔

"یا" کے لفظ سے الرجک ہونے والے دور حاضر کی تخلیق ہیں۔ آپ نے ملاحظہ فرمایا، لسان الغیب حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ "یاخواجہ" کے مقدس الفاظ سے سیدنا نقشبند رضی اللہ عنہ کو عرض کر رہے ہیں، ہم نے اسی موضوع پر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے لے کر دور حاضر کے عظماء تک سب کا کلام اکٹھا کرنے کی کوشش کی ہے جو سب لفظ "یا" سرکار علیہ السلام کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ ہمارے لئے یہ اجماع امت حجت ہے۔ جدید دور کے نام نہاد مفکرین حجت نہیں۔

سیدنا شاہ نقشبند رضی اللہ عنہ کے انفاس قدسیہ سے اقتباس انوار جاری و ساری ہے۔ ان کے ارشادات کو جمع کیا گیا۔ ان کے اعمال کا تذکرہ ہوتا رہا، وہ شاعر تھے۔ ان کی شاعری محافل کو گرماتی اور دلوں کو تڑپاتی رہی، ہمارے صوفیہ گرامی کی اکثریت شاعر تھی وہ زبان شعر میں غم بھرتے رہے تاکہ اس غم سے اور حضرات عشق محمدی کا غم حاصل کرتے رہیں۔ اگر راقم الحروف---- سید محمد ذاکر حسین شاہ---- بیمار نہ ہوتا تو صوفیہ عالی مقام کی عظیم شاعری پر بہت کچھ لکھتا۔ عطار، رومی، جامی، حافظ، سنائی، سعدی، اقبال اور فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہم شاعری کا شاہکار ہیں۔ عالم اسلام ایسے عظیم صوفی شعرا سے ہر دور میں بھرا رہا ہے۔ اور بھرا رہے گا۔

صوفی ہی حقیقی شاعر ہے

ہم تو سمجھتے ہیں کہ حقیقی شاعری وہی ہوتی ہے جس میں حقیقی محبت کے چھلکتے پیالے ملتے ہیں۔ چونکہ حقیقی محبت صوفیہ کے دلوں سے ملتی ہے لہذا حقیقی شاعری بھی صرف صوفیہ کے ہاں پلتی، پھلتی اور پھولتی ہے۔ روح کی دنیا بڑی وسیع و عریض اور بے حد گیرائی اور گہرائی والی ہوتی ہے۔ زندگی کی گہرائیوں تک ان روحانی لوگوں کی ہی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

نگاہیں پڑتی ہیں لہٰذا یہ روحوں کے نمائندے اور دلوں کے ترجمان ہوتے ہیں۔ ان کا کلام صرف حسن تخیل سے عبارت نہیں ہوتا بلکہ ان کے خیالات و نظریات کی جن وسعتوں کو ہم حسن تخیل سمجھتے ہیں وہ حقیقت ہوتے ہیں۔ جوں جوں ہماری روحیں بالیدگی پاتی ہیں توں توں ان کے خیالات حقیقت کا جامہ پہن کر ہمارے سامنے آتے جاتے ہیں۔

یہ حضرات مجاز کا رخ بہت جلد حقیقت کی طرف موڑ دیتے ہیں۔ عشق مجازی جو مختصر سے دور کا نمائندہ ہوتا ہے ان کی نگاہوں کی لمعانیوں سے حیات جاوداں پا کر حقیقت کا روپ دھار لیتا ہے۔ خارزار وادیوں سے نکال کر یہ حضرات ہمیں حقیقت کے سدا بہار گلشنوں میں لے جاتے ہیں۔ جہاں توحید کے پھول کھلتے ہیں اور رسالت کے گل مہکتے ہیں۔ جہاں نور قرآن کی روشنی دمکتی ہے اور اطاعت رسول ﷺ کے انوار چمکتے ہیں۔ فنا کے راز کھلتے ہیں اور بقا کی کلیاں کھلتی ہیں۔

؎ فنا کا راز کھل گیا تو زندگی کے مسئلے
نگاہ سے ہی نہیں گرے یہ دل سے بھی اتر گئے

انسانیت کی حقیقی خدمت ان بندگان خدا کی ادائے دلربا ہوتی ہے۔ وہ خود بھوکے رہ کر لوگوں کو کھلاتے ہیں' وہ خود پیاسے ہوتے ہیں اور ٹھنڈا میٹھا پانی دوسروں کو پیش کر دیتے ہیں۔ وہ قمیض اتار کر ناداروں کو پہنا دیتے ہیں' وہ سحر خیزی کے شیدائی ہوتے ہیں تاکہ امت محمدیہ کی بخشش و رفعت کی دعائیں مانگیں' وہ روتے ہیں۔ تاکہ لوگ ہنس سکیں۔ وہ دعوت الی اللہ دیتے ہیں تاکہ لوگوں کی آخرت سنور سکے۔ یعنی ان کے حسن سلوک کا دائرہ صرف ظاہری زندگی تک محدود اور قبر کے کنارے تک مسدود نہیں ہوتا وہ دوسری زندگی کی بھلائیاں اور آخرت کی سرخروئیاں بھی انسانوں کی گود میں ڈالتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے رب العالمین جل مجدہ نے سیدنا رحمتہ العالمین ﷺ کو فرمایا۔ ولا تعد عیناک عنھم۔ محبوب! آپ کی نگاہ ناز ان سے ہٹنے نہ پائے--- اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ایسے لوگ نگاہ مصطفیٰ علیہ السلام کے پروردہ اور عشق مصطفیٰ علیہ السلام کے زخم خوردہ ہیں۔ ان کی عظمتوں اور رفعتوں کو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

الفاظ کی تنگ دامانی میں سمویا نہیں جا سکتا۔

کیا مقام ہے ان انسانوں کا جو نگاہ نبوت سے دیکھتے ہیں جو محبت رسول علیہ الصلوۃ والسلام کے قدموں سے چلتے ہیں۔ شوق محبوب ﷺ کی وجہ سے جن کے دل دھڑکتے ہیں۔ رات بھر جو ان کی جدائی میں تڑپتے اور بلکتے ہیں۔ جن کی ہر ادا جمال مصطفی ﷺ کی نمود ہوتی ہے جن کے انفاس قدسیہ سے غنچہ دل کی کشود ہوتی ہے۔ بھلا ایسے انسان عام انسان ہوتے ہیں؟ جی نہیں۔ میر تقی نے کیا خوب کہا۔

؎ مت سہل ہمیں جانو پھرتا ہے فلک برسوں
تب خاک کے پردے سے انسان نکلتے ہیں

میر نے تو برسوں کہا' کیا ہی بہتر ہو کہ معزز قارئین اسے صدیوں کے لفظ سے تبدیل فرما کر پڑھ لیں۔

شعر---اظہار خیال کا ایک ذریعہ

حضرت شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے باقی صوفیہ کی طرح مافی الضمیر کو زبان شاعری عطا فرمائی۔ آپ نے رباعیات کو انتخاب فرمایا اور اپنے افکار کو رباعیات کی تنگنائیوں میں کمال مہارت سے سمو دیا۔ ان کے انداز بیان کو سمجھنے کے بعد علامہ اقبالؒ کا ایک مصرعہ بیساختہ زبان پر آ جاتا ہے۔ کہ

ع کہہ گئے ہیں شاعری جزویست از پیغمبری

حضرت کی شاعری پیغمبری کا ایک جزو معلوم ہوتی ہے۔ یعنی افکار پیغمبر ﷺ کو اپنے الفاظ میں سمو کر جب انسانیت کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ تو یہ شاعری وقتی اور ماحولیاتی نہیں رہتی بلکہ ابدی اور پیغمبرانہ انداز کی علمبردار بن جاتی ہے۔

ہم حضور مرشد اہل اسلام خواجہ خواجگان مجدد سلسلہ عالیہ صدیقیہ و بانی سلسلہ قدسیہ نقشبندیہ سیدنا محمد بہاؤالحق والملۃ والدین قدس سرہ کی چند رباعیات کا تبرکاً" تذکرہ کرنے لگے ہیں تا کہ معزز قارئین اس گلشن سدا بہار کے چند پھولوں کی رعنائیوں کو دیکھ کر کشاں کشاں باقی پھولوں کی جان بخش مہک کو پانے کے لئے ان کی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعیات کا گہری نظروں سے مطالعہ فرمائیں اس سے دل کی کلیاں کھلیں گی اور دماغ میں پھول مہکیں گے۔

فن رباعی : رباعی ایک مشکل فن ہے۔ اس کے بحور و اوزان میں چلنا ہر کس و ناکس کا کام نہیں ہے۔ بڑے بڑے ماہرین فن رباعیات سے دامن بچا کر نکلے ہیں' بحروں کے علاوہ یہ انتہائی مختصر نظم' بے حد زور بیان اور قوت استدلال کی طالب ہوتی ہے اور طویل مطالب کو صرف چار مصرعوں میں بند کرنا کسی شہ زور اور قادر الکلام شاعر کا ہی کام ہوتا ہے۔ ہر مصرعے کی دلیل اگلہ مصرعہ ہوتا ہے اور ہر دوسرے مصرعے میں پہلے مصرعے سے زور بیان بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اور آخری مصرعہ تو طرز استدلال اور زور بیان کی حیثیت سے شاہکار ہوتا ہے۔ شاعر ساری گلکاری اس پر صرف کر دیتا ہے۔

حضرت امام طریقت سیدنا شاہ نقشبند قدس سرہ آسمان تصوف سے شاندار ستارے توڑتے ہیں' گلشن وحدت سے مہکتے پھول اور چٹکتی کلیاں چنتے ہیں' حسین الفاظ اور زور بیان سے انہیں بحور و اوزان کے ترازو میں تولتے ہیں اور جب رباعی سامنے آتی ہے تو ماہر فن پکار اٹھتا ہے کہ ع سو بار جب کٹا عقیق تب نگیں ہوا' کا حسین مرقع سامنے ہے۔

آیئے اس اختصاریہ بلکہ اشاریہ کے بعد حضرت کی قادر الکلامی' زور بیانی' الفاظ کا نکھار اور معانی کا نتھار دیکھتے چلیں' ایمان بھی تازہ ہو گا۔ یقین کی دولت بھی ملے گی' عمل کی دنیا بھی آباد ہو گی' نظریات جلا پائیں گے' افکار بہا پائیں گے' علم کو معراج نصیب ہو گا اور تصوف پر بہار آئے گی۔

"مطلوب کی عظمت"

ارشاد ہوتا ہے۔ؔ

یارب زتو من ترامی خواہم افزوں زہزار بادشاہی می خواہم
ہر کس زدر تو حاجتے می خواہد من آمدہ ام' از تو ترامی خواہم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

"پروردگار! آپ کی ذات اقدس سے خود آپ کی ذات اقدس کا طلبگار ہوں۔ یہ مختصر سی طلب ہزارہا بادشاہتوں سے بڑھ کر ہے۔ بادشاہ اور ان کی بادشاہتیں اس کے مقابل حقیر ہیں۔ ہر آدمی آپ کے دروازے پر کسی حاجت کی طلب میں حاضری کی سعادت حاصل کرتا ہے۔ میں صرف ایک آرزو لے کر آیا ہوں کہ آپ سے آپ کی ذات پاک مانگ لوں۔"

سبحان اللہ! کتنی بڑی طلب ہے کہ خالق کون و مکاں کو اپنا بنانا چاہتے ہیں۔ وجود انسانی محتاج جسم ہے' محتاج مکانی ہے' محتاج جہات ہے' تغیرات کی زد میں ہے۔ دوسری طرف ذات ربانی جسم سے پاک ہے' لامکانی ہے' خالق جہات ہے۔ محدود جہات نہیں۔ تغیرات سے ماورا ہے کہ حادث نہیں۔ جہاں اتنی دوریاں حائل ہوں وہاں طلب کا کیا مطلب؟ وہاں رابطہ ہو تو کیسے؟ اسی مضمون کو فقیر راقم الحروف نے یوں عرض کیا ہے۔

؎ اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سادگی دل کی
جو اپنے نہیں انہیں اپنا بنائے بیٹھا ہوں

مگر یہ نگاہ سید الاولین والآخرین' شفیع المذنبین ﷺ کی ذرہ نوازیاں ہیں کہ مکان والوں کو لامکان والے سے ملا دیتے ہیں اور لامکان والا جل مجدہ خود ارشاد فرما دیتا ہے۔ ید اللہ فوق ایدیھم--- ان کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے--- اقبالؒ ترجمہ کرتے ہیں۔ ع ہاتھ ہے اللہ کا بندۂ مومن کا ہاتھ۔

ہمارے خواجہ قدس سرہ اسی کو اپنی طلب اور اپنی خواہش قرار دے کر پوری رعنائی اور حسن بیان کی بلندی سے التجا کرتے ہیں' میں صرف ایک مدعا لے کر در اقدس پر حاضر ہوا ہوں کہ کون و مکان سے منہ موڑ چکا ہوں' سب سے رشتہ توڑ چکا ہوں' دل کی وسیع دنیا کو آباد کرنا چاہتا ہوں۔ اگر میرا سوال' میری التجا اور میری عرضداشت منظور فرمائی جائے تو دل کی اجڑی بستی اپنی ذات کی رعنائیوں سے آباد فرما دی جائے' آپ ہی مل جائیں تو زندگی سدھر سکتی ہے ورنہ آپ کے بغیر زندگی کے اتھاہ اندھیروں میں راستہ کیسے مل سکے گا۔ آخری مصرعہ میں کتنی التجا ہے' کتنی آرزو ہے' کتنی سادگی اور کتنی پرکاری ہے یہ اہل علم اور اصحاب فکر و ادب سے مخفی نہیں ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

اب طلب ذات کے بعد دربار خداوندی میں حاضر ہوتے ہیں اور ایک صفت ربانی کے طالب ہوتے ہیں۔ ذرا طلب کا رنگ ملاحظہ ہو۔ ؎

یارب تو کریمی کرمت عام بود انعام تو بہ خلق جہاں تام بود
تو صاحب جودو کرم و من مفلس انعام نما کہ وقت انعام بود

"اے میرے پروردگار! تو وہ کریم ہے جس کا کرم عام ہے' ہر کوئی اس کرم نوازی میں سہیم و شریک ہے۔ تیرا یہ انعام جہاں کی سب مخلوق پر پوری طرح چھایا ہوا ہے' تیری ذات مکرم تو جودو کرم کا منبع ہے اور میں مفلس و غریب ہوں' انعام فرما کہ یہی تو وقت انعام ہے۔ تیرے انعام فرمانے سے مفلس کی مشکل حل ہو گی لہٰذا اس کے لئے یہی انعام کا وقت ہے۔"

اللہ کریم کے انعام تو لامحدود ہیں۔ ارشاد ہے۔ ان تعدوا نعمة الله لاتحصوها--- اگر تم اللہ کریم کی نعمتوں کو شمار میں لانا چاہو تو انہیں شمار کی تسبیح میں پرو نہیں سکو گے---- مگر نظر بہ ظاہر ہم ان انعامات کو دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ (۱) جسمانی انعامات (۲) روحانی انعامات۔ اہل علم جانتے ہیں کہ انسان کے وجود میں بے شمار جسمانی انعامات شامل ہیں اور ان میں سے ہر انعام اپنے جلو میں رب رحیم کی کریمی کا ایک خاص انداز لئے ہوئے ہے مگر جسم تو فانی ہے' ایک مخصوص عرصے کے لئے ہی وہ ان انعامات سے لطف اندوز ہوتا ہے' روحانی انعامات کی وسعت اہل نظر سے مخفی نہیں یہ وہ انعامات ہیں جو یہاں بھی ساتھ دیتے ہیں' قبر کے اندھیروں کو بھی اجالوں سے بدلتے ہیں' حشر کی حرارتوں کو راحتوں سے بدلتے ہیں' جنت کی وسعتوں کو دیدار محبوب ﷺ کی مہکوں سے معطر کرتے ہیں۔ لامکان کی وسعتوں کو انوار ربانی کے جلوؤں سے منور کر کے وانا الیه راجعون کا مژدہ جانفزا سناتے ہیں۔ بھلا ان انعامات کی ضوریزیوں اور ضیاباریوں سے کوئی استغناء برت سکتا ہے۔ حضرت مرشد اہل اسلام ایسے انعامات کی طلب اور ایسے اعزازات کی تڑپ اپنے غلاموں کے دلوں میں پیدا فرمانا چاہتے ہیں۔ حسن طلب اور حسن ادا اصحاب علم اور ارباب ذوق سے مخفی نہیں۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

اب طلب ذات کے بعد دربار خداوندی میں حاضر ہوتے ہیں اور ایک صفت ربانی کے طالب ہوتے ہیں۔ ذرا طلب کا رنگ ملاحظہ ہو۔

یارب تو کریمی کرمت عام بود انعام تو بہ خلق جہاں تام بود
تو صاحب جودو کرم و من مفلس انعام نما کہ وقت انعام بود

"اے میرے پروردگار! تو وہ کریم ہے جس کا کرم عام ہے' ہر کوئی اس کرم نوازی میں سہیم و شریک ہے۔ تیرا یہ انعام جہاں کی سب مخلوق پر پوری طرح چھایا ہوا ہے' تیری ذات مکرم تو جودو کرم کا منبع ہے اور میں مفلس و غریب ہوں' انعام فرما کہ یہی تو وقت انعام ہے۔ تیرے انعام فرمانے سے مفلس کی مشکل حل ہو گی لہٰذا اس کے لئے یہی انعام کا وقت ہے۔"

اللہ کریم کے انعام تو لامحدود ہیں۔ ارشاد ہے۔ ان تعدوا نعمة الله لاتحصوها--- اگر تم اللہ کریم کی نعمتوں کو شمار میں لانا چاہو تو انہیں شمار کی تسبیح میں پرو نہیں سکو گے--- مگر نظر بہ ظاہر ہم ان انعامات کو دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ (۱) جسمانی انعامات (۲) روحانی انعامات۔ اہل علم جانتے ہیں کہ انسان کے وجود میں بے شمار جسمانی انعامات شامل ہیں اور ان میں سے ہر انعام اپنے جلو میں رب رحیم کی کریمی کا ایک خاص انداز لئے ہوئے ہے مگر جسم تو فانی ہے' ایک مخصوص عرصے کے لئے ہی وہ ان انعامات سے لطف اندوز ہوتا ہے' روحانی انعامات کی وسعت اہل نظر سے مخفی نہیں یہ وہ انعامات ہیں جو یہاں بھی ساتھ دیتے ہیں' قبر کے اندھیروں کو بھی اجالوں سے بدلتے ہیں' حشر کی حرارتوں کو راحتوں سے بدلتے ہیں' جنت کی وسعتوں کو دیدار محبوب ﷺ کی مہکوں سے معطر کرتے ہیں۔ لامکان کی وسعتوں کو انوار ربانی کے جلوؤں سے منور کر کے وانا الیه راجعون کا مژدہ جانفزا سناتے ہیں۔ بھلا ان انعامات کی ضوریزیوں اور ضیاباریوں سے کوئی استغناء برت سکتا ہے۔ حضرت مرشد اہل اسلام ایسے انعامات کی طلب اور ایسے اعزازات کی تڑپ اپنے غلاموں کے دلوں میں پیدا فرمانا چاہتے ہیں۔ حسن طلب اور حسن ادا اصحاب علم اور ارباب ذوق سے مخفی نہیں۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

"تضرع و عاجزی"

وہ ذات اقدس جو ایسی جامع اور دائمی صفات سے متصف ہے اس کے سامنے تو خاکساری و تواضع کی انتہا ہو جانی چاہئے۔ نماز کے سجدے میں اسی تضرع کی ایک کامل صورت ہمارے سامنے آتی ہے کہ جسم کا اشرف حصہ چہرہ خاک آلود ہو جاتا ہے۔ اللہ کریم کی عظمتوں کے ترانے سجدے میں گائے جاتے ہیں' جہاں یہ عاجزی ڈیرے ڈالتی ہے وہاں سے غرور اور تکبر کا گزر نہیں ہوتا۔ اللہ کریم کو تکبر سخت ناپسند ہے۔ احادیث کریمہ میں اس کی بے حد مذمت آئی ہے۔ تصوف کا کمال ہی عاجزی اور فروتنی ہے۔ یہ بیکسی ہر ناکس کے دروازے پر جانے سے روکتی ہے' بندہ کی توجہ کا مرکز ذات ربانی ہو جاتی ہے' تبھی تو امام سلسلہ سیدنا نقشبند قدس سرہ' فرماتے ہیں۔

اللہ! بفریاد من بیکس رس لطف و کرمت یار من بیکس رس
ہر کس بکسے و حضرت خود می نازد جز حضرت تو ندارد ایں بیکس کس

"اے اللہ! مجھ بیکس و بے بس کی فریاد پوری فرما دے اور میری دستگیری کر' تیرا لطف و کرم ہی تو ہے جسے میں اپنا دوست اور غمخوار سمجھتا ہوں۔ میری بیکسی پر رحم فرما اور میرا ہاتھ تھام لے' اس کائنات میں ہر شخص کسی دولت اور کسی سرکار پر نازاں ہوتا ہے۔ آپ کی سرکار والاتبار کے بغیر مرا تو کوئی نہیں ہے لہٰذا مجھ بیکس کا کس تو صرف اور صرف آپ ہیں اور آپ سے ہی فریاد رسی کی آس لگائے بیٹھا ہوں۔"

ہم سمجھتے ہیں کہ تضرع کی تصویر کشی میں کمال کے ساتھ ساتھ توجہ الی اللہ کو بھی حسین پیرائے میں حضرت نے سامنے لا رکھا ہے۔ آخری مصرعہ کا حسن تو دلوں کو کھینچ رہا ہے۔ "آپ کی ذات کے بغیر اس بیکس کا کس کوئی نہیں ہے۔" حضرت کے طفیل اللہ کریم ہم بیکسوں کا کس ہو' (آمین)

"محبت اہل بیت"

سرکار رسالت ﷺ کے خاندان پاک سے محبت عین ایمان ہے۔ حسنین کریمین

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رضی اللہ عنہما گلشن مصطفویؐ کے وہ سر سبد گل ہیں جن کے اردگرد شمع رسالت کے پروانے ہمیشہ طواف میں رہے ہیں اور صبح قیامت تک محبت کی دنیا آبادو شاداب رہے گی۔

ملت کے نیر تاباں چونکہ خود تسبیح سیادت کے قیمتی موتی ہیں لہٰذا اپنے اسلاف کی شان میں یوں گوہر سنج ہوتے ہیں۔

یارب! بدو نور دیدۂ پیغمبرؐ یعنی دو چراغ دودمان حیدرؓ
برحال مابعین عنایت بنگر دارم نظر اینکہ من نیفتم زنظر

"اے میرے پالنہار! آپ کو پیغمبر اسلام علیہ السلام کے دو نور نظر خاندان حیدرؓ کے دو چمکتے چراغوں۔۔۔۔ حسنین کریمینؓ۔۔۔۔ کا واسطہ دیتا ہوں کہ مجھے اپنی نگاہ عنایت سے ملاحظہ فرمائیے۔ ان کے صدقے میں مجھے توقع ہے کہ نظروں سے گرایا نہیں جاؤں گا۔"

کتنی حسین توقع ہے کہ حسنین کریمینؓ کے صدقے میں نگاہ ناز سے گرایا نہیں جائے گا بلکہ نظر کرم سے عزت دی جائے گی۔ اسی حسین و دلکش مضمون کو ایک اور رباعی میں کس ایمان افروز انداز سے بیان فرمایا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

یارب برسالت رسول الثقلینؐ یارب بغزا کنندۂ بدر و حنین
عصیان مرا دو حصہ کن در عرصات نیمے بحسنؓ بخش و نیمے بحسینؓ

"یا رب! ثقلین۔ جن و انس۔۔۔۔ کے رسول ﷺ کی رسالت پاک کے وسیلہ جلیلہ سے اور پروردگار! بدر و حنین کے قائد مجاہد رسول علیہ السلام کے مقدس واسطے سے میدان محشر میں میرے گناہوں کے دو حصے فرما دے۔ ایک حصہ بطفیل حسن رضی اللہ عنہ اور دوسرا حصہ بوسیلہ حسین رضی اللہ عنہ بخش دے۔"

مطلب یہ ہوا کہ حسنین کریمینؓ سے اتنی عقیدت ہے کہ معاصی کی مغفرت ان کے وسیلہ سے اللہ کریم سے طلب کر رہے ہیں۔ حقیقت یہی ہے کہ دونوں شہزادے مجسمہ حسن ہیں۔ بھلا حسن کے سامنے معاصی کے داغ کہاں ٹھہر سکتے ہیں۔ پھر جب نواسوں سے محبت کا یہ عالم ہے تو سید کل علیہ السلام سے محبت کا کیا رنگ ہو گا؟

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

لطف و کرم : لطف ربانی کی وسعتیں بھلا محدود بیان میں کب سما سکتی ہیں؟ مگر جس بلیغ انداز سے حضرت شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے اشارہ فرمایا ہے، اسے ملاحظہ فرماتے چلیں۔

ازلطف تو ہیچ بندہ نومید نہ شد   مقبول تو جز مقبل جاوید نہ شد
مہرت بکدام ذرہ پیوست دمے   کاں ذرہ بہ از ہزار خورشید نہ شد

"آپ کے لطف و کرم سے کوئی بندہ بھی کبھی نومید نہیں ہوتا کیونکہ آپ کا لطف سب کی دستگیری فرماتا ہے۔ آپ جسے قبول فرما لیتے ہیں دائمی اقبال مندی کا تاج اس کے سر پر سجتا ہے۔ جس ذرے سے تیری محبت ایک لمحہ کے لئے ہوئی وہ ذرہ تو ہزارہا خورشیدوں سے آگے نکل گیا۔"

مہر خداوندی جس ذرے کی طرف منعطف ہو جائے اس ذرے کی عظمتوں کا کیا کہنا؟ ہزارہا سورج اس کی چمک دمک کے سامنے ماند ہو کر رہ جاتے ہیں۔ ایک عظیم صوفی نے یہی مضمون یوں ادا کیا ہے۔

خورشید عشق ہر جا یک لحظہ جلوہ گر شد   عشق کا سورج جس جگہ ایک لمحہ کے لئے جلوہ فگن ہوا
تاروز حشر آنجا تاثیر شب نماند   صبح قیامت تک وہاں سے رات کی تاثیر ختم کر گیا

فقیر راقم الحروف نے عرض کیا ہے۔

تو نے جس ذرے کو ضو بخشی ستارا ہو گیا   پڑ گئی جس پر نظر وہ ماہ پارا ہو گیا

لطف و عوض : بھلا لطف و کرم کسی کی بندگی اور عبادت کا معاوضہ بھی ہو سکتا ہے؟ یہ تو پھر تجارت ہو گی کہ کسی سے ریاضت و عبادت کی طلب کے لئے اس پر الطاف کی بارش کی جائے۔ حقیقی لطف تو وہ ہے جو صرف اور صرف اظہار کرم کے لئے ہو۔ حضرت نے اس نادر خیال کو کس ندرت تخیل کے ساتھ باندھا ہے، الفاظ و معانی کو کس حسین انداز سے ساتھ ساتھ چلایا ہے، اہل علم و فکر ترجمان تصوف کی حسین اداؤں کو ملاحظہ فرمائیں۔

من بندۂ عاصیم رضائے تو کجاست   تاریک دلم نور و صفائے تو کجاست
مارا تو بہشت گر بطاعت بخشی   ایں بیع بود لطف و عطائے تو کجاست

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

"میں گنہگار بندہ ہوں آپ کی رضا کہاں ہے کہ گناہوں کو مٹا دے اور مجھے کام آئے۔ میرا دل سیاہ ہو گیا ہے اسے نور و صفا کی ضرورت ہے۔ آپ کا نور اور صفا کدھر ہے کہ میری دستگیری فرمائے۔ اگر آپ ہمیں بہشت ہماری طاعت کی وجہ سے عطا فرمائیں گے تو یہ تجارت ہو گی۔ مجھے تو آپ کے لطف و عطا پر ناز ہے وہ اب کہاں ہیں۔"

لطف و عطا طاعت کی وجہ سے نہیں ہو تو محض بندہ نوازی اور بندہ پروری کی ادا ہے۔ جو کام بھی کسی غرض سے ہوتا ہے وہ بندوں کو تو سجتا ہے مگر ذات ربانی کا مقام اور اس کی کرم گستریاں تو اپنا مخصوص انداز رکھتی ہیں۔ وہ معاوضوں سے پاک اور منافع تجارت سے مبرا ہیں۔ یہ معاملہ تو اللہ کریم کا ہے جسے ایک خاص انداز سے ایک بندۂ خاص نے یہاں بیان فرمایا ہے۔ مگر بندۂ جب اللہ کا بندۂ ہوتا ہے تو وہ بھی عبادت کسی معاوضے اور کسی صلے کے لئے نہیں کرتا' وہ بھی الطاف ربانی و انوار الٰہی کے انعکاس کی وجہ سے ان باتوں سے مستغنی ہو جاتا ہے۔ ایک اور بندۂ خاص---- اقبالؒ ---- اس مضمون کو یوں باندھتا ہے۔

سوداگری نہیں یہ عبادت خدا کی ہے
اے بے خبر جزا کی تمنا بھی چھوڑ دے

ہم نے دونوں عظمائے ملت کے نظریات قارئین کی خدمت میں پیش کر دیئے ہیں تاکہ صمدیت و استغنا کی وضاحت ہو سکے۔

امام نقشبندیہ بحضور حیدر کرار رضی اللہ عنہ

عموماً کہا جاتا ہے کہ نقشبندی حضرات سیدنا حیدر کرار رضی اللہ عنہ سے اس طرح محبت نہیں کرتے جس انداز سے حضور مولائے کائناتؓ سے محبت کرنی چاہیے۔

آیئے! امام نقشبندیہ قدس سرہ' سے یہ مسئلہ بھی حل کرا لیں۔۔

یارب بعلی بن ابی طالب و آل   آں شیر خداوند جہاں جل جلال
کاندرسہ محل رسی بفریاد ہمہ   اندر دم نزع و قبر و ہنگام سوال

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

"پروردگار! خداوند جہاں جل جلالہ کے شیر حضرت علی ابن طالب اور ان کی آل پاک کے صدقے میں ہم سب کی تین مقامات پر دستگیری فرمانا وہ تین مشکل مقام یہ ہیں۔ (۱) جان کنی کے وقت (۲) قبر کی تاریکی اور (۳) جب قبر میں نکیرین سوال کے لئے آئیں۔"

سیدنا شاہ نقشبند قدس سرہ امام ملت حضور حیدر کرار رضی اللہ عنہ کے وسیلے سے تین مشکل مقامات کا حل کس لطیف انداز سے دربار ربانی میں عرض کرتے ہیں' ایک اور رباعی ملاحظہ ہو۔

اے شیر خدا امیر حیدر فتحے وے قلعہ کشائے در خیبر فتحے
درہائے امید بررخم بستہ شدہ اے صاحب ذوالفقار و قنبر فتحے

"اے خدا کے شیر! اے امیرالمومنین حیدر رضی اللہ عنہ! کشائش و فتح کا طالب ہوں اور اے خیبر کے قلعے کے دروازے کھولنے والے میں بھی فتح کا طالب ہوں۔ کیونکہ امید کے دروازے میرے چہرے کے سامنے بھی بند ہو چکے ہیں۔ اے ذوالفقار تلوار اور قنبر غلام کے آقا مجھے بھی فتح و نصرت سے ہمکنار فرما دے۔"

اس رباعی نے تو کئی مسائل حل کر دیئے۔ حضرت شاہ نقشبند قدس سرہ غائبانہ ندا کے قائل ہیں وہ "اے شیر خدا" کہہ کر التماس کر رہے ہیں۔ چار مصرعوں میں تین دفعہ ندا کی ہے۔ آج کل کچھ حضرات اپنے آپ کو نقشبندی بھی کہتے ہیں اور اس ندا کو شرک بھی قرار دیتے ہیں' وہ خود فیصلہ فرمائیں کہ ان کا یہ فتویٰ ٹھیک ہے یا حضور شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد عالی درست ہے؟ اگر اب بھی ان حضرات کا فتویٰ ہی درست ہے تو پھر اپنے نام کے ساتھ نقشبندی کا لاحقہ درج کرنے سے اجتناب فرمائیں۔

اس رباعی میں حضرت شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے مدد بھی طلب فرمائی ہے۔ فاتح خیبر رضی اللہ عنہ سے فتح بھی طلب کی ہے۔ امیدوں کے بند دروازے کھولنے کی بھی درخواست کی ہے۔ یہ تصرف ولایت کا مسئلہ ہے۔ اولیائے امت کو وصال کے بعد بھی تصرف رہتا ہے۔ یہی سیدنا نقشبند قدس سرہ کا عقیدہ ہے اور سلاسل اربعہ کے اولیائے گرامی اسی نظریہ کے قائل ہیں۔ پوری امت اللہ کریم کی عطا سے ان تصرفات کی قائل ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

قنبر سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں۔ چونکہ ان کی نسبت مولائے کائنات ؑ سے ہے لہٰذا ذوالفقار حیدری اور نسبت قنبر کا واسطہ بھی بہت بڑا واسطہ ہے۔ جس پر شاہ نقشبند کو ناز ہے۔ اسی وجہ سے وہ حضرت قنبر کا ذکر سید الاولیاء کرار رضی اللہ عنہ کے سامنے کر رہے ہیں۔

حضور حیدر کرار رضی اللہ عنہ کی عظمتوں کا ذکر سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ نے ایک اچھوتے اور نرالے انداز سے کیا ہے۔ آپ کو مرکز ولایت قرار دیا ہے' آپ کی اولاد پاک کو قاسم ولایت بتایا ہے۔ یہ سلسلہ حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچایا ہے۔ جن کی ولایت عام کا دور حضرت مہدی رضی اللہ عنہ تک پھیلا ہوا ہے' تفسیر مظہری میں حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی تفصیل سے حضرت مجدد قدس سرہ کے اس نظریہ کو بیان فرمایا ہے۔ ان دو عظیم المرتبت مشائخ کے ان ارشادات کے بعد یہ بات واضح ہو گئی کہ نقشبندی حضرات کے انفاس قدسیہ اور ارواح سامیہ محبت حیدری رضی اللہ عنہ سے بھرپور ہیں۔

حضور نقشبند قدس سرہ نے کئی اور رباعیات میں بھی سرکار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اور آل عبا کے فضائل و مناقب بیان فرماتے ہوئے ان کے وسیلہ جلیلہ کا اچھوتے انداز سے ذکر کیا ہے۔ ہم قارئین سے رباعیات کے گہرے مطالعہ کی درخواست کرتے ہیں۔ جاتے جاتے یہ ایک شعر تو پڑھتے ہی چلیں۔ ؎

کارے عجبے فتادہ درپیش مرا	مجھے ایک عجیب مرحلہ درپیش ہے' اے ذوالفقار
یاصاحب ذوالفقار وقت مدد است	والے! مدد کا یہی وقت ہے مشکل کشائی فرمادیجئے

ہمیں مسلمان ہونا چاہیئے : ملت اسلامیہ جب تک صرف مسلمان تھی تو اس کے لئے عمل آسان تھا' ادھر آمنوا کا ورود ہوا ادھر عملوا الصالحات کا ظہور ہوا۔ پھر تصنع نے ہمیں لپیٹ لیا' ان لبادوں نے ہمیں ایک بے عمل اور خود فریب قوم میں تبدیل کر دیا' حضرت کا اظہار ملاحظہ ہو۔ ؎

اے دل تو مطیع ہیچ فرمان نشدی — و ز جرم گناہ خود پشیمان نشدی
مفتی و فقیہ و عالم و دانشمند — این جملہ شدی ولے مسلمان نشدی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

"او دل! تو نے کسی فرمان کی بھی اطاعت نہ کی، اپنے گناہ کے جرم سے تو کبھی پشیماں نہ ہوا۔ تو مفتی بھی بنا، فقیہ بھی ہوا، عالم اور دانشمندی کا داعی بھی بنا، یہ سب کچھ تو تو ہو گیا مگر بتا تو سہی مسلمان بھی بنا کہ نہیں؟"

اقبالؒ نے یہی کچھ ایک اور پیرائے میں یوں بیان کیا ہے۔ ؎

یوں تو سید بھی ہو مرزا بھی ہو افغان بھی ہو تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو

شب خیزی کی رعنائیاں : اولیائے امت سید کل علیہ السلام کی اتباع میں راتوں کو جاگتے ہیں۔ سحر خیزی کے فوائد لاتعداد ہیں۔ انداز بیاں ملاحظہ ہو۔ ؎

شب خیز کہ عاشقاں بشب زار کنند گرد دروبام دوست پرواز کنند

ہرجا کہ درے بود بشب بر بندند الا کہ در دوست زاں شب تاز کنند

"رات کو اٹھ کیونکہ عاشق رات کو ہی آہ و زاریاں کیا کرتے ہیں اور دوست کے دروبام کے اردگرد پروازو طواف کرتے رہتے ہیں۔ رات کو وہ سب دروازے بند کر دیتے ہیں صرف دوست کا دروازہ ہی کھلا چھوڑتے ہیں جس کی طرف وہ لپکتے رہتے ہیں۔"

مطلب یہ ہوا کہ خاموشی و تنہائی میں پوری یکسوئی سے توجہ الی اللہ کا ایک خصوصی رنگ ہوتا ہے جو دوسرے اوقات میں میسر نہیں ہوتا۔ ذرا فکر اقبالؒ کو بھی ملاحظہ فرماتے چلیں۔ ؎

زمستانی ہوا میں گرچہ تھی شمشیر کی تیزی نہ چھوٹے مجھ سے لندن میں بھی آداب سحر خیزی

نظر کرم کی ذرہ نوازیاں :

غم ازنظر تو شادمانی گردد عسر ازتو حیات زندگانی گردد

گر باد بدوزخ برداز کوئے تو خاک آتش ہمہ آب زندگانی گردد

"آپ کی نگاہ کرم سے غم خوشی و شادمانی میں تبدیل ہو جاتے ہیں، مشکلات اور تنگ دستی آپ کی ذات کی وجہ سے زندگی کی زندگی بن جاتی ہے۔ اگر آپ کی گلی سے ہوا خاک اڑا کر دوزخ میں لے جائے تو ساری کی ساری آگ آب حیات میں تبدیل ہو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

جائے۔"

ساری بات تو نگاہ کی ہے اور یہ نگاہ کی ہی عظمتیں ہیں کہ زندگی میں انقلاب آ جاتا ہے۔ بے مایہ سرمایہ بن جاتے ہیں۔ جاہل عالم اور کافر مومن بن جاتے ہیں۔ اقبال" فرماتے ہیں۔؎

فقط نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا ۔ نہ ہو نگاہ میں شوق تو دلبری کیا ہے

یہ نگاہ ہی کی جلوہ ریزیاں ہیں جن سے تقدیر کی چمک دمک دکھائی دیتی ہے۔ اقبال" سے سنیئے۔؎

نظر آتی ہیں مجھے تقدیر کی گہرائیاں اس میں ۔ نہ پوچھ اے ہمنشیں مجھ سے وہ چشم سرمہ سا کیا ہے

توحید کیا ہے : اللہ کریم کو واحد لاشریک ماننا توحید ہے۔ اس پر دلائل کے انبار لگانا اور زبانی طور پر اسے بیان کرنا حضرت کے نزدیک چنداں مفید نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ توحید کا مشاہدہ کیا جائے اور عملی زندگی میں اسے بھر لیا جائے۔ انداز بیاں ملاحظہ ہو۔؎

از ساعت دل غبار کثرت افتن ۔ بہ زآنکہ بہرزہ در وحدت سفتن
مغرور سخن مشوکہ توحید خدا ۔ واحد دیدن بود نہ کہ واحد گفتن

"دل کی گھڑی سے کثرت کے غبار کو دور کرنا وحدت کے موتی کو سخن سنجی کی ہرزہ سرائیوں کے ذریعے پرونے سے بہتر ہے۔ او سخن شناس! یاد رکھ کہ اپنی خوش بیانیوں پر مغرور نہ ہو کیونکہ توحید خدا اللہ کو واحد دیکھنے میں ہے واحد کہنے میں نہیں۔"

آپ نے ملاحظہ فرمایا' کثرت کو حضرت غبار فرما رہے ہیں۔ غبار اصل کو ڈھانپتا ہے لہذا اسے دور کر کے ہی اصل کا جلوہ دیکھا جا سکتا ہے لہذا اصل---- ذات ربانی---- کی رعنائیوں سے تبھی نگاہیں لطف اندوز ہو سکتی ہیں جب وہ کثرت کے غبار کو دل کی گھڑی سے دور کر دیں گی۔

انسانی فطرت کی رعنائیاں : انسان جلد باز بھی ہے اور ناصبور بھی' وہ ایک حال پر قائم نہیں رہتا۔ اس کی غیر مستقل مزاجی اسے انداز بدلنے پر اکساتی رہتی ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

توبہ اس لئے کی جاتی ہے کہ اب بھرپور استقلال سے سابقہ انداز کو چھوڑ دیا جائے گا اور توبہ کے بعد جو راستہ اختیار کیا ہے اسے ہرگز چھوڑا نہیں جائے گا مگر انسانی فطرت پھر آڑے آتی ہے اور توبہ ٹوٹ جاتی ہے۔ لاتعداد شعرا نے یہ مضمون باندھا ہے۔ حضرت کا انداز ملاحظہ ہو۔ ؎

ازبسکہ شکستم و بہ مستم توبہ فریاد ہے ندارم و مسم توبہ
دیروز بتوبہ شکستم ساغر امرز بساغرے شکستم توبہ

"میں نے بے شمار دفعہ توبہ کی اور توبہ توڑی۔ مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے کیونکہ میں مست توبہ ہوں لہٰذا اس کے جوڑنے اور توڑنے میں مست رہتا ہوں۔ کل تو میں نے توبہ کر کے پیالے کو توڑا اور آج شراب کا پیالہ دیکھ کر توبہ کو توڑ ڈالا۔"

گدڑی کیوں محبوب ہے:

ابراز دہقاں کہ لالہ می روید ازو دشت از مجنوں کہ لالہ می روید ازو
خلد ازصوفی و حورعین از زاہد ما وودلقے کہ نالہ می روید ازو

"بادل کا تعلق کسان سے ہے۔ کسان اس سے خوش ہوتا ہے کہ اس کی فصل بارش سے اگتی ہے۔ مجنوں کا تعلق صحرا سے ہے وہ صحرا پسند ہے کیونکہ گل لالہ (---- جو حسن لیلیٰ کا عکاس ہے----) صحرا میں اگتا ہے۔ صوفی جنت کو چاہتا ہے اور زاہد حورعین کا دلدادہ ہے۔ مگر ہم تو گدڑی کے عاشق ہیں کہ ہمارے نالے اسی میں پرورش پاتے ہیں۔"

کیا حسین دلیل ہے، گدڑی پوش گدڑی پہن کر یاد محبوب میں روتے ہیں، راتوں کی تنہائیاں آہ و زاری میں گزارتے ہیں۔ یہ عاجزی و تضرع کی گدڑی ہے جو وہ پہنے ہوتے ہیں۔ لہٰذا گدڑی سے الفت کرتے ہیں۔ اقبالؒ ان خرقہ پوشوں کو یوں سلام عقیدت پیش فرماتے ہیں۔ ؎

؎ نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

یہ جرات اور یہ ہمت : صوفی کا کام صفا بخشی ہے جس کا نتیجہ گناہوں کا خاتمہ ہے اور ولی کا عمل عطائے ولایت ہے جس کا پھل محبت خداوندی ہے۔ انہیں صفات کی تقسیم میں وہ زندگی گزارتا ہے وہ خود تکلیف اٹھاتا ہے تاکہ دوسروں کو آرام ہو۔ وہ دوسروں کے مصائب اپنے سر لے کر سکون پاتا ہے۔ کبھی اس عمل خیر کا دامن قیامت تک پھیل جاتا ہے۔ اور صوفی قیامت میں بھی دوسروں کے کام آتا ہے۔ امت کے کام آنے والے سید کل رسول علیہ السلام کو مرغوب ہوتے ہیں۔ لہٰذا انبیاء علیہم السلام اور اولیائے کرام علیہم الرضوان ہمیشہ امت کی بہتری کے لئے سوچتے ہیں تاکہ سید الانام علیہ الصلوۃ والسلام خوش ہوں۔

اے آئینہ ذات تو مرآت ہمہ کس مرآت صفات تو مرآت ہمہ کس
ضامن شدہ ام ازبہر نجات ہمہ کس برمن نبویس سئیات ہمہ کس

"مولائے کریم! آپ کی ذات اقدس کا آئینہ سب کے لئے آئینہ ہے اور آپ کی صفات عالیہ کا آئینہ بھی سب کی صفات کا آئینہ ہے--- آپ کی ذات سب کے قیام و حیات کا ذریعہ ہے اور آپ کی صفات سب کی صفات کا مرکز و منبع ہیں---- میں سب لوگوں کی نجات کا ضامن بن چکا ہوں لہٰذا آپ سب لوگوں کے گناہ میرے نامہ اعمال میں لکھ دیں۔"

جب سب لوگوں کے گناہ حضرت کے نامہ اعمال میں منتقل ہو جائیں گے تو واضح بات ہے کہ وہ سب حضرات بے گناہ ہونے کی وجہ سے بخش دیئے جائیں گے۔ یہ حضرت کے لئے بے پناہ خوشی کی بات ہے۔ کہ سب لوگ جنت چلے جائیں۔ اس عمل سے ذات رسالت ﷺ کو بھی خوشی ہو گی کہ آپؐ کے ایک غلام نے سب کا بوجھ اٹھالیا ہے اور انہیں جنت پہنچا دیا ہے۔

کتنی بڑی درخواست ہے جو حضور امام نقشبند قدس سرہ نے اللہ کریم سے کی ہے۔ کتنی ہمت ہے کتنی جرات ہے اور کتنی قربانی و ایثار ہے جس کا مظاہرہ آپ فرما رہے ہیں۔ یہی وہ ولایت ہے جس پر اہل اسلام کو ناز ہے اور ہم حضور کی رباعیات میں سے صرف چند ہی نقل کرنے پر کفائت کر رہے ہیں۔ اور قارئین سے حضرت کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

کلام بلاغت نظام کے گہرے مطالعے کی درخواست کرتے ہیں کیونکہ آپ کی ہر رباعی خاصے کی شے ہے اور ہر رباعی ایک پورے فکرو نظر کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ یہ رباعیات بیک وقت فلسفہ اسلام، نظریہ تصوف اور درس اخلاقیات ہیں۔ ایسی علمی و فکری رباعیات بہت کم لوگوں نے سپرد قلم کی ہیں۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

---- "کچھ شارع رباعیات کے بارے میں" ----

یہ عجیب اتفاق ہے کہ حکیم اہلسنّت حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ العالی پر میں نے کتاب لکھ ڈالی مگر ان سے کتاب کی تصنیف کے بعد ہی پہلی ملاقات ہوئی۔ ان کے قلمی شاگرد مولانا محمد صادق قصوری کے "تذکرہ نقشبندیہ خیریہ" پر بھی پیش لفظ لکھا' اب حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ کی رباعیات کی انہوں نے شرح لکھی تو مسودہ نظرثانی کے لئے مجھے بھیجا' مقدمہ کی خواہش کا بھی اظہار فرمایا۔ یہ میری خوش نصیبی تھی کہ امام صوفیہ اور قائد سلسلہ نقشبندیہ پر کچھ سپرد قلم کروں۔ اسی دوران شدید بیماری کا حملہ ہوا اور علامہ قصوری کو دیر تک منتظر رہنا پڑا۔ یہ بھی حضرت کا روحانی تصرف ہے کہ بیماری میں ہی آپ کی رباعیات پر کچھ لکھ سکا۔ علامہ قصوری سے تاحال ملاقات کا شرف نہیں پا سکا۔ اللہ کریم کرم فرمائیں گے تو شرف دید کی نوید سعید ملے گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ علامہ نے جتنا کچھ لکھا ہے اور جو کچھ وہ مزید لکھیں گے وہ ان کے مشائخ کرام کے تصرفات کا صدقہ ہو گا۔ قلمکاروں کی کمی نہیں ہے۔ مگر بامقصد قلمکاروں کا تو قحط پڑا ہوا ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ اہلسنّت کو جناب قصوری کی شکل میں ایک قلمکار مل گیا ہے جس نے مشائخ عالی مقام پر قیمتی لٹریچر فراہم کر دیا ہے۔

ولادت و تعلیم : ۱۹ مئی ۱۹۴۲ء مطابق ۳ جمادی الاولی ۱۳۶۱ھ منگلوار کو میاں شہاب الدین کے کاشانہ میں ہمارے ممدوح کا ظہور ہوا۔ نام نامی محمد صادق قرار پایا' جس نے آگے چل کر قلمکاروں میں محمد صادق قصوری کے نام سے اپنا تعارف قلمی کرایا۔ آبائی گاؤں برج کلاں ضلع قصور ہے۔ اٹھارہ سال کی عمر میں ۱۹۶۰ء میں ڈی سی ہائی سکول گنڈا سنگھ والا سے میٹرک کی سند لی۔ محکمہ زراعت میں ایک سالہ فیلڈ اسسٹنٹ کا کورس سرگودھا سے تکمیل تک پہنچایا۔ ۱۹۶۷ء میں بطور پرائیویٹ سٹوڈنٹ ایف اے کیا۔

ملازمت : ۲۷ جولائی ۱۹۶۳ء سے محکمہ زراعت پنجاب میں ملازمت شروع کی۔ ۲۲ اپریل ۱۹۸۹ء سے اپنے محکمہ میں زراعت انسپکٹر ہیں لیکن ان کی زرعی زمین ادب ہے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

جہاں ان کی کھیتی پھل پھول رہی ہے۔

بیعت : خاندان ذیشان حضور امیر ملت خواجہ خواجگان پیر سید محمد جماعت علی شاہ محدث علی پوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ سے بے حد عقیدت کی بنا پر آپ کے فرزند ارجمند سراج الملت والدین حضرت خواجہ پیر سید حافظ محمد حسین علی پوری رحمۃ اللہ علیہ (ف ۱۹۶۱ء/۱۳۸۱ھ) سے اوائل اپریل ۱۹۵۶ء میں بیعت کا شرف پایا۔ اولیائے کرام سے تعلق ہی آپ کو تصنیف و تالیف کی دنیا میں لایا۔

ادبی خدمات : یہ ۱۹۶۰ء کا واقعہ ہے کہ آپ نے قلم پکڑا اور اخبارات و رسائل میں کئی موضوعات پر بے شمار مضامین لکھے۔ ادبی دنیا میں آپ کے استاد حکیم اہلسنّت علامہ محمد موسیٰ امرتسری ہیں۔ حکیم صاحب موصوف علم دوست، علم پرور، ادب آموز اور سنیت کے لئے بے حد کام کرنے والے مصنف ہیں، ان کے انداز سے جناب قصوری بے حد متاثر ہیں۔ حکیم صاحب کے ذوق کے تابع آپ نے بھی اپنی لائبریری قائم کی ہے جس میں اس وقت قریباً تین ہزار کتب موجود ہیں۔

اس وقت آپ اکیس (۲۱) کتابیں تحریر فرما چکے ہیں۔ پانچ عنوانات پر اشہب قلم رواں دواں ہے۔ ہم تبرکاً چند نام لکھ رہے ہیں۔

۱۔ **تکملہ تذکرہ نقشبندیہ :** (حضرت علامہ نور بخش توکلی رحمۃ اللہ علیہ کے تذکرہ پر یہ تکملہ سپرد قلم ہوا ہے۔)

۲۔ **اکابر تحریک پاکستان :** تین جلدوں پر مشتمل معلومات بھری کتاب ہے جس کا مطالعہ بے حد ضروری ہے۔

۳۔ **امیر ملت اور ان کے خلفاء :** حضرت امیر ملت ؒ اور ان کے خلفائے کرام کے حالات طیبات اور ان کی مذہبی، ملی، اور علمی و ادبی خدمات کا حسین تذکرہ ہے۔

۴۔ **ارشادات امیر ملت :** حضور امیر ملت قدس سرہ کے مقالات و ارشادات پر مشتمل قابل قدر کتاب ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

۵۔ **جعفران ایں زماں :** مخالفین تحریک پاکستان کی قائداعظم دشمنی اور قیام پاکستان کی راہ میں رکاوٹیں ڈالنے کی مکروہ و مذموم کوششوں کا مستند تذکرہ ہے۔

۶۔ **تذکرہ نقشبندیہ خیریہ :** ۹۶۶ صفحات پر مشتمل بڑی جامع کتاب ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ جناب قصوری نے سارا زور بیان اور ذوق حسن تربیت اس کتاب پر لگا دیا ہے۔ محسن اہلسنّت حضرت خواجہ ابوالخیر محمد عبداللہ جان مدظلہ العالی کے نام نامی سے کتاب معنون ہے اور انہی کے ارشاد پر لکھی گئی ہے۔ اللہ کریم ہر دو حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ بڑا کام کر دیا ہے۔ کتاب قابل دید بھی ہے اور قابل مطالعہ بھی۔ فقیر نے اس پر بھی پیش لفظ لکھا ہے۔

۷۔ **تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت :** فاضل بریلوی امام اہلسنّت حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں قدس سرہ کے خلفائے کرام کے حالات و خدمات پر بہت عمدہ کتاب ہے۔

جناب قصوری مدظلہ کی سب کتب اسی انداز کی ہیں۔ وہ خوب نویس ہیں اللہ کریم ان رعنائیوں میں دن دگنی رات چوگنی ترقی دے۔

مرکزی مجلس امیر ملتؒ : حضرت امیر ملت خواجہ خواجگان پیر سید محمد جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نقشبندی مجددی علی پوری پر کام کی بے حد ضرورت تھی۔ ہمارے عظیم مصنف نے ۱۹۷۷ء میں مجلس کی بنیاد رکھی۔ اس وقت سے آج تک اس مبارک مجلس کے مرکزی ناظم اعلیٰ ہیں۔ مجلس نے حضرت امیر ملت پر چار کتابیں چھاپی ہیں جو جناب قصوری کے قلم گوہر بار سے نکلی ہیں۔ حضرت امیر ملتؒ کے پوتے حضرت سید اختر حسین رحمۃ اللہ علیہ پر بھی آپ نے ایک کتاب لکھی ہے۔ تین اور کتب بھی مجلس نے شائع کی ہیں۔ تازہ ترین کتاب افضل الرسل جو حضرت سراج الملت پیر سید محمد حسین علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے اور ضیاء الامت جسٹس پیر محمد کرم شاہ صاحب مدظلہ کے جامع مقدمہ کے ساتھ شائع ہوئی ہے، ظاہری و باطنی محاسن سے خوب آراستہ و پیراستہ ہے۔ کتب کی اشاعت کا یہ کار خیر پھیلتا جا رہا ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

انجمن غلامان مصطفیٰ برج کلاں ضلع قصور کے بھی آپ بانی رکن ہیں اور تاحال سیکرٹری نشرو اشاعت بھی ہیں۔ جماعت اہلسنّت پاکستان کے بھی آپ ضلعی نائب صدر ہیں۔

آپ کی کتب پر مشاہیر اہلسنّت اور منابع علم و حکمت نے پیش لفظ' دیباچے' تقاریظ اور تبصرے لکھے۔ تبرکاً" چند اسمائے عالیہ درج ہیں۔ سیدی جسٹس پیر محمد کرم شاہ مدظلہ العالی' علامہ ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب' جناب جسٹس سید شمیم حسین قادری صاحب' علامہ پروفیسر محمد طاہر القادری' مولانا کوثر نیازی' مجاہد ملت مولانا محمد عبدالستار خان نیازی اور جناب ڈاکٹر عبدالسلام خورشید۔ میں حیران ہوں کہ علامہ قصوری نے اس دفعہ اس عظیم الرتبت تصنیف "رباعیات خواجہ نقشبند" کا مقدمہ لکھنے کے لئے مجھ جیسے گمنام اور ہیچمدان کا کیسے انتخاب فرمایا۔ بہرحال چند حروف کے ذریعے حضور شاہ نقشبند قدس سرہ کی خدمت عالیہ میں حاضری دی ہے۔ اللہ کریم قبولیت سے نوازیں۔ گناہوں کی بخشش ہو اور حضرت نقشبند قدس سرہ کے تصرفات کے تصدق فقیر بے مایہ کی آخرت سنور جائے۔ وما ذلک علی اللہ۔

خاک راہ اولیاء

فقیر سید محمد ذاکر حسین شاہ چشتی سیالوی

جامعۃ الزہراء اہلسنّت' عثمان غنیؓ کالونی

مصریال روڈ صدر راولپنڈی

خطیب جامع مسجد قبالین نمبر ۵ صدر راولپنڈی

پرنسپل انوار القرآن مولوی محلہ صدر راولپنڈی

اتوار ۹ رجب المرجب ۱۴۱۳ھ

۳ جنوری ۱۹۹۳ء

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۱)

اے ذات تو برتر زشناسائی ما   وصف تو بروں زحد گویائی ما
حمد تو چناں است کہ خود مے گوئی   بیواسطہ عبارت آرائی ما

اے خداوند کریم! اے دارین کے پیدا کرنے والے! اے تمام مخلوق کو روزی دینے والے! اے مخلوق کو ہر طرح سے آرام و آسائش دینے والے! اے خالق! اے مالک رب رحیم! اے اللہ کریم! تیری ذات میری شناخت سے بہت بالاتر ہے۔ میں کیا اور مری بساط کیا کہ جو اس کی حقیقت تک پہنچ سکوں۔ میں تیری ذات والا صفات کو کماحقہ شناخت نہیں کر سکتا جبکہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام فخر آدم سید دو عالم شافع عالم' باعث ایجاد عالم' محبوب رب دو عالم ﷺ یہ ارشاد فرمائیں۔ کہ ماعرفناک حق معرفتک میں تیری ذات کو مولیٰ کریم کماحقہ شناخت نہیں کر سکا۔ تو پھر دوسرا کون ہے جو شناخت کر سکے؟ انسان محدود عقل' محدود علم اور محدود عمر رکھتا ہے۔ چند روزہ حیات مستعار رکھتا ہے۔ مخلوق حادث ہے۔ ذات مولیٰ کریم ازلی' ابدی' قدیم' حی و قیوم' علیم و خبیر' سمیع و بصیر ہے۔ اس لئے محدود' غیر محدود کو حادث' قدیم کو کس طرح محیط ہو سکتا ہے۔ اس لئے اپنے عجز معرفت کا اعتراف کر کے تسلیم کرتے ہیں کہ اے رب کریم و قدیم' رحیم و قیوم تیری ذات کسی انسان کی شناخت سے بہت برتر اور اعلیٰ ہے اور کوئی انسان تیرے اوصاف بیان کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ تیری حمد و ثناء کی بابت کیا عرض کروں کہ تو خود فرماتا ہے۔ "میری ذات عبارت آرائی سے بہت اعلیٰ ہے۔" گویا انسان نہ تو خداوند کریم کی قدرت کی کماحقہ شناخت حاصل کر سکتا ہے نہ ہی اس کی ذات کی۔ نہ ہی مولا کریم کے اوصاف بیان ہو سکتے ہیں۔ نہ ہی اس کی حمد ختم ہو سکتی ہے۔ کس کس قدرت کو سمجھے اور کس کس وصف کی صفت بیان کرے۔۔

صدیوں تراشتے رہے الفاظ کے صنم   قاصر رہے مگر تری حمد و ثنا سے ہم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۲)

(جہت کشودن بستگی)

اے رب ذوالجلال ولے بار خدا تاچند روم دربدر جابجا
یاخانہ امید مرا دربند یاقفل مہمات مرا دربکشا

اے خدائے ذوالجلال! کب تک دربدر اور جگہ بہ جگہ پھرتا رہوں۔ یا تو میری امید کے گھر کا دروازہ بند کر دے یا میری مہمات کا قفل (تالا) کھول دے۔ اے اللہ! تو صاحب جلال و عظمت ہے۔ مجھے دربدر، جگہ بہ جگہ نہ پھرائیے۔ تو ہی امید دلانے والا اور امیدوں کو پورا کرنے والا ہے۔ یا تو مرے دل سے امید ہی نکال دے یا جو مہمات میری امید کے برلانے کے راستہ میں حائل ہیں ان کو دور کر دیجئے۔ ان مہمات کا قفل کھول دیجئے۔ یعنی ان مہمات پر غالب آنے کی توفیق عطا فرما۔؎

امیدوں کی جھولی کو بھرپور کر دے جو بے نور ہیں ان کو بانور کر دے
تیرے لئے کوئی مشکل نہیں ہے جو کانٹے ہوں رستے میں تو دور کر دے
ترے حضور جو دست دعا کیا ہے دراز مرے خدا! تو مجھے خیر و عافیت سے نواز
تو میری روح کو صحت دے، ذہن و دل کو سکوں تو میرے نفس کی تطہیر کر کہ ہوں ممتاز
گنہگار ہوں، بخشش کا تجھ سے طالب ہوں ترا کرم ہو تو مجھ پہ کرم کا در ہو باز
مرا یقیں ہے محکم کہ تو ہی رازق ہے ترے سوا ہے بھلا کون کسث کا دم ساز

کیفی حیدر آبادی (تلمیذ داغ دہلوی) کہتے ہیں۔؎

اللہ! مرا دامن مقصد بھر دے تو رائی کو گر چاہے تو پربت کر دے
کچھ اس کے سوا میری نہیں ہے خواہش غفلت کے مرے دل سے اٹھا لے پردے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

دوسرے صفات سے مانگتے ہیں
ہم ذات سے مانگتے ہیں
حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی م ۹۰ (۶)

رباعی

(۳)

یارب زتو من ترامی خواہم افزوں زہزار بادشاہ می خواہم
ہر کس ز درتو حاجتے می خواہد من آمدہ ام، از تو ترا می خواہم

حضرت خواجہ قدس سرہ' کیا پیارے نازو انداز میں کس محبت اور اخلاص سے بدرگاہ رب کریم عرض کرتے ہیں۔ کہ

"اے میرے رب! اے میرے پروردگار! تجھے علم ہے کہ میں تجھ سے کس چیز کا طالب ہوں، کون سی پیاری شے ہے جس کا میں خواستگار ہوں۔ میں جس چیز کی تجھ سے التجا کرتا ہوں وہ ہزارہا بادشاہوں (بادشاہیوں) سے بھی بڑھ کر ہے۔"

ہر حاجت مند تجھ سے کوئی نہ کوئی حاجت خاص طلب کرتا ہے۔ میں تیری درگاہ عالی میں حاضر ہوا ہوں کہ میں تجھ سے تجھی کو اپنے لئے طلب کرتا ہوں۔ ۔

سب کچھ مانگ لیا تجھ کو تجھی سے مانگ کر اٹھتے نہیں ہیں ہاتھ مرے اس دعا کے بعد

عاشق صادق اپنے عشق و محبت میں سوائے وصال محبوب کے اور کسی چیز کو ترجیح نہیں دیتا۔ اس لئے چونکہ حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کو مولیٰ کریم سے سچی محبت اور عشق تھا اور دنیائے دنی و فانی کی ان کے پاک و مطہر دل میں کوئی اہمیت' وقعت اور الفت نہ تھی۔ دنیا کے طالب تو کلاب ہوتے ہیں۔ اس مردار کو حضرت نے لات ماردی ہوئی تھی۔ اس ناپاک شے کی الفت سے آپ بیزار اور محبوب کی محبت میں فناہ تھے۔ اس لئے آپ نے خدا تعالیٰ سے (جو تمام بادشاہتوں کا عطا کرنے والا ہے اور تمام حاجتوں کا پورا کرنے والا ہے۔) جو التماس کرتے ہیں جو حاجت چاہتے ہیں وہ یہی ہے کہ تو میرا بن جائے۔ کیونکہ بحکم من کان اللہ لہ (جو اللہ کا ہو گیا اللہ اس کا ہو گیا۔) "جس کا اللہ ہو گیا اس کا سب جگ ہو گیا۔" جب خالق ارض و سما کو محبوب بنا کر اس کے وصل میں کامیاب ہو گئے اور خدا کی محبوبیت کی شان عطا ہو گئی تو دنیا و آخرت کے انعام و اکرام سے مالا مال ہو گئے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

میں تجھ سے کرم کی بھیک مانگتا ہوں

رباعی

(۴)

یارب نظرے برسرمن سرگرداں کن　　رحمے بمن دلشدۂ حیراں کن!
برمن مکن آنچہ سزائے آنم　　ہر چیز کہ از لطف تو آید آں کن!

اے میرے پرودرگار! مجھ سرگرداں حال پر ایک نظر لطف و کرم فرما اور مجھ دلگیر و حیران پر رحم فرما۔ جس بات (یا سزا کے بوجہ کثرت جرم) کے میں لائق ہوں وہ مجھ سے نہ کر بلکہ جو چیز تیرے لطف و کرم سے پہنچتی ہے وہ مجھ کو عطا فرما۔

اے رب کریم! میری خستہ حالی' درماندگی اور پسماندگی تیرے فضل و کرم کی محتاج ہے۔ مجھ عاصی و گنہگار پر چشم کرم وا فرما۔ اگرچہ میں اپنی بداعمالیوں اور سیاہ کاریوں کی وجہ سے مستوجب سزا ہوں' تیری عنایات کے قابل نہیں ہوں لیکن تو درگذر فرماتے ہوئے مجھے اپنے لطف و کرم سے نواز' مجھے اپنی بخشش اور جودو عطا سے نواز۔

حضرت سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ؎

من بندہ شرمسارم تو رحم کن رحیما　　درفسق بے شمارم تو رحم کن رحیما
اندر سرائے فانی کردم گنہ تودانی　　درماندہ را بخوانی تو رحم کن رحیما
شرمندہ روئے زردم جرم عظیم کردم　　خود را بتو سپردم تو رحم کن رحیما

کسی اردو شاعر نے کہا ہے۔ ؎

تو رحیم تو کریم تو میرا پروردگار　　میں بڑا پرخطا' عاصی و گنہگار
اے خدا!! میری بخشش نہیں تجھ سے بعید　　تیرا کرم بے انتہا' میرے گناہ بے شمار

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۵)

یارب تو درخت عمر ماپست مکن مارا زشراب ہستی مامست مکن
یارب برکرم جملہ جوانمرداں را دل تنگ' پریشان' تہیدست مکن

اس دعائیہ رباعی میں حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ اے اللہ! میری عمر کے درخت یعنی اعمال و افعال کو پست نہ کر۔ مجھے اپنی ہستی کو اعلیٰ و برتر سمجھنے کی شراب سے مست نہ کر۔

اے مولا کریم! تمام جوانمردوں یعنی طالبان محبت الٰہی پر اپنا فضل و کرم فرما اور ان کو دل تنگ' پریشان اور تہی دست نہ کر۔

حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ العزیز مولا کریم کی بارگاہ عالی میں بوجہ متبع کامل رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم ہونے کے جن کی شان مبارک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ورفعنالک ذکرک (بارہ : ۳۰ سورہ انشراح آیت : ۴) اور نیز دنیا چونکہ مزرعۃ الاخرہ ہے' خواجہ صاحبؒ ہر دو جہان میں یعنی دنیا و آخرۃ کے بلند مدارج کے لئے دعا کرتے ہیں اور بلندی مرتبہ کی وجہ سے جو غرور و تکبر پیدا ہو جایا کرتا ہے اس سے محفوظ رہنے کے لئے دعا مانگتے ہیں۔

جوانمرد' وہ پاک باطن اور پاکباز ہستیاں ہوتی ہیں جن کی زندگی کا نصب العین اور مقصود حصول لقائے ربانی ہوتا ہے۔ اسی دیدار پرانوار کے دیوانے اور شیدائی ہوتے ہیں۔ نہ تو وہ دنیا و مافیہا کی لذات کے شیدائی اور متمنی ہوتے ہیں' نہ ہی ان کے دلوں میں کوئی خواہش جنت ہوتی ہے۔ ان جوانمردوں کے لئے حضرت خواجہ بزرگؒ درگاہ رب العالمین میں دعا کرتے ہیں کہ ان سینوں کو نور اسلام کے لئے تنگ نہ کرنا یعنی شرح صدر اور افتتاح قلب فرمانا اور نور معرفت سے ان کے سینوں کو بھرپور کر دینا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

راہ سلوک و حصول معرفت و محبت میں ان کو پریشان نہ کیجؤ۔ بلکہ ان کے مدارج روحانی میں ترقی عطا کر کے ہمیشہ شادو خرم رکھنا اور ان کو خالی ہاتھ نہ کرنا بلکہ ان کو دولت نور ایمان، دولت معرفت خود سے دولتمند بنانا، ذکر، فکر، مراقبہ اور معرفت کی دولت سے اور دارین کی نعمتوں سے ان کو مالا مال کر دینا۔

حضرت خواجہ قدس سرہ کی اس رباعی مبارک سے ہی متاثر ہو کر شائد اقبالؒ نے کہا ہے۔

دل مرتضیٰؓ سوز صدیقؓ دے ۔۔۔ تڑپنے پھڑکنے کی توفیق دے
تمنا کو سینوں میں بیدار کر ۔۔۔ جگر سے وہی تیر پھر پار کر
میرا عشق میری نظر بخش دے ۔۔۔ جوانوں کو سوز جگر بخش دے

تیرے آسمانوں کے تاروں کی خیر
زمینوں کے شب زندہ داروں کی خیر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

اپنی ذات کی نفی سے ہی قرب کا دروازہ کھلتا ہے

رباعی

(۶)

(بوقت شام پڑھنی چاہئے)

یارب چہ کنم کہ ہیچکس یارم نیست　　از شرم گنہ زبان گفتارم نیست
سرتا سرآفاق بہ ہیچم نخرند　　یارب چہ متاعم کہ خریدارم نیست

اے مولا کریم! دنیا میں کوئی بھی میرا دوست نہیں ہے، میں کیا کروں۔ میں گناہوں کی کثرت سے اس قدر نادم و شرمسار ہوں کہ میں بول نہیں سکتا اور گناہوں کی شرمندگی سے میری زبان کو طاقت گفتار نہیں ہے۔ تمام دوست مجھے چھوڑ گئے ہیں۔

تمام زمانہ مجھے کسی ناچیز عوض میں بھی خریدنے کو تیار نہیں ہے۔ اے مولا کریم! میں کیسی ناچیز متاع ہوں کہ جس کا کوئی خریدنے والا ہی نہیں ہے۔

انکساری اور عجز ملاحظہ ہو کہ حضرت خواجہ قدس سرہ، کس قدر علو شان کے مالک تھے اور کس درجہ کی قبولیت آپ کو حاصل تھی۔ سرخیل سلسلہ عالیہ نقشبندیہ تھے، فضلی تھے، مراد تھے۔ تمام انعام و اکرام اور انوارو تجلیات ان کو خود بخود مل رہی تھیں۔ یہاں تک کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ "مارا از رہ فضل آوردہ اند۔ کیسکہ درسلسلہ ماقدم نہد از جہاں بلا مقصود نرود۔" رفیع الشان اس قدر اور انکساری کا یہ عالم۔ بقول بہادر شاہ ظفرؔ

؎ نہ کسی کی آنکھ کا نور ہوں نہ کسی کے دل کا قرار ہوں
جو کسی کے کام نہ آ سکے میں وہ ایک مشت غبار ہوں

شیخ سعدی کہتے ہیں۔ ؎

کہ می گفت باحق بزاری بسے　　میفگن کہ دستم نگیرد کسے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۷)

(برائے نزول باراں)

یا رب سبب حیات حیواں بفرست   وز خوان کرم نعمت الواں بفرست
از بہرلب تشنہ طفلاں نبات   از دایہ ابر شیر باراں بفرست

اے میرے رب! حیوانی زندگی کا سبب (پانی) نازل فرما اور اپنے خوان کرم سے رنگا رنگ کی نعمت عطا فرما۔ طفلان نبات یعنی چھوٹی چھوٹی سبزیوں اور پودوں کے پیاسے ہونٹوں کے لئے بادل کی دایہ سے شیر باراں (برستا دودھ) یعنی میٹھا پانی برسا۔

چونکہ ہر ایک چیز کی زندگی پانی سے قائم ہوتی ہے۔ اس لئے تو اپنی رحمت کا مینہ برسا، خشک سالی دور فرما۔ دلوں کی کھیتیاں بھی سرسبز فرما۔

عارف باللہ میاں محمد جہلمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ے رحمت دا مینہ پا خدایا باغ سکا کر ہریا
بوٹا آس امید میری دا کر دے میوے بھریا

حضرت سعدی بھی کہتے ہیں۔

ے تو یک نوبت اے ابر رحمت ببار
کہ درپیش باراں نپاید غبار

محروم کہتے ہیں۔ے

اے خالق ذوالجلال اے رب غفور   ہیں تیرے کرم جملہ نیرنگ ظہور
ہے رحمت عام کارفرما تیری   محروم ہوں میں تو اس میں میرا ہے قصور

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۸)

(برائے وسعت رزق پڑھنی چاہئے)

یارب زقناعتم تو تونگر گرداں　　و زنور یقیں دلم منور گرداں
اسباب من دلبندہ سرگرداں را　　بے منت مخلوق میسر گرداں

فرماتے ہیں کہ اے رب کریم! مجھے صبرو قناعت کی دولت عطا کر کے تونگر بنا دے اور نور یقین سے جس کی بدولت انسان کو معرفت خدا حاصل ہوتی ہے میرے دل کو پرنور بنا دے۔ مجھ حیران و پریشان انسان کا تمام سروسامان بدوں منت مخلوق مہیا فرما دے۔ مولا کریم! میری اس عاجزانہ و انکسارانہ دعا کو قبول و منظور فرما۔

اقبالؒ کہتے ہیں۔ ؎

یارب دل مسلم کو وہ زندہ تمنا دے　　جو روح کو تڑپا دے جو قلب کو گرما دے

سیدنا غوث الاعظمؒ فرماتے ہیں۔ ؎

تاابد یارب زتومن لطفہا دارم امید　　ازتو گر امید ببرم ازکجا دارم امید

سعدیؒ نے کہا ہے۔ ؎

قوت روان شیفتگاں التفات تو　　آرام جان زندہ دلاں مرحبائے تست

ایک اردو شاعر کہتے ہیں۔ ؎

کسی کے آگے میں کیا اپنے ہاتھ پھیلاؤں　　تجھی سے مانگ رہا ہوں جو مانگنا ہے مجھے
یہ دل مرا معمور نور ایماں سے　　عزیز جاں سے زیادہ' یہی دعا ہے مجھے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۹)

(برائے وسعت رزق)

یارب تو کریمی کرمت عام بود　　انعام تو برخلق جہاں تام بود
تو صاحب جودو کرم و من مفلس　　انعام نما کر وقت انعام بود

اے رب کریم! تو تو کریم ہے اور تیرا کرم مومن، کافر سب کے لئے عام اور برابر ہے۔ تیرا انعام تمام مخلوق پر مکمل و اکمل ہے۔ تو صاحب جودو کرم ہے اور میں نادارو مفلس ہوں۔ اپنے فضل و کرم سے انعام عطا کر کہ انعام عطا کرنے کا وقت ہے۔ تو خود ہی قرآن پاک میں فرماتا ہے۔ "اللہ تعالیٰ غنی ہے اور تم فقیر ہو۔"

اے مولا کریم! تو میرے گناہوں اور جرموں کو نہ دیکھ بلکہ اپنی رحیمی و کریمی کی صفت کو دیکھ۔ تو کافروں پر بھی مہربانی کرتا ہے، میں تو پھر بھی مسلمان ہوں اگرچہ سیاہ کار ہی سہی۔ تو اپنے آئین کرم کے تحت مجھ عاصی پر اپنا فضل و کرم فرما۔

آغا حشر کاشمیری نے کہا ہے۔

خلق کے راندے ہوئے دنیا کے ٹھکرائے ہوئے　　آئے ہیں اب تیرے در پر ہاتھ پھیلائے ہوئے
خوار ہیں بدکار ہیں ڈوبے ہوئے ذلت میں ہیں　　کچھ بھی ہیں لیکن تیرے محبوبؐ کی امت میں ہیں
رحم کر نہ اپنے آئین کرم کو بھول جا
ہم تو تجھے بھولے ہیں لیکن تو نہ ہم کو بھول جا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۱۰)

(برائے حل مشکلات)

اللہ! ترا عزیزی دارم و بس باعزت آنکہ نیست مانند تو کس
اللہ! دریں واقعہ دستم گیری اللہ! بایں زماں بفریادم رس

اے اللہ! میں تیری ذات پاک کو سب سے عزیز رکھتا ہوں اور تیری ذات پاک میرے لئے کافی ہے۔ میں تیری عزت کی قسم کھا کر عرض کرتا ہوں کہ کوئی بھی تیری مانند نہیں ہے، تو بے مثل ہے۔ (احد الیس کمثلی صمد الیس بفردی)۔

اے اللہ! اس واقعہ (مشکل) میں میری دست گیری فرما۔ اس وقت میری فریاد رسی کر اور مجھے اس درپیش اندوہ و الم اور رنج و غم سے نجات دے۔

سعدیؒ فرماتے ہیں۔؎

بادشاہا جرم مارا درگذار ماگنہگاریم تو امرزگار
تونکو کاری و ما بدکردہ ایم جرم بے اندازہ و بیحد کردہ ایم

حافظؒ کہتے ہیں۔

؎ لنگر حلم تو اے کشتی توفیق کجاست
کہ دریں بحر کرم غرق گناہ آمدہ ایم

خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔؎

مستغرق گناہیم ہر چند عذر خواہیم پژمردہ چوں گیا ہیم، باران ما محمدؐ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۱۱)

(برائے حل مشکلات)

اے جملہ بیکسان عالم راکس　　یک جوزکرمت ہم عالم رابس
من بیکسم و تو بیکساں رایاری　　یارب تو بفریاد من بیکس رس

اے تمام جہان کے بیکسوں کے والی اور جائے پناہ! تیرے جودو نوال کا ایک ذرہ تمام جہان کی حاجت روائی کے لئے کافی ہے۔ میں بیکس' بے یارو مددگار ہوں اور تو ہی بیکسوں کا مددگار ہے۔ اے رب کریم! تو مجھ بیکس کی فریاد کو سن اور میری امداد فرما۔

اے مولا! تیرے سوا کوئی اور میرا مددگار و سہارا نہیں ہے۔ میں تیرے ہی در کا گدا ہوں' تیرا ہی ادنیٰ اور گنہ گار بندہ ہوں۔ تو مجھ پر رحم فرما' کرم فرما اور جملہ مصائب و آلام سے نجات دے۔ اور میری مدد فرما۔

حافظ شیرازی کہتے ہیں۔۔

تو از خاکم نخواہی برگر فتن　　بجائے اشک اگر گوہر ببارم

اقبالؒ فرماتے ہیں۔۔

موتی سمجھ کے شان کریمی نے چن لئے　　قطرے جو تھے مرے عرق انفعال کے

اصغر گونڈی کہتے ہیں۔۔

سنا ہے حشر میں شان کرم بے تاب نکلے گی　　لگا رکھا ہے سینے سے متاع ذوق عصیاں کو

اثر لکھنوی کا شعر ہے۔۔

اک نظر اور تری شان کریمی کے نثار　　یاد عصیاں کی ابھی دل سے فراموش نہیں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۱۲)

(برائے حل مشکلات)

اللہ! بفریاد من بیکس رس لطف و کرمت یار من بیکس رس
ہرکس بکسے و حضرت خودی نازد جز حضرت تو ندارد ایں بیکس کس

اے اللہ کریم! مجھ بیکس کی فریاد رسی فرما۔ اپنے لطف و کرم کو مجھ بیکس کا یار بنا یعنی مجھ پر لطف و کرم فرما۔ ہر ایک کو اپنے کسی نہ کسی مہربان پر فخر و ناز ہوتا ہے۔ مگر اس بیکس کا سوائے آپ کے کوئی یار یا معاون نہیں ہے۔ اللہ رب کریم! مجھے صرف آپ ہی کی ذات پر بھروسا ہے۔ میری مدد فرما۔ میں تیرا در چھوڑ کر کہاں جاؤں۔

حافظ شیرازی کہتے ہیں۔

؎ مگو کہ حافظ اندیں در برو برائے خدا
کہ ہرچہ رائے تو باشد جز ایں براں بردیم

ع زتو کے کنار گیرم کہ تو درمیان جانی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۱۴)

(برائے مطلوب روزانہ یکصد بار پڑھنی چاہئے)

حق تعالیٰ کہ مالک الملک است لیس فی الملک غیرہ مالک
برساں ہمدماں بیک دیگر انہ قادر علی ذالک

اے اللہ! تو مالک الملک ہے۔ تیرے سوا کوئی دوسرا مالک نہیں ہے۔ تو ہمدموں، ساتھیوں اور دوستوں کو ایک دوسرے سے ملا دے۔ تحقیق تو ہی اس پر قادر ہے۔

اے اللہ! بچھڑے ہوؤں کو ملا دے کیونکہ یہ قدرت تجھے ہی حاصل ہے۔ جو دوست اور ساتھی ایک دوسرے سے جدا ہو چکے ہیں ان کو دوبارہ آپس میں ملا دے۔ انہیں باہم شیرو شکر فرما دے، ان میں اخوت، محبت اور چاہت کوٹ کوٹ کر بھر دے۔ ان کے سینوں میں باہمی ہمدردی، ایثار اور قربانی کا جذبہ پیدا فرما دے۔

اے مولا کریم! تو مالک ہے، خالق ہے، پالنہار ہے۔ تیرے سوا کوئی دوسرا مالک نہیں ہے۔ چونکہ تو ہی یہ سب کچھ کر سکتا ہے، اس بات کی فقط تجھے ہی قدرت ہے لہٰذا اے رب اللعالمین میری یہ دعا قبول فرما اور بچھڑے ہوؤں کو ملا دے۔

حافظ شیرازیؒ کہتے ہیں۔۔

امشب بیا تا درچمن سازیم پر پیمانہ را تو شمع و گل را داغ کن من بلبل و پروانہ را
پروانہ و شمع و گل و بلبل جمع اند اے دوست بیا رحم برتنہائی ماکن

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۱۴)

(برائے دفع درد چشم)

یارب بدو نور دیدۂ پیغمبرؐ یعنی دو چراغ دود مان حیدرؓ
برحال ما من بعین عنایت بنگر دارم نظر اینکہ من نیفتم زنظر

اے رب کریم! حضور رسول مقبول ﷺ کے دو نور نظر یعنی دو چراغان خاندان حضرت علی حیدر کرار رضی اللہ عنہ (امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے صدقے میرے حال پر نظر کرم فرما۔ میں امید رکھتا ہوں کہ تو مجھے اپنی نظروں سے نہیں گرائے گا یعنی اپنی نظر کرم میں ہی رکھے گا۔

اے مولا کریم! میں بہت گنہگار اور سیاہ کار ہوں، میرا دامن گناہوں سے آلودہ ہے، میرے گناہ اتنے ہیں کہ تیری بارگاہ میں کچھ عرض کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔ میں تیرے دربار میں شہزادگان عالی مقام حسنین کریمین سیدین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا وسیلہ لے کر حاضر ہوا ہوں۔ انہی کے صدقے مجھے معاف اور سرخرو فرما۔ میرے ندامت کے آنسوؤں کی لاج رکھ۔

بقول حافظ شیرازی ع رحم کن برمن مسکین و بفریادم رس

تو از خاکم نخواہی برگرفتن بجائے اشک اگر گوہر بارم
سری دارم چو حافظ مست لیکن بہ لطف آں پری امیدوارم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۱۵)

(دعا برائے وسعت رزق و رفع پریشانی)

یارب تو چناں کن کہ پریشاں نشوم   محتاج برادران و خویشاں نشوم
بے منت مخلوق مرا روزی دہ   تا از در تو بردر ایشاں نشوم

اس دعائیہ رباعی میں حضرت خواجہ مشکلکشا قدس سرہ فرماتے ہیں۔ کہ

اے مولا کریم! تو مجھ سے میری پریشانی دور فرما دے اور مجھے بھائیوں، رشتہ داروں اور تعقلداروں کا محتاج نہ کر۔ تو مخلوق کے احسان کے بغیر مجھے روزی دے تاکہ تیرا دروازہ چھوڑ کر کسی دوسرے کے دروازے پر نہ جاؤں۔

اے اللہ کریم! مجھے کسی عزیز و اقارب یا بیگانے کا محتاج نہ کر بلکہ اپنا ہی محتاج کر۔ مجھے کسی مخلوق کے احسان کے بغیر رزق عطا فرما تاکہ میں تیرے دروازے کو چھوڑ کر کسی اور دروازے تک نہ جاؤں کیونکہ تیرے در کے بغیر سب در جھوٹے ہیں۔ اگر دروازہ ہے تو صرف اور صرف تیرا ہی ہے جہاں سے ہر شاہ و گدا کو روزی ملتی ہے۔ ہر ادنیٰ و اعلیٰ کو نوازا جاتا ہے اور ہر ایک کی حاجت پوری ہوتی ہے۔

اے اللہ! جب تیرے در کے سوا کوئی اور در ہے ہی نہیں تو پھر مجھے صرف اور صرف اپنے ہی در کا گدا بنا لے۔ سعدیؒ کہتے ہیں۔۔

خدایا گر بخوانی ور برانی   جز انعامت درے دیگر نداریم
الٰہی نہ کر مجھے محتاج اس زمانے میں   کمی ہے کون سی یارب تیرے خزانے میں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۱۶)

(برائے میسر شدن وصال)

یارب تو مرا بہ یار دمساز رساں　　آوازہ دردم بہم آواز رساں
آنکس کہ من از فراق او غمگینم　　او رایمن و مرا باد باز رساں

دمساز۔ پھونک مارنے والا۔ جس طرح بنسری بجانے والا اس میں پھونک لگاتا ہے' اس لئے اس کو دمساز کہتے ہیں۔ طریقت میں دمساز پیرو مرشد کے لئے استعمال ہوتا ہے جو اپنی باطنی توجہ اور روحانیت سے مرید کے قلب کو روحانیت سے پر کر دیتا ہے۔ اور جو چاہے اس سے گفتگو کراتا ہے۔ یا دمساز مولا کریم کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب انسان بکمال عبادت خدا کا مقبول بندہ بن جاتا ہے تو وہ خدائی زبان سے بولتا ہے' خدائی کانوں سے سنتا ہے اور اسی کے ہاتھ سے پکڑتا اور اسی کے پاؤں سے چلتا ہے۔

فرماتے ہیں۔ اے مولا کریم! مجھے میرے دمساز کی خدمت میں پہنچا دو۔ میرے درد و محبت کا آوازہ اس کی خدمت میں پہنچا دو جس کے فراق میں اے مولیٰ میں غمگین ہوں۔ اس کو مجھ سے اور مجھے اس سے ملا دے۔

مولانا رومؒ فرماتے ہیں۔؎

بالب دمساز گرمن جفتمے　　ہچو نے من گفتنیہا گفتمے

سعدیؒ کہتے ہیں۔؎

زحد گذشت جدائی میان ما اے دوست　　بیا بیا کہ غلام تو ام بیا اے دوست

حافظؒ کہتے ہیں۔؎

پروانہ و شمع و گل و بلبل جمع اند اے دوست　　بیا رحم برتنہائی ماکن

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۱۷)

(صبح کے وقت پڑھنی چاہیئے)

یارب بکشا بردلم از توبہ درے　　بے منت مخلوق رساں ماحضرے
درباقی عمرم چناں بگذار　　کزمن نرسد بہ ہیچکس درد سرے

اس رباعی میں حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ العزیز نے رب العالمین سے ضیائے نور اسلام و ایمان اور توفیق توجہ اور بدوں منت مخلوق حصول روزی اور نرنجانیدن (مسلک درویشی) کی طلب و التجا ہے۔ اور تمام مخلوق سے بے تعلق ہونے کی تمنا کی ہے۔

فرماتے ہیں کہ اے میرے رب! میرے دل پر (مجھ پر) توبہ کا دروازہ کھول دے، توبہ کی توفیق عطا فرما اور میرے دل کو اپنی ہی طرف رجوع کر لے۔ اور مخلوق کے احسان کے بغیر مجھے روزی میسر فرما۔ یعنی مجھے اپنی ضروریات و حوائج زندگی میں اپنے سوا کسی اور کے دروازہ کی طرف رجوع نہ ہونے دے اور میری باقی زندگی مجھے اس طرح گزارنے کی توفیق عطا کر کہ میری ذات سے کسی شخص کو کسی قسم کا کوئی رنج یا دکھ نہ پہنچے۔

حضرت سعدیؒ فرماتے ہیں۔۔

ز ناکوشیدن خود در فرویشم ۔ بدہ توفیق کوشش تا بکوشیم
ازاں رہ خواں سوئے درگاہ مارا　　بہ ایماں بر بروں ہمراہ مارا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۱۸)

یارب برسالت رسولؐ الثقلین یارب بغذا کنندہ بدروحنین
عصیاں مرا دو حصہ کن در عرصات نیمے بحسنؓ بخش و نیمے بہ حسینؓ

اے پروردگار! ثقلین کے رسول ﷺ کی رسالت کے واسطے سے اور اے پروردگار! بدروحنین کے غزوات کے قائد رسول علیہ السلام کے وسیلے سے میرے گناہوں کے دو حصے کر کے ایک حصہ بطفیل حسن رضی اللہ عنہ اور ایک حصہ بوسیلہ حسین رضی اللہ عنہ بخش دے۔

اندازہ فرمائیے کہ باوجود علوشان اور عالی مرتبت ہونے کے بارگاہ رب العزت میں حضرت خواجہ خواجگان رحمۃ اللہ علیہ کس طرح نیازمندی اور عجزو انکساری کا اظہار فرماتے ہیں۔

حضرت سعدیؒ فرماتے ہیں۔۔

نگوئم خدمت آوردیم و طاعت عمر لیست کہ پیوستہ دریں آزارم
چیزی کہ نباید بشود ازمن شد برفضل نظر بکن نہ بر کردارم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۱۹)

یارب ہمہ را بہ برکت بسم اللہ داری زبلاہائے شب و روزنگا
یارب تو مرابآں دم بازپسیں تعلیم دہی از لا الہ الا اللہ

اے رب! تو تمام جہان کو بسم اللہ شریف کی برکت سے رات دن کی بلاؤں سے محفوظ و سلامت رکھتا ہے۔ اے میرے رب! میرے آخری دم میری زبان سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (ﷺ) جاری فرما۔

جب دم واپسیں ہو یااللہ لب پہ ہو لا الہ الا اللہ

حضت امیر مینائیؒ کہتے ہیں۔

یاالٰہی جسم میں جب تک مری جان رہے ترے صدقے اور ترے حبیبؐ کے قربان رہے
کچھ رہے یا نہ رہے لیکن اے امیر نزع کے وقت سلامت مرا ایمان رہے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۲۰)

(دشمن کو مطیع کرنے کے لئے بعد نماز عشاء پڑھیں)

اے قادر ذوالجلال وے رحمٰن! تو سامان دہ کارہائے سامان تو
خصمان مرا مطیع مرا گردانی بے رحماں را رحیم من گردان تو

•

اے خداوند کریم! تو قادر ذوالجلال اور تو ہی رحمٰن ہے' تو ہی سب سامان عطا فرمانے والا ہے۔ میرے دشمنوں کو میرا مطیع بنا دے اور بے رحموں کو مجھ پر رحیم بنا دے۔

اے مالک دو جہاں! میرے دشمن درپے آزار ہیں' شب و روز مجھے نقصان پہنچانے کی منصوبہ بندی کرتے رہتے ہیں۔ ان کا ایک ایک لمحہ میری دشمنی میں ہی گزر رہا ہے۔ مجھے پریشان و ہراساں کرنا ان کا وظیفہ حیات بن چکا ہے۔ تو مجھ پر رحم و کرم فرما اور میرے دشمنوں' حاسدوں اور مخالفوں کو میرا مطیع بنا دے' ان بے رحموں کو مجھ پر رحم' مہربانی اور شفقت کرنے والا بنا دے۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے۔؎

خداوندا! بگردانی بلارا زآفت رانگہداری تو مارا
بحق ہر دو گیسوئے محمدؐ زبوں گرداں زبر دستان مارا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۲۱)

یارب ندہی درد بدرد منداں درد چشم و درد گوش و درد دنداں
دارم گلہ از چرخ نہ چنداں چنداں باگریہ تواں گفت بخنداں بخنداں

اے میرے رب! اپنے دردمندوں کو (جو تیری محبت کا درد رکھتے ہیں) آنکھ' کان اور دانت کا درد نہ دینا۔ مجھے چرخ ستمگار سے اس قدر گلہ نہیں ہے جو گریہ سے ہنس ہنس کر کہا جا سکے۔

یعنی اے اللہ تعالیٰ! اپنے عاشقوں' محبوں اور چاہنے والوں کو آنکھ' کان اور دانتوں کی تکلیف میں مبتلا نہ کرنا۔ ان کو ان عوارض سے محفوظ و مامون رکھنا۔ مجھے ظالم آسمان سے اس قدر معمولی گلہ نہیں ہے۔ جو گریہ (رونے دھونے) سے ہنس ہنس کر کہا جا سکے بلکہ میرا گلہ اور غم تو اس سے سوا ہے۔ جو صرف اور صرف تیرے فضل و کرم ہی سے دور ہو سکتا ہے۔

حضرت غوث الاعظمؒ فرماتے ہیں۔۔

ہم فقیرم ہم غریبم بیکس و بیمار ہم یک قدح زاں شربت دار الشفاء دارم امید

سعدیؒ کہتے ہیں۔۔

خداوندا! مارا نظر کن بجود کہ جرم آمد از بندگاں در وجود

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۲۲)

اے شعلہ طور' طور پرنور ازتو   وے مست بہ نیم جرعہ منصور ازتو
در ہر شہر جہاں جہاں' سوز ازتو   مے از تو' مست از تو مخمور ازتو

اے کوہ طور پر تجلی ڈالنے والے! طور تیری ہی تجلی سے پرنور ہوا اور تیرے ہی بادہ نور کے نصف گھونٹ سے منصور مست و بیخود ہو گیا۔

دنیا بھر کے شہروں میں تیری ہی آتش الفت کی آگ لگ رہی ہے۔ شراب (محبت حقیقی) عطا کرنے والا اور مست و بیخود کرنے والا تو ہی ہے۔

اے اللہ تعالیٰ! کوہ طور تیری ہی تجلی سے روشن اور پرنور ہوا اور موسیٰ علیہ السلام کو تیری زیارت نصیب ہوئی۔ اور حضرت شاہ منصور رحمۃ اللہ علیہ تیری ہی نوری شراب (شراب معرفت) کا نصف گھونٹ پی کر مست و مخمور ہو گیا اور تیری رضا کے حصول کی خاطر سوئے دار چلا گیا۔

تمام جہان میں تیرے ہی عشق کی حرارت اور گرمی ہے' تمام دنیا تیری محبت کی اسیر اور دیوانی ہے کیونکہ حقیقی محبت' ذوق و شوق اور کیف و سرور عطا کرنے والی صرف تیری ہی ذات ہے۔ تو پھر مجھ پر بھی کرم فرما اور مجھے شراب معرفت کے جام سے نواز دے۔

حضرت غوث الاعظمؒ فرماتے ہیں۔۔

ہم فقیرم ہم غریبم بیکس و بیمار ہم   یک قدح زاں شربت دار الشفاء دارم امید

مولانا جامیؒ کہتے ہیں۔۔

اے در ہوائے مہر تو ذرات کائنات   واقف نہ از کما ہی ذات تو ہیچ ذات

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۲۳)

(رات کو سوتے وقت پڑھنی چاہیئے)

اے فضل تو دستگیر من دستم گیر حیران شدہ ام زخویشتن دستم گیر
تاچندکنم توبہ و تاکے شکنم! ای توبہ دہ و توبہ شکن دستم گیر

فرماتے ہیں کہ اے مولا کریم! تیرا ہی فضل میرا دستگیر ہے۔ ہر کام کا سرانجام پانا تیرے ہی فضل پر منحصر ہے۔ اس لئے اے رب کریم! میری دستگیری فرما۔ میں اپنے آپ سے حیران ہوں یعنی میں اپنے نفس سے' اپنے وجود سے' اپنے وجود کی ساخت سے یا کارخانہ قدرت کو دیکھ کر یا مناظر کائنات عالم کی دید سے یا واقعات عالم کے مشاہدہ سے یا دنیا و مافیہا اور قدرت کے عجائبات اور الوان نعمت کو دیکھ کر حیران ہوں اور دریائے حیرت میں مستغرق ہوں۔ اس حیرانی سے مجھے نجات دلانے کے لئے اے میرے رب! میری دستگیری فرما۔ اور اپنے فضل و کرم سے اس کارخانہ قدرت اور عجائبات کائنات کی ماہیت اور حقیقت میرے دل پر روشن اور آشکار کردے۔ اور میری حیرانی کو دور کردے۔

اے خداوند ذوالجلال! میں کب تک توبہ کرتا رہوں اور توڑتا رہوں۔ اے توبہ (رجوع) کی توفیق عطا کرنے والے' توبہ توڑنے والے کی دستگیری فرما' تاکہ ایک بار توبہ کرنے کے بعد پھر توبہ کو نہ توڑوں۔

حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ ہم "فضلی" ہیں۔ اس لئے اس رباعی میں بھی ارشاد فرماتے ہیں' اے مولا کریم! چونکہ تو نے مجھ کو اپنے دربار میں "فضل" کے راستہ سے بلایا ہے۔ اس لئے اپنے "فضل" ہی سے میری دستگیری فرما۔ کیونکہ تو ہی توبہ کی توفیق عطا کرنے والا اور توبہ کو قائم رکھنے والا ہے اور تو ہی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

مجھے حیرانی اور حیرت کے دریا سے نجات دلانے والا ہے۔ ہر کام کی توفیق کا انحصار تیرے ہی "فضل" پر ہے۔ اور حیرت و حیرانی سے نجات کا مدار بھی تیرے ہی "فضل" پر ہے۔ ؎

بخش دے میرے گناہ گنہگار سمجھ کر   میں گناہ کرتا رہا تجھے غفار سمجھ کر
تیرے آستاں پہ آئے تیری یاد کھینچ لائی   ہے دعا رہے سلامت تیرے در سے آشنائی

خواجہ حافظ شیرازیؒ فرماتے ہیں۔ ؎

آبروی رود اے ابر خطا پوش ببار   کہ بدیوان عمل نامہ سیاہ آمدہ ایم
فقیر خستہ بہ درگاہت آمدم رحمے   کہ جز ولائے تو ام نیست ہیچ دستاویز

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۲۴)

فریاد ازاں روز زماجاں طلبند! مارا .بمیان خاک مہماں طلبند!
آئند فرشگاں باہیبت و جنگ اما بزبان حال مہماں طلبند!

اے اللہ! میں اس دن کی فریاد کرتا ہوں جس دن فرشتہ میری جان لینے آئے گا اور مجھے بطور مہماں خاک کے درمیاں طلب کیا جائے گا۔ یعنی میری جان قبض کرنے کے بعد مجھے قبر میں رکھا جائے گا۔ وہ دن بڑا خطرناک ہے اور میں اس دن سے فریاد کرتا ہوں۔

قبر میں جہاں بطور مہماں طلب کیا گیا وہاں خوفناک فرشتے بہ ہیبت جنگ آئیں گے اور میرے دین و ایمان کی نسبت سوال کریں گے اور نیز نکرین شبیہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام پیش کر کے سوال کریں گے۔ ماتقول فی حق هذا الرجل۔ مگر زبان حال سے بظاہر مہماں بنا کر لے جائیں گے اور سخت سے سخت آزمائش اور امتحان لیں گے۔ وہ دن بڑا خطرناک ہے۔

اے مولا! میں اس دن سے محفوظ و سلامت رہنے کی فریاد کرتا ہوں (گویا نزع' قبر اور سوالات قبر سے محفوظ رہنے کے لئے خدا سے فریاد کرتے ہیں۔) اے رب جلیل! اس دن تو اپنی رحمت اور فضل و کرم سے محفوظ و مامون فرما۔

حافظ شیرازیؒ نے کہا ہے۔؎

روزنامہ سیاہ نترسم کہ روز حشر بافیض لطف او صدازیں نامہ طے کنم

حضرت سعدیؒ کہتے ہیں۔؎

دراں تنگی کرما باشیم و آہے زلطف خود بما بکشائی راہے
ازاں رہ خواں سوئے درگاہ مارا بہ ایماں بربروں ہمراہ مارا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۲۵)

یا سر تو ہر سوختہ رازے دارد   با راز تو ہر بندہ نیازے دارد
اے قادر ذوالجلال نامید مکن   آنکس کہ بدر گہت نیازے دارد

اے خداوند کریم! ہر وہ شخص جو تیرے عشق و محبت کی آگ میں جلا ہوا ہے، اس کے راز محبت کا صرف تجھ کو ہی علم ہے۔ ہر شخص (بندے) کو تیرے راز سے نیازمندی کا تعلق ہے یعنی جس بندہ کو تو نے اپنا راز بتایا ہے اس کے اس راز کے ساتھ صرف نیازمندانہ اور عاجزانہ تعلقات ہیں۔

اے قدرت والے، جلال والے مولا! اس شخص کو مایوس و نامراد نہ کر جو تیری بارگاہ میں عجزو نیازمندی سے حاضر ہوتا ہے۔ جس کو تو نے اپنے فضل و کرم سے اسرار قدرت کا علم عطا کیا ہے، اس کی عجزو انکساری و نیازمندی سے ہی عطا کیا ہے۔

بندہ تو گنہگار ہے، رحمٰن ہے مولا   بندے پر کرم کرنا تیری شان ہے مولا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۲۶)

ازلطف تو ہیچ بندہ نومید نشد مقبول تو جز مقبل جاوید نشد
مہرت بکدام ذرہ پیوست دمے کاں ذرہ بہ از ہزار خورشید نشد

اے مولا کریم! تیرے لطف و کرم سے کوئی بندہ مایوس اور ناامید نہیں ہے۔ تیرا لطف تمام بندوں پر ہمیشہ جاری ہے۔ جس کو تو نے قبول کر لیا اس کو قبولیت جاوید حاصل ہو گئی۔ تیرا مقبول کبھی مردود نہیں ہوتا۔ جس ذرہ پر تیرے الطاف و کرم کے آفتاب نے ایک لحہ بھر پیوستگی کی یا جس ذرہ کے ہمراہ تیری محبت نے دم بھر پیوستگی کی وہ ذرہ ہزارہا خورشید (سورج) سے زیادہ روشن ہو جاتا ہے۔

سرمد شہید کہتے ہیں۔ ؎

ہر کس کہ بلطف و کرمت دیدہ کشود لطف و غضب غیر نداند موجود
مردود تو ہیچ جا گردد دو مقبول مقبول تو ہیچ گہ نگردد مردود

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۲۷)

من بندۂ عاصیم رضائے تو کجا ست   تاریک دلم نور و صفائے تو کجاست
مارا تو بہشت گر بطاعت بخشی   این بیع بود لطف و عطائے تو کجاست

اے مولا کریم! میں تو گنہگار بندہ ہوں اور تیری رضا پر راضی رہا ہوں۔ آج تیری رضا کہاں ہے۔ میرا دل سیاہ ہو رہا ہے' نور و صفائی سے میری مدد فرما۔ اگر تو نے مجھے بہشت میری طاعت و عبادت کے عوض عطا کیا تو وہ لطف و کرم نہ ہو گا بلکہ وہ تو بیع بعوض طاعت و عبادت ہو گی۔ (یہ راز و نیاز عارفانہ و محبوبانہ ہے جو مقبولان بارگاہ ایزدی کے شایان شان ہوتا ہے۔)۔

عصیاں میرے بڑے ہیں کہ رحمت تیری بڑی   محشر میں یہ سوال خدا سے کریں گے ہم

اے رب جلیل! میں بے شک گنہگار اور سیاہ کار ہوں لیکن ہوں تیرے در کا گدا۔ مجھے اپنی بارگاہ سے مایوس و نامراد نہ کر۔ بقول حافظ شیرازیؒ۔

گدائے کوئے شمائیم و حاجتے داریم   روا مدارکہ محروم ز آستاں بردیم

کسی اور شاعر نے کہا ہے۔

برآستان تو ہر کس رسید مطلب یافت   روا مدارکہ من ناامید برگردم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۲۸)

(برائے دفع تپ)

ای درصفت ذات تو حیراں کہ ومہ وزہر دوجہاں خدمت درگاہ تو بہ
علت تو ستانی و شفاہم تو دہی یارب تو بہ فضل خویش بستان وبدہ

اے مولا کریم! تیری ذات کی صفت و ثنا میں ادنیٰ و اعلیٰ اور امیرو غریب سب حیران ہیں۔ اور تیری ہی درگاہ کی خدمت دونوں جہانوں کے ملنے سے بہتر ہے۔ تو ہی بیماری کو دور کرنے والا اور تو ہی شفا دینے والا ہے۔ اے خداوند! تو اپنے فضل سے بیماری دور کر کے شفا عطا کر۔

اے اللہ! سب امیر و غریب حیران ہیں کہ وہ تیری پاکیزگی، تعریف اور حمد کیسے کریں کیونکہ تیری تعریف کے لئے ان کے پاس الفاظ ہی نہیں ہیں۔ تیری پاک ذات ان کے تخیل، سوچ اور فکر سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے۔ اور تیری بارگاہ کی خدمت ان کے لئے کونین کی دولت سے بہتر ہے، ہفت اقلیم کی بادشاہی سے اولیٰ ہے۔

یارب! تو ہی بیماری کو دور کرنے والا ہے، تو ہی شفا دینے والا ہے، تو ہی شافی الامراض ہے۔ تو اپنے فضل و کرم، رحمت کاملہ اور مہربانی سے بیماری کو دور فرما کر شفا و تندرستی عطا کر۔

حضرت فخرالدین عراقیؒ کہتے ہیں۔

دل پر درد را درماں تو باشی شفاء جان بیمارم تو باشی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۲۹)

ای سر تو در سینہ ہر کس راز   پیوستہ در رحمت تو برہمہ کس باز
ہر کس بدرگاہ تو آید بہ نیاز   محروم ز درگاہ تو کے گردد باز

اے مولا کریم! تیرا بھید ہر شخص کے سینہ میں بطور راز پوشیدہ ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ الانسان سری (انسان ہمارا بھید ہے۔) گویا ہر شخص کے سینہ میں تیری معرفت کا راز موجود ہے۔ تیری رحمت کا دروازہ ہمیشہ تمام لوگوں کے لئے کھلا رہتا ہے یعنی ہر وقت تیری رحمتیں تمام مخلوق پر نازل ہوتی رہتی ہیں۔

جو کوئی عجز و نیاز سے آپ کی درگاہ عالی میں آتا ہے وہ کبھی تیری درگاہ سے محروم و مایوس نہیں جاتا بلکہ کامگار و فائز ہو کر جاتا ہے۔ جب بھی تیرا گنہگار بندہ عاجزی و انکساری اور دلسوزی کے ساتھ تیری بارگاہ عالی میں ندامت کے آنسو بہاتا ہے تو تیری رحمت اسے فوراً اپنے دامن میں لپیٹ لیتی ہے۔

حضور دوست کچھ صورت نہ تھی عرض تمنا کی   مگر دل کا فسانہ کہہ گئی آنکھوں کی نمناکی
نگاہوں کا کہا سب حال اشکوں نے عیاں ہو کر   میری آنکھوں سے حسرت پھوٹ نکلی داستاں ہو کر
پھر اس کی شان کریمی کے حوصلے دیکھے   گناہگار یہ کہہ دے کہ گناہگار ہوں میں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۳۰)

اے روئے تو عالم آرائے ہمہ   وصل تو شب و روز تمنائے ہمہ
گر باد گراں بہ زمنی وائے بمن   گر باد گراں ہچو منی وائے ہمہ

اے محبوب حقیقی! تیرا خوبصورت چہرہ تمام عالم کو زیب و زینت عطا کرنے والا ہے۔ اور شب و روز تمام انسانوں کو تیرے ہی وصل کی تمنا ہے۔ اگر دوسروں سے تیرا سلوک مجھ سے بہتر ہے تو میرے لئے باعث افسوس ہے۔ اور اگر تمام لوگوں سے ویسا ہی سلوک ہے جیسا کہ مجھ سے ہے تو سب کے لئے قابل افسوس ہے۔

یعنی اے اللہ تعالیٰ! تمام جہان کو زیب و زیبائش بخشنے والی تیری ہی ذات ہے۔ اور رات دن تمام مخلوق کو تیری دید' تیری زیارت اور تیرے وصل ہی کی تمنا دامنگیر رہتی ہے۔ ہر شخص کے دل میں تیرے وصل کی تمنا انگڑائیاں لیتی رہتی ہے' بے چین کرتی رہتی ہے۔

اے مولا! اگر میرے گناہوں کی وجہ سے میرے ساتھ تیرا سلوک وہ نہیں ہے جو دوسرے لوگوں کے ساتھ ہے تو میرے لئے انتہائی افسوسناک امر ہے لیکن اگر دیگر تمام لوگوں سے تیرا سلوک مجھ جیسا ہی ہے تو پھر یہ سب کے لئے قابل افسوس ہے۔

مطلب یہ ہے کہ تو اپنے فضل و کرم سے ہمیں ظاہری و باطنی لحاظ سے محفوظ و مامون فرما' ہمارے گناہوں کی وجہ سے بے التفاتی نہ فرما۔ ہمارے گناہوں کو نہ دیکھ بلکہ اپنی رحمت کو دیکھ کہ تو رب اللعالمین ہے۔ اور تیرا محبوب ﷺ رحمتہ اللعالمین ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۳۱)

اے در دونفس صدگناہ ازمن دیدہ　　وزحلم و کرم پردۂ من نہ دریدہ
اے من کہ زہرچہ عالم بتر است　　اے حلم تو ازمن بتر امرزیدہ

اے مولا کریم! تو نے میری دو سانسوں میں مجھ سے سو گناہ سرزد ہوتے دیکھے۔ اے حلیم، اے کریم مولا! تو نے میری ستر پوشی کی اور اپنے کرم سے پردہ دری نہ کی۔ میں وہ ہوں جو تمام دنیا سے برا ہوں مگر اے اللہ! تیرے حلم و کرم نے تو مجھ سے بھی زیادہ گنہگاروں اور سیاہ کاروں کو معافی عطا کی اور بخش دیا۔ اے مولا کریم! میں بھی تیری رحمت اور بخشش کا امیدوار ہوں۔

سعدیؒ فرماتے ہیں۔

خداوند بخشندہ و دستگیر　　کریمے خطا بخش و پوزش پذیر

اثر صہبائیؒ نے کہا ہے۔

؎ میری غفلتوں کی بھی حد نہیں تیری رحمتوں کی بھی حد نہیں
نہ مری خطا کا شمار ہے نہ تری عطا کا شمار ہے

حضرت گرامیؒ کہتے ہیں۔

؎ عصیان ما و رحمت پروردگار ما
ایں را نہایتے ست نہ آنرا نہایتے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۳۲)

(برائے کشائش حاجات)

اے آنکہ برآرندہ حاجات توئی   ہم قاضی و کافی المہمات توئی
سردل خویش راچہ گوئم باتو   چوں عالم السروالخفیات توئی

اے مولا کریم! تو ہی تمام حاجتوں کا پورا کرنے والا ہے اور تمام مہمات کا فیصلہ کرنے والا اور اتمام مہمات عالیہ کے لئے تو ہی کافی ہے۔ میں تیری بارگاہ عالیہ میں اپنے دل کا راز کیا ظاہر کروں جبکہ تو تمام رازوں اور مخفی باتوں کو جاننے والا ہے۔ تجھ پر سب کچھ آشکار اور ظاہر ہے۔ تو علیم و بصیر ہے۔ پھر مجھے اپنے راز دل تیری بارگاہ میں عرض کرنے کیا ضرورت ہے۔

حافظ شیرازیؒ کہتے ہیں۔۔

احد اسامع برتو المناجاتی صمدا کافی المہماتی!
ہیچ پوشیدہ برتو پنہاں نیست عالم السرو الخفیاتی!
حاجت خویش از توی خواہم زانکہ قاضی الحاجاتی!

اے باری تعالیٰ! تیری ذات علیم ہے اس لئے عرض راز کی کیا ضرورت، تو ہی تمام مہمات کے لئے کافی ہے۔ اور تمام حاجات کو پورا کرنے والا ہے۔ اس لئے تو خود ہی اپنی کریمی درحیمی سے کرم و رحم فرما، میری حاجت روائی کر اور حل مشکلات فرما۔

سعدیؒ کہتے ہیں۔۔

تو دانی ضمیر زباں بستگاں   تو مرہم نہی بر دل خستگاں

عراقیؒ کہتے ہیں۔۔

اگر نام تو گویم ورنہ گویم   مراد ازجملہ گفتارم، تو باشی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۳۴)

آمد بہ درت امیدوارے کورا نبود بجز تو یارے
محنت زدہ نیاز مندے غفلت زدۂ گنہگارے

اے مولیٰ کریم! اے ساترالعیوب! اے سبکی امیدیں برلانے والے! تیرے دروازے پر ایک امیدوار آیا ہے جس کا تیرے سوا کوئی مددگار نہیں ہے، مصیبت زدہ ہے ایک نیازمند۔ شرمندہ اور گنہگار اور عاجز ہے۔ تیرے سوا کوئی اس کا یارومددگار نہیں ہے۔ تیرے دروازہ پر امید لطف و کرم سے آیا ہے اور مستحق رحم و کرم ہے۔

ع کہ مستحق کرمت گنہگارانند

سعدیؒ کہتے ہیں۔

بلطفم بخواں یا مراں ازدرم ندارد بجز آستانت سرم

زمانہ چھوٹ جائے تیرا میخانہ نہ چھوٹے گا
کہ ساقی تیرے میخواروں کو غداری نہیں آتی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۳۴)

ای آنکہ .بملک خویش پائندہ توئی وزظلمت شب صبح نمائندہ توئی
کارمن بیچارہ قوی بستہ شدہ بکشائے خدایا کہ کشائندہ توئی

اے مولا کریم! تو ہی اپنے ملک میں قائم اور باقی ہے اور رات کی تاریکی کے بعد ظہور صبح تیری ہی مہربانی سے ہوتا ہے یعنی دکھ کے بعد سکھ، رنج کے بعد راحت، تنگی کے بعد فراخی عطا کرنے والی تیری ہی ذات پاک ہے۔ مجھ عاجز، بیکس اور بیچارہ کا کام سخت بند ہو گیا ہے، میری تکلیف اور مصیبت کی حد ہو گئی ہے۔ بار غم و رنج نے کمر توڑ دی ہے اور کام اس طرح سے بند ہو گیا ہے کہ اس کا چلنا مشکل نظر آتا ہے۔

اے میرے مولا! میرے خدا! تو اپنی رحمت، لطف اور جودو نوال سے اس کار بستہ کو کھول دے کیونکہ تمام بندشوں کو کھولنے والا تو ہی ہے۔ تیرے ہی کرم، مہربانی اور نوازش سے تمام تکالیف رفع ہو کر، دشواریاں دور ہو کر، مصائب کی آندھیاں کھل کر، شب کی تاریکیاں اور غم و رنج کی اندھیریاں کافور ہو کر دل کو اطمینان اور تسلی نصیب ہوتی ہے۔

حضرت سعدیؒ کہتے ہیں۔۔

خداوندے چنیں بخشندہ داریم کہ باچندیں گنہ امید واریم
کہ بکشاید درے کایزد بہ بندد بیا ماہم دریں درگہہ بزاریم
خدایا گربخوانی ور برانی جز انعامت درے دیگر نداریم
سر افرازیم اگر بہ بندہ بخشی وگرنہ از گند سر برنداریم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۳۵)

(برائے آسانی سوال قبر)

یارب بعلیؓ ابن طالبؓ و آل　　آں شیر خداوند جہاں جل و جلال
کا ندرسہ محل رسی بفریاد ہمہ　　اندر دم نزع و قبرو ہنگام سوال

اے خداوند قدوس! حضرت علی شیر خدا ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور ان کی آل پاک کے صدقے تین مقامات پر میری مدد فرمانا۔ (۱) نزع کے وقت' (۲) قبر میں داخل کرنے کے وقت اور (۳) بوقت سوال نکریں۔

کیونکہ یہ مقامات بہت مشکل ہیں۔ امیر مینائیؒ فرماتے ہیں۔۔

یارب جسم میں جب تک میری جان رہے　　تیرے صدقے اور تیرے حبیبؐ کے قربان رہے
کچھ رہے یا نہ رہے لیکن اے امیر　　نزع کے وقت سلامت میرا ایمان رہے

اے اللہ تعالیٰ! مجھے نزع' قبر اور نکریں کے سوالات کے موقعہ پر کامیاب کرنا۔ میں تجھے حضرت علی المرتضیٰؓ اور ان کی آل پاک کا واسطہ دے کر رحم کی بھیک مانگتا ہوں کہ میری تقصیریں معاف فرما دے اور تمام مشکلیں آسان کر دینا۔ حافظ شیرازیؒ کہتے ہیں۔۔

یارب از ابر ہدایت برساں بارانی　　پیشتر زانکہ چوگردے زمیاں برخیزم

سعدی شیرازیؒ فرماتے ہیں۔۔

دروقت نزع جانم گویا بکن زبانم　　تاکلمہ را بخوانم تو رحم کن رحیما
ازتن رود چو جانم بستہ شوزبانم　　بیچارہ چوں بجانم تو رحم کن رحیما
درگور چوں بمانم تنہا چو بیکسانم　　ہر دم ترا بخوانم تو رحم کن رحیما
یارب بحق مرداں گورم فراخ گرداں　　ازفضل تاقیامت تو رحم کن رحیما

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۳۶)

اے شیر خدا امیر حیدر فتحے وے قلعہ کشائے درخیبر فتحے
درہائے امید بر رخم بستہ شدہ اے صاحب ذوالفقار و قنبر فتحے

اس رباعی میں حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ نے امیرالمومنین اسد اللہ الغالب حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے امداد طلب کی ہے۔ فرماتے ہیں۔

اے شیر خدا! اے حیدر کرار! میرے لئے امداد کے دروازے کھول دے۔ اے خیبر کا قلعہ فتح کرنے والے! مجھے بھی فتح کرا دو۔ میری امید کے دروازے مجھ پر بند ہو گئے ہیں۔ اے صاحب ذوالفقار و قنبر! میری امیدوں کے دروازے مجھ پر کھول دو اور مجھے فتح و نصرت عطا کرو۔ (آپ کے غلام کا نام قنبر تھا۔)

حکیم الامت علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں۔۔

جہاں سے پلتی تھی اقبال روح قنبر کی ہمیں بھی روزی ہے ملتی اسی خزینے سے
ہمیشہ ورد زباں ہے علیؓ کا نام اقبال کہ پیاس روح کی بجھتی ہے اس نگینے سے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی
(۳۷)

یارب برساں تومرا روئے غائب را ۔ فرزند علیؓ ابن ابی طالبؓ را
از دوری او ہمیشہ درفریادم ۔ مانند سگے دلم رغد کند صاحب را

اس رباعی میں حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ نے سید الشہیدا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی زیارت کی دعا کی ہے۔ فرماتے ہیں۔

اے اللہ تعالیٰ! مجھے فرزند علیؓ ابن ابی طالبؓ یعنی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی زیارت نصیب فرما۔ مجھے ان کی زیارت نہ ہونے سے سخت مشکل ہے، میں دردو فراق کے مصائب برداشت کر کے تھک گیا ہوں۔ ان کا پرنور چہرہ جو میری نظروں سے غائب ہے تو مجھے اس کی زیارت کرا دے۔ اس شرف سے مشرف فرما۔ میں ان کی جدائی اور ہجر میں ہمیشہ فریاد کناں رہتا ہوں، آہ و زاری کرتا رہتا ہوں اور کتے کی طرح میرا دل ان کے لئے رغبت کرتا ہے یعنی جس طرح کتا اپنے مالک کا وفادار ہوتا ہے اور مالک کو دیکھ کر اپنی دم ہلاتا ہے۔ میں بھی کتے کی طرح اپنے مالک یعنی امام حسینؓ کی زیارت کے لئے محبت رکھتا ہوں۔ اب مزید غم و فراق میرے لئے ناقابل برداشت صورت اختیار کر گیا ہے۔ لہٰذا تو مہربانی فرما اور اس پرنور چہرے کے دیدار سے میری آنکھوں کو پرنور اور دل کو پُر سرور بنا دے۔

حافظ شیرازیؒ کہتے ہیں۔

بیا جاناں منور کن ز رویت مجلس مارا ۔ کہ در پیشت غزل خوانیم و درپایت سراندازیم
اب نزع کی تکلیفیں برداشت نہیں ہوتیں ۔ تم سامنے آ بیٹھو نکلے باسانی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی
(۳۸)

یارب بمحمدؐ و علیؓ و زہرا یارب بحسینؓ و حسنؓ و آل عباؓ
ازلطف برآر حاجتم در دوسرا بے منت مخلوق ما علی الاعلی

اے میرے پرودگار! بہ طفیل سید الانبیاء والمرسلین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ اور بہ طفیل اسد اللہ الغالب علی کرم اللہ تعالیٰ اور سیدۃ النساء حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ اے رب بصدقہ شہزادگان کونین سیدنا امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما و بہ طفیل آل سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ' دارین کی حاجت اپنی مہربانی اور فضل و کرم سے پوری کر۔ مخلوق کی منت و احسان کے بغیر میرے لئے جو کچھ اعلیٰ سے اعلیٰ ہے میسر فرما۔

اے اللہ! میں نے اتنے واسطے اس لئے دیئے ہیں کہ میں جانتا ہوں۔ کہ

بیدم یہی تو پانچ ہیں مقصود کائنات
خیرالنساءؓ حسینؓ و حسنؓ مصطفےؐ علیؓ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۳۹)

(برائے تسخیر قلوب)

یا حیدرؓ شہوارے وقت مدد است   پارندۂ ہشت و چار وقت مدداست
کارے عجبے فتادہ درپیش مرا   یاصاحب ذوالفقار وقت مدداست

اے حیدر کرار! اے شہسوار! مدد کا وقت ہے۔ ہشت و چار کو زیرو زبر کرنے والے! مدد کا وقت ہے۔ مجھے عجیب مصیبت پڑ گئی ہے۔ اے صاحب ذوالفقار! امداد کا وقت ہے۔

اے حیدر کرار علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہادری' بزرگی اور شہسواری بخشی ہے۔ آپ نے اپنے زور بازو سے تمام جہان کو زیر (فتح) کیا ہے' مشکلوں اور پریشانیوں کو دور کیا ہے۔ میں بھی ایک مصیبت میں گرفتار ہو گیا ہوں۔ بہت پریشان' ہراساں اور ترساں ہوں۔ اے صاحب ذوالفقار! (ذوالفقار وہ تلوار ہے جو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مرحمت فرمائی تھی۔) جس طرح تو نے میدان جنگ میں کفار کے چھکے چھڑا دیئے تھے' میری بھی مدد فرمایئے اور مصائب و آلام سے نجات دلایئے۔

حکیم الامت اقبالؒ فرماتے ہیں۔۔

بانوئے آں تاجدار ھل اتی   مرتضیٰؓ مشکل کشا شیر خدا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی
(۴۰)

غمناکم و ازپیش تو باغم نروم   جزشادو امیدواروخرم نروم
از درکہ رسم چوں تو کریمے ہرگز   نومید کسے نرفت من ہم نروم

اے اللہ تعالیٰ! اے مالک دو جہاں! میں غمناک ہوں مگر تیرے حضور حاضر ہو کر غمگین واپس نہیں جاؤں گا کیونکہ تیرے دربار میں حاضری سے فرحت و انبساط حاصل ہوتی ہے۔

سوائے خوش و خرم اور امیدوار مسرت کے نہ جاؤں گا۔ تیرے جیسے کریم کے دروازہ سے کبھی کوئی ناامید نہیں گیا۔ میں بھی مایوس و محروم نہیں جاؤں گا۔ کہاں اور کس کے دروازے پر جاؤں کیونکہ رحم و کرم اور رحیم و کریم سے مایوسی کفر ہے۔

حافظ شیرازیؒ فرماتے ہیں۔ ؎

گدائے کوئے شمائیم و حاجتے داریم   روا مدار کہ محروم از آستاں بردیم

شیخ عطارؒ کہتے ہیں۔ ؎

بحر الطاف تو بے پایاں بود   ناامید از رحمتت شیطاں بود

کسی اردو شاعر نے کہا ہے۔

؎ تمہاری چشم کرم کا فقط سہارا ہے
وگرنہ کون جہاں میں کہو ہمارا ہے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۴۱)

(برائے فراخی رزق)

اے آنکہ تو دادہ بگل نکہت و رنگ　　فیروزہ بکان، دربصدف لعل بسنگ
روزی خورتست گبرو ترسا و فرنگ　　رزاق توئی در رزق ماچیست درنگ

اے مولا کریم! تو نے ہی تو پھول کو خوشبو اور رنگ عطا فرمایا ہے' تو نے ہی تو کان کو فیروزہ' سیپ کو موتی اور پتھر کو لعل عطا کیا ہے۔ آتش پرست' یہودی اور عیسائی تمام تیرے ہی خوان کرم کے ریزہ خوار ہیں۔ جب تو ہی تمام جہان کا رزاق مطلق ہے تو پھر میرے رزق میں تاخیر یا دیر کی کیا وجہ ہے؟

اے اللہ! جب تو ہی ہر شے کا مالک و خالق ہے' ہر چیز کو تو نے ہی آرائش و زیبائش اور رنگ و نور بخشا ہے' کفار غیر مسلموں پر بھی تیری رحمت کا نزول ہے' ہر ذی روح کو تو روزی سے نوازتا ہے حتیٰ کہ پتھر میں کیڑے کو بھی رزق بہم پہنچاتا ہے تو پھر مجھ عاصی گنہگار کے رزق میں تاخیر کا سبب کیا ہے' دیر کی وجہ کیا ہے؟ بقول اقبالؒ ۔

رحمتیں تری ہیں اغیار کے کاشانوں پر　　برق گرتی ہے تو بیچارے مسلمانوں پر

اے خداوند قدوس! تو اپنے فضل و کرم سے مجھ پر رزق کے دروازے کھول دے۔

ع　الٰہی غنچہ امید بکشا

کسی فارسی شاعر نے کہا ہے۔

بر آستان تو ہر کس رسید مطلب یافت　　روا مدار کہ من نامید گردیدم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۴۲)

(برائے شفادر بیماری)

یک بار دگر تازہ کن و جانش بخش　　بر بندہ کافرو مسلمانش بخش
صدبار بلطف و کرمے بخشیدی　　ایں بار بطال چرا؟ میانش بخش

اے مولا کریم! ایک بار پھر اس کو تروتازگی عطا کر کے اس کی جان بخشی فرما۔ مسلمان اور کافر سب تیرے بندے ہیں ان کو لطف و کرم سے بخش۔ ازیں پیشتر اگر تو نے سو بار بھی ان پر اپنا فضل و کرم عطا اور مرحمت کیا ہے تو اس دفعہ یہ غلط کیوں ہو رہا ہے۔ اس بیماری کے درمیان سے بھی اس کی جان بخشی کر دے۔

اے باری تعالیٰ! تو رحمٰن ہے، رحیم ہے اور کریم بھی ہے۔ تو ہر ایک کے جرم و گناہ بخش دے اور اپنے فضل و کرم سے نواز۔ اور ہر بیمار کو شفا بخش کیونکہ تو ہی شافی الامراض ہے۔ تو ہمارے گناہوں کو نہ دیکھ بلکہ اپنی رحمت کاملہ کو دیکھ۔

؎ اس کشمکش میں دیکھئے ہوتا ہے کامیاب کون
میرے گناہ ادھر ہیں تو رحمت ہے ادھر تیری

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۴۳)

اے دل تو مطیع ہیچ فرمان نشدی وزجرم گناہ خود پشیمان نشدی
مفتی و فقیہہ و عالم و دانشمند ایں جملہ شدی ولے مسلمان نشدی

اے دل! تو نے اللہ تعالیٰ کا کوئی بھی حکم نہیں مانا ہے اور اپنے گناہوں کے جرموں سے پشیمان بھی نہیں ہوا ہے۔ تو مفتی' فقیہ' عالم و فاضل اور دانشمند سب کچھ بن گیا ہے مگر افسوس کہ تو مسلمان نہیں بن سکا۔

اے دل! جب تک تو اپنے علم و فضل کے نشے میں رہے گا معرفت خداوندی سے یکسر بے بہرہ رہے گا۔ آ میں تجھے ایک نقطہ بتاؤں کہ تو اپنی خودی کے لبادے کو اتار پھینک تاکہ تجھے معرفت کی محرومی سے نجات مل جائے۔

حافظ شیرازی کہتے ہیں۔۔

تافضل و علم بینی بے معرفت نشینی یک نکتہ ات بگویم خودرا مبیں کہ رستی

اقبال کہتے ہیں۔۔

چوی گوئم مسلمانو بلرزم کہ دانم مشکلات لا الہ را

زباں سے کہہ بھی دیا لا الہ تو کیا حاصل
دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی
(۴۴)

مفلسانیم آمدہ در کوئے تو شیئاً للّٰہ ازجمال روئے تو
دست بکشا جانب زنبیل ما آفریں برہمت بازوئے تو

اے محبوب ﷺ! ہم مفلس و غریب لوگ تیرے کوچے میں آئے ہیں۔ اللہ کے لئے اپنے چہرے کے حسن و جمال سے کچھ حصہ ہمیں بھی عطا فرما۔ ہماری زنبیل کی طرف اپنا ہاتھ کھول یعنی کچھ عطا فرما۔ تیرے بازو کی ہمت پر آفرین ہو۔

ہم غریب، حاجتمند اور محتاج لوگ تیرے کوچے، تیری گلی اور دروازے پر اس لئے حاضر ہوئے ہیں کہ تو ہماری نیازمندی پر ترس کھا کر خدا کے واسطے اپنے حسن و جمال سے ہمیں بھی کچھ عطا فرمائے۔

اے سخی! ہماری زنبیل کی طرف اپنا ہاتھ کھول، کشادہ کر اور ہمیں وافر مقدار میں خیرات سے نواز۔ تیرے بازو کی ہمت یعنی دل کھول کر صدقہ و خیرات دینے پر ہم تجھے خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

اقبالؒ فرماتے ہیں۔ ؎

بیا ساقی بگرداں جام مے را زمے سوزندہ ترکن سوزنے را
دگر آں دل بنہ درسینہ من کہ پیچم پنجہ کاؤس و کے را

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۴۵)

از ہیچکسی خویشتن بے خبرم   ازہیچ سگے بہ نیم الا بترم
ہر چند بحال خویش می نگرم   یک حبہ نیرزد زقدم تابسرم

میں اپنی ناقدری سے بے خبر ہوں، میں کسی کتے سے اچھا نہیں بلکہ بدتر ہوں، میں ہر چند اپنے حال پر غور کرتا ہوں، میں سر سے قدم تک ایک پائی (معمولی) بھی قدرو قیمت نہیں رکھتا۔

اے اللہ! میں بہت گنہگار اور سیاہ کار ہوں۔ اپنے گناہوں اور بداعمالیوں کی وجہ سے کتے سے بھی بدتر ہوں۔ کتے کی بھی کوئی حیثیت اور ہوتی ہے، اس کے گلے میں بھی مالک کا پٹہ ہوتا ہے مگر میں سرکشی کی وجہ سے پٹہ بھی نہیں ڈلوا سکا۔ اے اللہ! میری حیثیت وقعت کچھ بھی نہیں ہے۔ تو محض اپنے فضل و کرم سے ہی مجھے بخش دے کیونکہ میرا اعمالنامہ تو بالکل سیاہ ہے۔

روز حساب جب میرا پیش ہو دفتر عمل
آپ بھی شرمسار ہو مجھ کو بھی شرمسار کر   (اقبالؒ)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۴۶)

با شیرو پلنگ ہر کہ آویز کند باید کہ زتیغ فخر پرہیز کند
آہ دل درویش چو سوہان می داں گر خود نبرد برندہ راتیز کند

صوفیائے کرام خدا کے مقبول و پاک بندے اپنی روحانی طاقت سے اپنے اپنے علاقہ کے بادشاہ ہوتے ہیں۔ جس طرح جنگلوں میں شیر اور چیتے اپنے اپنے جنگل کے بادشاہ ہوتے ہیں۔ اور کوئی درندہ یا حیوان ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ لہٰذا جو شخص خدا کے (شیروں اور چیتوں) ان مقبولان سے الجھتا ہے' لڑائی کرتا ہے اس کو لازم ہے کہ وہ اپنے فخر کی تلوار سے پرہیز کرے اور ان کے سامنے اپنے آپ کو مفلس' بے مایہ اور ضعیف و کمزور ظاہر کرے۔ اور اپنی بہادری اور فخر کی تلوار سے پرہیز کرے۔

اس کو چاہئے کہ درویش کے دل کی آہ کو سوہان (ریتی) جانے جو کاٹنے والے اور چیرنے والے اوزار کو تیز کرتی ہے۔ اسی طرح درویش کے دل کی سرد آہ ہوتی ہے۔ وہ سرد آہ اگر خود نہ کاٹے گی تو کاٹنے والے برندہ (رندہ) کو تیز کرتی ہے۔ جو لوگ درویشوں کو ستاتے ہیں ان کا مقابلہ کرتے ہیں ان کو سمجھنا چاہئے کہ شکستہ دل درویش کی آہ اس لڑائی کرنے والے کو تباہ و برباد کر دے گی۔ حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔؎

منجنیق آہ مظلوماں بہ صبح! سخت گیرد ظالماں را درحصار
بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن اجابت از درحق بہر استقبال می آید

مظلوم کی آہ سے ہر وقت ڈر اور خوف کر کیونکہ جس وقت وہ دعا کرتا ہے' خدا کو پکارتا ہے تو بارگاہ ربی سے قبولیت اس کے استقبال کے لئے حاضر ہوتی ہے۔ ان کی دعا کو ان کی زبان سے کہنے سے ہی شرف قبولیت عطا ہو جاتا ہے۔ ان کی مشیت خدا کی مشیت ہوتی ہے۔ وہ جو کہتے ہیں خدا ویسا ہی کر دیتا ہے ان کی ایذا رسانی سے خدا کی طرف سے مقابلہ اور ایذا شروع ہو جاتی ہے۔؎

گفتہ او گفتہ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۴۷)

(برائے زخم چشم)

من دوش دعا کردم و باد آمینا تابہ شود آں دو چشم باد آمینا
گر چشم ترا چشم بداندیش رسید در چشم بداندیشم باد آمینا

یہ رباعی بیماری چشم کے دور کرنے کے لئے بطور دعا حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی ہے۔ اس کو پڑھ کر بزرگان اسلام دم کیا کرتے ہیں۔

فرماتے ہیں۔ میں نے کل دعا کی کہ اے مولا کریم! وہ دونوں آنکھیں تندرست ہو جائیں۔ اے مولا کریم! ایسا ہی کر۔ اگر تمہاری آنکھ کو دشمن کی آنکھ سے کوئی صدمہ پہنچا ہے تو وہ نظر لگنا یا صدمہ پہنچنا دشمن کی آنکھ کو ہووے۔

یعنی کل میں نے رب کریم کے حضور دعا کی کہ اے اللہ تعالیٰ! میرے محبوب کی دونوں بیمار آنکھوں کو تو اپنے فضل و کرم سے صحت و تندرستی عطا فرما۔ اگر محبوب کی آنکھ کو کسی بداندیش کی نظر بد کا اثر ہو گیا ہے، نظر لگ گئی ہے، صدمہ پہنچا ہے تو اے مولا کریم! وہ صدمہ پہنچنا یا نظر بد لگنا اس دشمن کی آنکھوں پر وارد ہو جائے اور میرے محبوب کو محفوظ و مامون رکھ۔ (آمین)

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۴۸)

پرورد ز نازونعمش دوست مرا بردوخت مرقعہ ازرگ و پوست مرا
تن خرقہ و جان من چوں صوفی عالم ہمہ خانقاہ شیخ اوست مرا

میرے دوست (رب کریم) نے مجھے نازو نعمت سے پرورش کیا۔ میرے لئے رگ و پوست یعنی چمڑا، بیرونی اور اندرونی رگ و عضووں سے ایک مرقعہ (گودڑی) سی دی ہے۔ میرا جسم ایک خرقہ کی مانند ہے اور میری جان اس میں صوفی کی طرح ہے۔ تمام جہان خانقاہ ہے اور وہی دوست میرا شیخ ہے جو عرفان اور حقیقت و ماہیت و حقائق اشیاء کی تعلیم دیتا ہے۔

صوفیائے کرام اپنے جسم کو عالم صغیر اور تمام جہان کو عالم کبیر سمجھتے ہیں۔ جو واقعات تمام عالم میں رونما ہوتے ہیں وہ ان کے اپنے جسم کے اندر ہی ظہور پذیر ہوتے رہتے ہیں۔ اور نیز بحکم من عرف نفسہ فقد عرف ربہ، صوفی کے لئے اس کا جسم خرقہ ہے اور جان یعنی روح صوفی ہے۔ اگر روح خویش کی شناخت ہو گئی تو بس خدا کی شناخت اور معرفت حاصل ہو گئی کیونکہ امر ربی (عالم امر) ہے اور روح کا اصل بحکم و نفخت سے مراد اسی اصل سے ہے۔ جس کے ساتھ داخل ہونے سے بقائے دوام حاصل ہو جاتی ہے۔ اس واسطے صوفی کی جان (روح) بوجہ ذاکر، شاغل اور خدا کی ذات میں تفکر کرنے کے صوفی مکمل ہے اور صوفی صافی کے لئے جس کا کسی خاص جگہ سے کوئی تعلق نہیں ہے، تمام جہان بدیں وجہ "ہمہ ملک ملک ماست کہ ملک خدائے ماست" خانقاہ (عبادت گاہ) ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۴۹)

برو اے باد دربستاں گذارا بگو آں سروقد شمشاد مارا

بہ تشریف قدوم خود زمانے منور کن خراب آباد مارا

اے باد صبا! براہ کرم اس باغ میں سے گزر کر جس میں میرا سروقد، شمشاد قد محبوب، تمام جہان سے خوبصورت محبوب اقامت گزین ہے، جلوہ افروز ہے اور بصد ادب اس کی خدمت میں اس عاجز کی طرف سے عرض کرو کہ کسی مبارک وقت میں میرے خراب آباد (ویران گھر) کو اپنی نورانی تشریف میمنت لزوم سے منور فرما۔

؎ اس طرف بھی آ نکل اے چاند کے ٹکڑے کہیں

میرے ویرانے میں بھی ہو جائے دم بھر چاندنی

اے محبوب! ذرا میرے ویران کدے میں تشریف لا تو سہی اور میرا ذوق و شوق دیکھ تو سہی۔ ہائے! حکیم الامت اقبالؒ نے کیا خوب کہا ہے۔

؎ مانا کہ تیری دید کے قابل نہیں ہوں میں

تو میرا شوق دیکھ مرا انتظار دیکھ

کسی پنجابی شاعر نے تو قلم ہی توڑ دیا ہے۔

؎ میں اکھیاں دا فرش وچھاواں

جنہیں راہیں تو لنگھیں سجناں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۵۰)

(برائے دفع دشمن)

زانجاکہ کمال جاہ جانانہ ماست عالم ہمہ درپناہ جانانہ ماست
ماراچہ ازیں کہ عالمے خصم شود پیش و پس ماسپاہ جانانہ ماست

میرے محبوب (مولائے حقیقی) کے جاہ و حشم، شان و شوکت اور جاہ و جلال کا کمال یہاں تک ہے کہ تمام عالم (دنیا) اسی کی پناہ میں ہے یا جس جگہ میرے محبوب کا کمال جاہ و جلال ہے جہاں تک میرے محبوب نے اپنے جاہ و جلال کا جلوہ فرمایا ہے یا دکھایا ہے۔ تمام دنیا میرے ہی محبوب کی پناہ میں ہو گئی۔ تمام دنیا کو سوائے میرے معشوق کے کسی جگہ پناہ نہیں ملی۔

؎ نہ کہیں جہاں میں اماں ملی جو اماں ملی تو کہاں ملی
میرے جرم خانہ خراب کو تیرے عفو بندہ نواز میں

ہم کو اس بات کا اندیشہ اور غم نہیں ہے کہ ایک جہان ہمارا دشمن ہو گیا ہے کیونکہ مولا کریم کی سپاہ ہمارے آگے اور پیچھے موجود ہے اور مجھے مولا کریم کی اس غیر مری سپاہ کی امداد مل جائے گی۔ جس جنودلم تروھا سے مولا کریم اپنے نیک بندوں کی پہلے امداد کرتا رہا ہے اور وہی فوج جاناں میرے آگے پیچھے چاروں طرف موجود ہے۔

خدائی امداد پر اس قدر یقین ہے اور محبوبیت خدا و رسول ﷺ پر یہاں تک ایمان ہے اور توکل و حفاظت خدا پر اعتماد کلی ہے۔ من کان اللہ کان للہ لہ۔ خدا اس کا مددگار اور معاون بن جاتا ہے جو اس کا ہو جاتا ہے۔ اس کے مقابلہ کی کسی کو طاقت نہیں ہوتی۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔ کہ

ع دوست اگر دوست بود ہر دو جہاں دشمن باد

اللہ ان کی قبر پر رحمت فرمائے استاد داغ نے کہا ہے۔

؎ تیری بندہ پروری ہفت کشور بخش دیتی ہے
جو تو میرا جہاں میرا عرب میرا عجم میرا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2015

رباعی

(۵۱)

خود رابشکن کہ بت شکستن ایں است
وزخود بگسل کہ زقید رستن ایں است
درگوشہ خاطر عزیزاں جا کن! درمذہب ماگوشہ نشستن ایں است

حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اپنی خودی اور انانیت کو توڑ کر ذات اصل کے ساتھ واصل ہو جاؤ کیونکہ اپنی انانیت اور خودی کو توڑنا ہی اصل بت شکنی ہے۔ خود پرستی اور خود ستائی سے رہائی حاصل کر' ان خیالات کے بت کو توڑ کہ اصل رہائی یہی ہے۔ اگر تو ان قیود کو توڑ دے گا تو پھر واصل باللہ ہو جائے گا۔ اسی کا نام ہے قید سے رہائی پانا۔

خدا کے عزیز اور مقبول و برگزیدہ بندے کے دل کی آنکھ میں ایک کونہ (ذرہ بھر جگہ) حاصل کرو۔ یعنی ایسے بنو کہ خدا کے مقبول بندہ کے دل میں تمہارے لئے جگہ ہو جائے اور وہ تم کو محبت کرے۔ اگر خدا کے مقبول بندے کے دل میں تو نے کوئی جگہ حاصل کر لی ہے تو بس تجھے گوشہ تنہائی نصیب ہو گیا۔ کیونکہ ہمارے مذہب میں کسی مقبول بندے کے دل میں جگہ حاصل کرنا ہی گوشہ نشینی (یعنی گوشہ تنہائی میں بیٹھ کر خدا کی عبادت کرنا) ہے۔

؎ مٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہیے
کہ دانہ خاک میں مل کر گل و گلزار ہوتا ہے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۵۲)

(برائے ہر مطلب)

سرتا سرے دشت خاور آں سنگے نیست   درہیچ زمین و ہیچ فرسنگے نیست
کزخون دل دیدہ دراں رنگے نیست   گر از غمت نشستہ دل تنگے نیست

ایک طرف سے دوسری طرف تمام دشت خاور میں کوئی ایسا پتھر نہیں ہے' نہ ہی کسی زمین یا کسی فرسنگ میں ایسا پتھر ہے کہ اس میں دل و دیدہ کے خون سے رنگ نہ ہو اور تیرے عشق و محبت کے غم میں دل تنگ نہ بیٹھا ہو۔

یعنی اے محبوب! میں تیرے ہجر و فراق میں' تیری یاد میں' تیرے غم میں اس قدر رویا ہوں کہ میری آنکھوں سے آنسو ختم ہو گئے اور پھر خون جاری ہو گیا۔ میرے خون کے آنسوؤں سے دشت و بیابان' زمین یا کسی فرسنگ میں بھی کوئی ایسا پتھر نہیں ہے کہ جس میں میرے دیدہ و دل کے خون کا رنگ نہ چڑھا ہو۔ اور تیرے غم میں دل تنگ' پریشان اور غمناک نہ ہو۔

خواجہ شیرازؒ کہتے ہیں۔

؎ چشم خونبار مرا خواب نہ درخور باشد
من لہ القتل دواء عجبا کیف نیام

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۵۴)

یارب تو زمانہ را وکیلے بفرست نمروداں راپشتہ چوفیلے بفرست
فرعون صفتاں بسے زبردست شدند موسیؑ و عصا و رودنیلے بفرست

اس رباعی میں حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ نے زمانہ کے لوگوں کی ناگفتہ بہ حالت کی نسبت فریاد کی ہے اور خدا کی بارگاہ سے التجا کی ہے کہ اے رب کریم! تو زمانہ میں کوئی اپنا وکیل بھیج جو غریبوں اور ناتوانوں کو اپنی پناہ میں لے اور جو لوگ سرکش' مغرور اور متمرد ہیں ان کے لئے ایسا مچھر بھیج جس نے نمرود کی ناک میں داخل ہو کر اس کو ہلاک کر دیا تھا اور جو ہاتھی جیسے حیوان کی ہلاکت کا باعث ہو جاتا ہے۔ ان نمرود صفتوں کی ہلاکت کے لئے مچھر بھیج دے تاکہ وہ ہلاک ہو جائیں اور کمزور و ضعیف اور نیک بندے ان کے ظلم و ستم سے محفوظ ہو جائیں۔

فرعون صفتاں (خدائی دعویٰ کرنے والے' متکبر اور مغرور) اللہ تعالیٰ کی خالقیت کا انکار کرنے والے اس کی ربوبیت سے منہ پھیرنے والے بڑے زبردست ہو گئے ہیں۔ ان کی تباہی و بربادی کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی صفت والا صاحب عصا بھیج اور کوئی رود نیل تیار کر جس میں سے وہ موسیؑ صفت تیرا بزرگ و برتر بندہ کمزور اور ضعیفوں کو پار کر دے اور ان فرعون صفتوں کو غرق دریا کر دے تاکہ یہ نمرود صفت اور فرعون صفت ہلاک و تباہ ہو جائیں اور تیرے نیک بندے آرام و آرائش سے زندگی بسر کریں اور تیری یاد کریں۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۵۴)

(برائے زخم ناسور)

اے دوست! زخم دل ما ناسور است　　از پائے فتادہ ام' منزل دور است
احوال خود از کسے چہ پنہاں داریم　　چوں زلف پریشانی ما مشہور است

اے دوست! اے محبوب! تیرے فراق میں میرے دل کا زخم ناسور بن گیا ہے۔ اور نہ صرف دل ہی ناسور سے زخمی ہے بلکہ پاؤں بھی چلنے سے عاری ہیں اور منزل بڑی لمبی اور دور ہے۔ اے دوست! میں اپنے احوال کو کس طرح کسی سے پوشیدہ رکھوں! جبکہ زلف محبوب کی طرح ہماری پریشانی تمام دنیا میں مشہور ہو گئی ہے۔

پنجابی میں کہاوت مشہور ہے کہ "عشق مشک چھپائیاں نہیں چھپدے تے شہریں وج گئے ڈھول۔"

؎ ہم تیرے عشق میں پاگل بنے سودائی بھی
اپنی تقدیر میں لکھی تھی یہ رسوائی بھی

حافظ شیرازیؒ کہتے ہیں۔

؎ غرور حسن اجازت مگر نہ داد اے گل
کہ پرسشے بکنی عندلیب شیدارا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۵۵)

غازی کہ پے شہادت اندر رگ و پوست   غافل کہ شہید عشق فاضل تر ازوست
فردائے قیامت آنکہ برانجامند   ایں کشتہ دشمن است آں کشتہ دوست

غازی وہ مرد مقبول ہوتا ہے جو خدا و رسول ﷺ کے دین کی خاطر اپنی جان قربان کرے۔ شہید عشق وہ مردِ کامل، مکمل عاشق ہوتا ہے جو محبوب ﷺ دوسرا، معشوق حقیقی کے عشق و محبت میں جان قربان کر دے۔

فرماتے ہیں کہ مردِ غازی اپنے جسم و جان سے رگ و پوست جسم سے شہادت کے لئے کوشش کرتا ہے اور وہ اس بات سے غافل اور بے خبر ہے کہ عشق و محبت مولا میں جان قربان کرنے والا اس سے افضل اور اعلیٰ و اشرف ہے۔ غازی خدا کے دین کی خاطر جان دیتا ہے۔ شہید عشق خاص محبت خدا میں جان قربان کرنے والا ہے اس لئے افضل ہے۔

کل قیامت کے روز ان کا اس طرح انجام ہو گا کہ غازی تو کشتہ تیغ اعدا ہے۔ اور شہید عشق و محبت کشتہ تیغ دوست اور شہید خنجر تسلیم و رضا ہے اور فنا فی اللہ سے بقا باللہ کا درجہ رکھتا ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔ کہ۔

کشتگان خنجر تسلیم را   ہر زماں ازغیب جانے دیگر است
آں عزیزاں را نشانے دیگر است

شہید عشق و محبت جہاد اکبر کا شہید ہے اور غازی جہاد اصغر کا شہید ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی
(۵۶)

تا از غمت دل تنگ داریم اے دوست   ازغیر تو دربستہ داریم اے دوست
گفتی کہ من بہ شکستگان نزدیکم   مانیز دل شکستہ داریم اے دوست

عجز و انکساری سے حالت قبض میں بظاہر ارشاد فرماتے ہیں، بارگاہ ربانی میں التجا کرتے ہیں۔ اے محبوب حقیقی! اے مولا کریم! اے حقیقی دوست! یارو معاون کب تک تیرے دردو فراق سے دل تنگ رہیں۔ اور ماسوائے اللہ (تیرے غیر کو) اپنے دل میں داخل نہ ہونے دیں۔ اے مولا کریم! تیرا پیارا ارشاد ہے کہ میں دل شکستوں کے بہت نزدیک ہوں، دل شکستہ کی مدد کو جلدی پہنچتا ہوں۔ اے محبوب حقیقی! ہم بھی تو اس وقت بڑے دل شکستہ ہیں۔ اپنی محبوبیت کے صدقے ہماری مدد فرما۔

اگر تو ہماری مدد نہیں فرمائے گا تو پھر اور کون ہے جس سے ہم امید کرم رکھیں۔ تو اپنے دامن کرم، دامن شفقت اور دامن رحمت میں پناہ دے۔

؎ بندہ تو گنہگار ہے رحمان ہے مولا
بندے پہ کرم کرنا تیری شان ہے مولا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۵۷)

راہے تو بہر روش کہ پوئندہ خوش است کوئے تو بہرروش کہ جوئندہ خوش است
روئے توبہر دیدہ کہ .بیند نیکو است ذکر تو بہرصورت گوئندہ خوش است

صحیح اور صادق خواہش و تمنا والا تیرے وصال کی خاطر تیرے دیدار کے حصول کے لئے جس راستہ کوئی عاشق جا رہا ہو وہی اچھا ہے اور تیرے کوچہ کی تلاش کرنے والا جس طریقہ سے بھی تلاش کرتا ہے وہی اچھا ہے۔

جو آنکھ تیرے رخ پرنور کے دیدار سے مشرف ہو جائے وہی اچھی ہے اور تیرا ذکر جس صفت میں کیا جائے احسن ہے' چاہے مولا کریم کی صفات کا ذکر ہو چاہے ذات کا' ذکر خفی ہو یا جلی' نفی اثبات کا ہو یا اسم ذات کا' تمام احسن ہیں۔ گویا مقصود اصلی دید محبوب اور وصل محبوب ہے۔ جس طریق' جس راستہ سے اس کی تلاش کی جائے بہتر ہے' جس سے دیدار پرانوار نصیب ہو جائے۔ مولانا رومؒ فرماتے ہیں۔ ؎

آدمی دید است' باقی پوست است دیدن آں باشد کہ دید دوست است
چونکہ دید دوست نبود کور بہ! دوست کو باقی نباشد کور بہ!

کسی اور نے کیا خوب کہا ہے۔

ع کور بہ چشمے کہ لذت گیر دیدارش شد

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۵۸)

پیوستہ رضائے دوست میدارم دوست　　اندوہ و بلائے دوست میدارم دوست
گرجاں طلبند چگونہ تقصیر کنم　　من جان، برائے دوست میدارم دوست

رضائے دوست کو میں بھی ہمیشہ دوست رکھتا ہوں۔ یعنی خوئے رضا و تسلیم رکھتا ہوں۔

ع　سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے

راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو　　یاں یوں بھی واہ واہ ہے اور ووں بھی واہ واہ

دوست کی طرف سے جو رنج و بلا آئے اس کو بھی دوست ہی سمجھتا ہوں۔

ع　ہرچہ از دوست می رسد نیکو است

اگر مجھ سے میری جان واپس طلب فرمائیں تو میں کس طرح عذر کر سکتا ہوں۔ میں تو جان کو بھی صرف اپنے دوست کی خوشنودی کے لئے دوست رکھتا ہوں۔ غالب نے کہا ہے۔ـ

جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی　　حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

حافظ شیرازیؒ کہتے ہیں۔ـ

پروانہ اوگر برسد در طلب جاں　　چو شمع ہماں دم بدمی جاں بسپارم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۵۹)

اے دل چو خدنگش رگ جاں نیکو است منما بکس چہرہ خوں آلود است
می نال چنانکہ نشیند آوازت می سوز چنانکہ برنیاید دود است

اے دل! اس محبوب تیرانداز کا تیر نہایت اچھا ہے مگر اے دل! ہماری جان کی رگ بھی ویسی ہی اچھی ہے۔ تو اپنا خون آلود چہرہ کسی کو نہ دکھا۔ خون کے آنسو بہانے سے چہرہ خون آلود ہو گیا ہے تو کسی اور کو دکھانے سے راز محبت فاش ہو جائے گا۔

ادھر آ جاناں! ہنر آزمائیں تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

تو اس طرح گریہ و زاری کر دوسرا کان تیری آواز نہ سنے' دل سے فریاد کر' دل سے یاد کر اور کسی کو اپنی زاری اور یاد نہ سنا کیونکہ

؎ جنہوں کا عشق صادق ہے وہ کب فریاد کرتے ہیں
لبوں پر مہر خاموشی' دلوں میں یاد کرتے ہیں

اور سوزو محبت سے اس طرح اپنے جسم و جان کو جلا کہ ذرا بھر بھی دھواں نہ نکلے۔ کیونکہ اگر دھواں نکلے گا تو تمہارا جلنا اور تمہارے عشق و محبت کی آگ ظاہر ہو جائے گی۔ اگر تو سوز دروں سے جلے گا اور پوشیدہ گریہ زاری کرے گا تو بہت جلد شنوائی ہو گی۔

؎ خریدار اس کی رحمت جنس عصیاں کی ہے گریہ سے
چھڑک کر بیچتا ہوں نفع پر سودا خسارے کا

مقام ادب یہی ہے کہ تو نہایت خاموشی سے سب کچھ برداشت کر اور اف تک نہ کر۔

تڑپنا اس طرح بلبل کہ بال و پر نہ ہلے ادب ضرور ہے شاہوں کے آستانے کا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۶۰)

شب حاصل خرمن زیاں کاراں است توفیق رفیق دل بیداراں است
اے ابرسعادت بمن زار ببار کایں مزرعہ تشنہ آں باراں است

رات کو بے ہوش سوتے رہنا زیاں کاروں کا کام ہے اور رات بھر گہری نیند سونے والوں کی زیاں کاری ہے اور توفیق بیداری و یاد الٰہی رفیق اصحاب شب بیداراں ہے۔ اے نیک بختی کے بادل! اے سعادت عطا کرنے والے بادل! مجھ غریب پر برس یعنی مجھے سعادت عطا کر۔ کیونکہ میری زراعت (ریاضت و عبادت) اسی بارش کے لئے تشنہ لب یعنی پیاسی ہے۔ قرآن پاک میں رات کو جاگنے اور عبادت کرنے کی نسبت کئی جگہ احکام وارد ہیں۔

تتجا فی جنوبھم عن المضاجع یدعون ربھم خوفا وطمعا۔ (پارہ ۲۱ سورہ الم سجدہ)

"ان ایمانداروں کے پہلو اپنی خوابگاہوں سے الگ ہوتے ہیں اور اپنے رب کو خوف اور طمع سے پکارتے ہیں۔"

خواجہ حبیب اللہ کاشمیریؒ فرماتے ہیں۔ ؎

اے صبح عدم کہ وقت راز است ہنوز اے شمع بسوز کہ شب دراز است ہنوز
پرویں تو بجائے خویش ساکن می باش کہ قصہ یار من دراز است ہنوز

رات کی نفلوں (نماز تہجد) کی برکت سے مقام محمود تک رسائی ہو جاتی ہے۔ ایک اور فارسی شاعر کہتے ہیں۔ ؎ خفتہ نابینا بود' دولت بہ بیداری رسد۔ یعنی سویا ہوا اندھا اور دولت جاگنے والوں کو ملتی ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۶۱)

آنکس کہ بگفت نیکو خود نیکوست وانکس کہ بدم گفت بدی سیرت اوست
حال متکلم زکلامش پیداست ازکوزہ ہماں برآید کہ اندر اوست

جس شخص نے مجھے نیکی سے یاد کیا یا جس نے نیک کلام (گفتگو) کی وہ خود نیک خو ہے یا جو نیک خو ہوتا ہے اور نیک ہوتا ہے وہ اوروں کو بھی نیکی سے یاد کرتا ہے۔ اور جس شخص نے مجھے برا کہا یا میری نسبت بری گفتگو کی وہ خود بداخلاق ہے۔ یا جو خود بدسیرت ہوتا ہے وہ دوسروں کو بھی برا کہتا ہے۔ وہ حالت اس کی کلام سے ظاہر ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جو کچھ برتن میں ہوتا ہے وہی اس سے باہر نکلتا ہے۔ جس کا دل اچھا ہوتا ہے اس کے دماغ کا تصور اور خیال بھی اچھا ہوتا ہے اور وہ بدکلام نہیں ہوتا کیونکہ زبان دل و دماغ کے ماتحت ہے۔ جو وہ حکم کرے وہ زبان ظاہر کر دیتی ہے۔ اور جس کا دل برا ہوتا ہے اس کی زبان اس کے دل و دماغ کے حکم کے ماتحت بدکلام استعمال کرتی ہے۔ سعدیؒ فرماتے ہیں۔؎

تامرد سخن نگفتہ باشد عیب و ہنرش نہفتہ باشد

بھگت کبیر کہتے ہیں۔؎

کاگا کاغو دھن ہرے کوئل کا کو دے
میٹھے میٹھے بچن سے جگ اپنا کر لے

"کوا کائیں کائیں کر کے تمام جہان کو اپنا دشمن بنا لیتا ہے۔ جبکہ کوئل اپنی میٹھی میٹھی بولی سے تمام دنیا کو اپنا بنا لیتی ہے۔"

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۶۴)

(برائے ملاقات درویش)

مردان خدا از خاکدان دگرند! مرغان ہوا زآشیاں دگرند!
منکر تو بایں بالشیاں ایشاں فارغ زدوکون و جہان دگرند

مولا کریم کے مقبول بندے (مردان طالب مولا) کسی دوسری دنیا کے رہنے والے ہیں۔ ان کی پیدائش و رہائش کسی اور دنیا سے ہے۔ یہ ہوا پر اڑنے والے مرغان عام پرندوں کی طرح اپنا آشیانہ نہیں رکھتے بلکہ یہ لامکان کے رہنے والے ہیں۔ تو اس ظاہری آنکھ سے ان کو اپنی طرح کا دیکھ کر ان کا منکر ہوتا ہے اور ان کی بزرگی، برگزیدگی اور اعلیٰ ہستی سے انکار کرتا ہے مگر وہ تو ہر دوجہاں (دنیا و آخرت) سے لاپرواہ اور فارغ ہیں اور دوسرے جہان کے رہنے والے ہیں۔

سبحان اللہ! بندگان خدا کی کیا شان ہے۔ فرماتے ہیں کہ وہ سعید ازلی اپنی طینت اور سرشت میں عام لوگوں سے بالکل علیحدہ ہوتے ہیں۔ ان کی ظاہری حالت کا تم اپنی حالت سے مقابلہ نہ کرو۔ وہ مبرا باطن دنیا و مافیہا کے اندیشوں اور غمصوں سے بالکل مبرا ہوتے ہیں۔ تو ظاہری آنکھ سے ان کی حالت کو دیکھ کر ان کے درجات کا اندازہ لگانا چاہتا ہے۔ تو آنکھوں کا اندھا، چشم بصیرت سے بے بہرہ ہے تو ان کو کس طرح دیکھ سکتا ہے۔

ظاہر کی آنکھ سے نہ تماشا کرے کوئی ہے دیکھنا تو دیدۂ دل وا کرے کوئی

حکیم سنائی کہتے ہیں۔

خاکساران جہاں را بحقارت منگر تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

کسی اور نے کہا ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

ہر بیشہ گماں مبرکہ خالی است　شاید کہ پلنگے خفتہ باشد

مولا کریم تیرے جیسوں کی بے بسی اور غلط اندازہ کی نسبت قرآن پاک میں فرماتا ہے۔

تراھم ینظرون الیک وھم لا یبصرون (پارہ سورہ: آیت:)

وہ مردان کامل خداوند کریم برگزیدگان اور مجتبیٰ ہوتے ہیں۔ اسی کی محبت میں فناہ ہوتے ہیں۔ ان کو ہر دم نئی زندگی نصیب ہوتی ہے۔ ؎

کشتگان خنجر تسلیم را　ہر زماں ازغیب جانے دیگراست

مولانا روم فرماتے ہیں۔ ؎

ہمسری باانبیاء برداشتند　اولیاء راہمچو خود پنداشتند

جملہ عالم زیں سبب گمراہ شد　کم کسے زابدال حق آگاہ شد

ایں ندانستند ایشاں ازعمیٰ　ہست فرقے درمیاں بے منتہی

حافظ شیرازیؒ کہتے ہیں۔ ؎

بہ نزد خوشہ چین خرمن عشق　ہمہ عالم نمی ارزد بہ کاہے

غلام ہمت آں رند عافیت سوزم　کہ ہر دو کون نیرزد بہ پیش شاں یک آہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(٦٣)

باکوئے تو ہرکرا سروکار افتد از مسجد و دیرو کعبہ بیزار افتد
گر زلف تو در کعبہ فشارد در من اسلام بدست و پائے بیزار افتد

جس خوش نصیب شخص کی تیری پیاری اور مبارک گلی میں آمدورفت ہو جائے وہ مسجد، بتخانہ اور کعبہ سے تعلق نہیں رکھتا۔ جیسا کہ حافظ شیرازیؒ کہتے ہیں۔

مرا عہدیست باجاناں کہ تاجاں دربدن دارم
ہوا داری کویش راچو جاں خویشتن دارم

امجد حیدر آبادیؒ کہتے ہیں۔

کس چیز کی کمی ہے مولٰی تری گلی میں! دنیا تری گلی میں عقبٰی تیری گلی میں

تیرے کوچہ میں آمدورفت رکھنے والے، ترے محب اور محبوب بن کر تیرے خصائل پر کاربند ہو کر تخلقوا باخلاق اللہ پر عمل کرتے ہیں۔ اور تمام بنی نوع آدم بوجہ خدا کی مخلوق یعنی ان کے محبوب کی مخلوق (محبوب) ہونے کے سبب سے محبت سے سلوک کرتے ہیں۔ اگر تیری زلف (اے محبوب!) کعبہ شریف میں کھل جائے، بکھر جائے تو اسلام ہاتھ پاؤں سے بیزار ہو جائے یعنی دیکھنے والا سب کچھ بھول کر تیری زلف کا ہی اسیر ہو جائے، اسے اسلام، ایمان کی ہوش ہی نہ رہے۔ کیونکہ اصل ایمان تو تیری زلف کی اسیری میں ہی پنہاں ہے۔ امیر خسروؒ کہتے ہیں۔

کافر عشقم مسلمانی مرا درکار نیست ہر رگ من تار گشتہ حاجت زنار نیست
خلق میگوئند کہ خسرو بت پرستی میکند آرے آرے میکنم باخلق عالم کار نیست

حافظ شیرازیؒ فرماتے ہیں۔

زلف برباد مدہ تا ندہی بربادم ناز بیناد مکن تا نکنی بنیادم
خواہم از زلف بتاں نافہ کشائی کردن فکر دورست ہما ناکہ خطامی بسم

کسی اردو شاعر نے کہا ہے۔

تیرے رخسارو گیسو کو بتا تشبیہہ دوں کیونکر نہ ہے لالہ میں رنگ ایسا نہ ہے سنبل میں بو ایسی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی
(۶۴)

بیگانہ زخلق و بے سروپا کرد! برگرد زخلق آشنائے ماکرد!
طول امل دہی و دوں کوتہ کن این کوچہ بدردے ندارد دوا کرد!

تمام خلقت سے بیگانہ اور بے سروپا کردیا۔ تمام خلقت سے روگردانی کر کے تیرا آشنا بنایا۔ امید طول اور کمینہ پن کوتہ کرنا ہے۔ یہ کوچہ وہ نہیں ہے جہاں درد کی دوا کی جائے۔

اے مولا کریم! تیرے عشق محبت نے مجھے دنیا سے بیگانہ کر کے حیران و پریشان کردیا ہے۔ تمام مخلوق سے روگردانی کر کے تیرا ہی والا و شیدا بنا دیا ہے۔ تو مجھے لمبی امید مرحمت فرما اور کمینہ پن کو کوتاہ کردے کیونکہ عشق و محبت کا کوچہ ایسا کوچہ ہے جہاں درد کی دوا نہیں کی جاتی۔ یہاں تو صبر آزما لمحات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔

حضرت شاہ عبدالعلیم آسی غازی پوری" فرماتے ہیں۔۔

تاب دیدار جولائے مجھے وہ دل دینا منہ قیامت میں دکھا سکنے کے قابل دینا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۶۵)

من صرفہ کنم کہ بررخم اعدا زد　　مشت خاشاک بطمع بردر پازد
ماتیغ برہنہ ایم دردست قضا　　شد کشتہ ہر آنکہ خویش رابرمازد

میں اس بات کا صرفہ (افسوس، دکھ) کرتا ہوں کہ میرا کوئی دشمن میرے منہ پر کوئی چیز مارے، مٹھی بھر خاک اپنے پاؤں کے نیچے سے میرے منہ پر مارے۔ مگر یہ حقیقت اس دشمن کو یاد رہے بلکہ تمام دنیا کو یاد رہے کہ ہم (درویشان) تیغ برہنہ (ننگی تلوار) کی مانند ہیں جس کو ہم ماریں وہ مقتول ہو جاتا ہے۔ اور جو اپنے آپ کو ہم پر مارے وہ بھی کشتہ (قتل) ہو جاتا ہے۔ یعنی جو ہم سے ٹکرائے گا پاش پاش ہو جائے گا۔

ہم درویش لوگ ہیں، ہم کو دنیا سے کوئی غرض نہیں ہے لیکن اگر کوئی دنیا پرست ہمیں ستائے گا تو مجھے افسوس اور دکھ ہو گا کہ وہ خود نقصان اٹھائے گا اور تباہ و برباد ہو جائے گا، ذلیل و خوار ہو جائے گا اسے کہیں بھی پناہ نہیں ملے گی۔

؎ سنا دو یہ خاشاک باطل سے جا کر
سنبھل جائیں میں آگ برسا رہا ہوں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۶۶)

این کبدی کسل از کجا پیدا شد   این صورت خیر از کجا پیدا شد
خورشید مرا زچشم من تنها نہ کرد   این لکہ ابر از کجا پیدا شد

یہ بہت سخت سستی یا یہ جگر کی کاہلی کہاں سے ظاہر ہو گئی؟ یہ صورت خیر کہاں سے پیدا ہوئی۔ اس آفتاب کرم و بخشش نے تو مجھے تنہا نہیں رکھا تھا۔ یہ ابر کا ٹکڑا کہاں سے ظاہر ہو گیا کہ اس آفتاب کے سامنے آکر اندھیرا کر دیا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(٦٧)

دل وصل تو ہر کسل می خواہد　　ایام وصال متصل می خواہد
مقصود من از خدائے باشد وصلت　　امید چناں شود کہ دل می خواہد

میرا دل تیرے وصال میں محبت کامل چاہتا ہے۔ یعنی وصل میں سوائے تیری محبت کے کوئی اور کام نہ ہو۔ اور وصال کے ایام کے بعد جدائی نہ ہو۔ اے محبوب! میرا مقصود از بارگاہ ربانی تیرا وصل ہے۔ اور امید ہے کہ خداوند کریم ویسا ہی کرے گا جیسا کہ میرا دل چاہتا ہے۔ غالب نے کہا ہے۔؎

جی ڈھونڈتا ہے پھر وہی فرصت کے رات دن　　بیٹھے رہیں تصور جاناں کئے ہوئے

اے محبوب! تیری محبت نے مجھے ایسا دیوانہ اور گمرویدہ بنا رکھا ہے کہ تیرے سوا مجھے اپنے آپ کی بھی خبر نہیں رہی۔ سوائے تیرے خیال کے کسی اور کام سے سروکار ہی نہیں رہا۔ ہر وقت تیری یاد کی دھونی رمائے بیٹھا ہوں۔ جیسا کہ خواجہ شیراز نے کہا ہے۔

؎ از غم خویش چناں شیفتہ کر دی بازم
کز خیال تو بخود نیز نمی پردازم

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری فرماتے ہیں۔؎

مرا در دل بغیر از دوست چیزے در نمے گنجد　　بخلوت خانہ سلطان کسے دیگر نمے گنجد

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(٦٨)

شب خیز کہ عاشقاں بشب زارکنند   گرد دروبام دوست پرواز کنند
ہرجا کہ درے بود بشب بربند ند   الا کہ در دوست زاں شب تاز کنند

اے عشق کے راہ نوردو! رات کو اٹھو! کیونکہ رات کو تنہائی میں عاشق اپنے غم اور دکھ کی داستان زاری کر کے محبوب کو سناتے ہیں اور رات کی تاریکی میں خفیہ دوست کے محل کی چھت اور دروازہ کی طرف پرواز کرتے ہیں۔ رات کو جاگنے اور ذکر و فکر اور زاری کرنے سے نہ صرف در دوست بلکہ بام دوست تک رسائی ہو جاتی ہے۔

اس لئے اے عاشقان ذات سرمدی! شب زندہ دار بن جاؤ۔ کیونکہ عاشق لوگ اپنے دل سے ماسوا کے تمام دروں کو رات کے ذکرو فکر سے بند کرتے ہیں۔ مگر صرف ایک درددوست (محبت الٰہی کا دروازہ) ہی کھلا رکھتے ہیں اور اسی طرح رات کو بھاگتے اور دوڑتے ہیں یعنی ماسوا کی محبت دل سے نکال کر صرف محبوب حقیقی کی محبت کا دروازہ ہی کھلا رکھتے ہیں۔

؎ اک ہوک سی دل میں اٹھتی ہے اک درد سا پیدا ہوتا ہے
ہم رات کو اٹھ کر روتے ہیں جب عالم سارا سوتا ہے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۶۹)

در دوزخم ارزلف تو درچنگ آمد! وزحال پریشان ماتنگ آمد!
گر بے تو بصحرائے بہشتم خوانند صحرائے بہشت بردل ماتنگ آمد

اے محبوب! مجھے دوزخ میں بھی اگر تیری بکھری ہوئی پریشان زلف ہاتھ لگ جائے تو وہ میری پریشانی حال کو دیکھ کر تنگ آ جائے۔ اگر تیرے بغیر مجھے بہشت کے میدان میں داخل ہونے کے لئے کہا جائے تو بہشت بھی میرے دل پر سامان تنگی کا ہی سبب ہو گا۔

فرماتے ہیں کہ اے محبوب! اگر مجھے دوزخ میں بھی تیری بکھری اور پریشان زلفیں ہاتھ لگ جائیں تو وہ اگرچہ خود پریشان مو ہوتی ہیں لیکن مجھے پریشان حال دیکھ کر دل تنگ' حیران اور سراسیمہ ہو جائیں۔ اگر تیرے بغیر مجھے بہشت میں داخلہ ملے تو وہ بہشت میرے لئے انتہائی تکلیف اور رنج و الم کی جگہ ہو گا۔ کیونکہ جب تو وہاں نہیں ہو گا تو وہ بہشت میرے لئے دوزخ ہو گا۔ کیونکہ

؎ جو راہ میں تری ہیں آ کے بیٹھے وہ ذکر دیرو حرم سے گزرے
کہ تیرے کوچہ کے ساکنوں نے بہشت میں بھی عذاب دیکھا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی
(۷۰)

غم ازنظر تو شادمانی گردد عسر ازتو حیات زندگانی گردد
گرباد بدوزخ برد ازکوئے توخاک آتش ہمہ آب زندگانی گردد

تیری نظر لطف و کرم سے غم زندگی اور غم محبت' مسرت و شادمانی میں تبدیل ہو جاتا ہے یعنی جس پر تیری نگہ کرم ہو اس کے غم و الم دور ہو کر اس کو خوشی و خورمی نصیب ہو جاتی ہے۔ تیری ہی نظر کرم سے تنگی' حیات زندگانی ہو جاتی ہے۔

تیرے کوچہ مبارک کی خاک میں وہ تاثیر زندگانی ہے کہ اگر ہوا تھوڑی سی خاک تیری گلی سے لے جا کر دوزخ میں ڈال دے تو آتش دوزخ جس کا فعل جلانا ہے اس خاک کیمیا اثر کی وجہ سے آب زندگانی بن جائے۔ یعنی اس کی طفیل تمام اشیاء کو زندگانی عطا ہو جائے۔ (قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ کل اشیاء کو ہم نے پانی کی تاثیر سے زندہ بنایا۔) محبوب حقیقی کی نظر کرم سے غم متبدل بہ خوشی ہو جاتا ہے' تنگی دور ہو کر خوشی و خورمی زندگی میں شامل ہو جاتی ہے۔ اور خاک کوچہ سے دوزخ کی آگ سرد ہو کر پانی پانی ہو کر آب زندگانی بن جاتی ہے۔

حافظ شیرازیؒ کہتے ہیں۔

؎ خاک کوئے تو بصحرائے قیامت فردا
ہم بہ فرق سراز بہر مکافات بریم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۷۱)

حوران بہ نظارہ نگارم صف زد　　رضواں زتعجب کف خود برکف زد
آں خال سیہ براں رخان مطرب زد　　ابدال زبیم چنگ بر مصحف زد

شب معراج میرے محبوب یعنی سید الانبیاء والمرسلین ﷺ کے استقبال اور نظارہ حسن کے حوریں صف بستہ کھڑی تھیں۔ رضوان (داروغہ جنت) اس شان و شوکت، اس جاہ و جلال اور اس کروفر کے ساتھ استبال اور خر مقدم کو دیکھ کر متعجب اور انگشت بدنداں تھا۔

اس محبوب (ﷺ) کے رخ منور پر خال سیہ کو دیکھ کر ابدال نے خوفزدہ ہو کر ہاتھ میں قرآن پاک لے لیا۔ (محبوبؐ کے رخ انور کو مصحف پاک سے تشبیہ دی گئی ہے۔)۔

تیرے رخسارو گیسو کو بتا تشبیہ دوں کیونکر　　نہ لالہ میں ہے رنگ ایسا نہ سنبل میں ہے بو ایسی

امیر مینائیؒ کہتے ہیں۔ ؎

ایک کو ایک سے بڑھ کر ہے تیری دید کا شوق　　آنکھ کہتی ہے نگہ پہ ہو تقدم مجھ کو

خواجہ شیرازؒ کہتے ہیں۔ ؎

خیال روئے تو درکارگاہ دیدہ کشیدم　　بصورت تو نگاری ندیدم و شیدم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی
(۷۲)

ہوشم ایں مصاحباں و خویشاں بردند　　ایں کج کلہاں و مو پریشاں بردند
گویند چرا تو دل بدیشاں داری　　باشد کہ من ندادم و ایشاں بردند

یہ مصاحبان خدا و خویشان میری ہوش و عقل لے گئے اور مجھے بے ہوش کر دیا۔ ان ٹیڑھی ٹوپی پہننے والوں اور پریشان بال (زلفوں) والوں نے میری عقل، ہوش اور شعور چھین لیا ہے۔ لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں، مجھے کہتے ہیں کہ تم نے ان کو دل کیوں دیا، کیوں ان پر عاشق ہوا؟ میں کب عاشق ہوا، میں نے کب دل دیا۔ وہ تو زبردستی میرا دل چھین کر لے گئے۔ ہائے میں کیا کروں اور کس کو بتاؤں کہ میں نے تو ان کو دل نہیں دیا۔ وہ تو اپنی خوبی حسن اور نازو انداز سے زبردستی دل چھین کر لے گئے اور میں کہتا ہی رہ گیا، ہائے میرا دل۔ میں نے دل دے کر کہاں پریشانی خرید لی۔ انہوں نے دل چھین کر بے ہوش کر دیا۔ حافظ شیرازیؒ فرماتے ہیں۔ؔ

دوستاں منع کردم کہ چرا دل بتودارم　　بائد اول بتو پرسید چنیں خوب چرائی؟
دین و دل بروند و قصد جاں کنند　　الغیاث　　از جور خوباں　　الغیاث

اکبر الٰہ آبادی نے کہا ہے۔

ؔ اے بلبل آ کر مل کے کریں آہ و زاریاں
تو ہائے گل پکار میں چلاؤں ہائے دل
ؔ سبھی مجھ کو ہی کہتے ہیں کہ رکھ نیچی نظر اپنی
کوئی ان سے نہیں کہتا نہ نکلو یوں عیاں ہو کر

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۷۳)

عاشق ہمہ دم فکر دوست کند معشوق کرشمہ کہ نیکوست کند
ماجرم و گنہ کینم، اولطف و کرم ہر کس چیزے کہ لائق اوست کند

عاشق ہر دم ہر وقت اپنے محبوب کے وصال کی فکر میں رہتا ہے اور معشوق نہایت ہی احسن نازو ادا کرتا ہے۔ ہم جرم و گناہ کرتے ہیں اور وہ لطف و کرم کرتا ہے یعنی ہم بندگان عشق مجرم و گنہگار ہیں اور وہ محبوب حقیقی ہمیشہ لطف و کرم ہی کرتا ہے۔ جو جس جس خوبی کے کام کے اہل اور قابل ہوتا ہے وہ وہی کام کرتا ہے۔

فرماتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ ہم مجرم، گنہگار اور سیاہ کار ہیں، رب کریم کی بارگاہ اقدس سے ہمیشہ فضل و کرم ہی ہوتا ہے۔ بقول اثر صہبائی

میری غفلتوں کی بھی حد نہیں تیری رحمتوں کی بھی حد نہیں
نہ مری خطا کا شمار ہے نہ تری عطا کا شمار ہے

اقبال" کہتے ہیں۔

تو غنی از ہردو عالم من فقیر روز محشر عذرہائے من پذیر
ور تومی بنی حسابم ناگزیر ازنگاہ مصطفیٰ پنہاں بگیر

حافظ شیرازی" کہتے ہیں۔

ہست امیدم کہ علی الرغم عدو روز جزا
فیض عفوش ننہد بارگنہ بردوشم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۷۴)

مردان رہش میل بہشتے نکنند — خودبینی و خویشتن پرستی نکنند
آنجا کہ مجردان حق مے پوئیند — خم خانہ تہی کنند و مستی نکنند

راہروان راہ خدا بہشت کی طرف رغبت نہیں کرتے۔ (وہ صرف طالب مولیٰ ہوتے ہیں۔ طالب مولی مذکر) نہ وہ خودبین ہوتے ہیں نہ وہ خودپرستی کرتے ہیں۔ اپنے اعمال و عبادات پر کوئی فخرو ناز نہیں کرتے۔ ان کی عبادت بے ریا ہوتی ہے' نہ تو تکبر کرتے ہیں اور نہ ہی برائے حصول فردوس بریں عبادت کرتے ہیں۔

مجردان حق' اہل تجرید و تفرید' صرف خداوند تعالیٰ کی بقا کے دلدادگان' جس جگہ پر وہ چلتے ہیں یا جہاں مجردان حق کا گذر ہوتا ہے تمام کے تمام میکدوں کو پی پی کر خالی کر دیتے ہیں مگر بدمست ہو کر کوئی اسرار ربانی ظاہر نہیں کرتے۔ وہ ایسے پاکباز ہوتے ہیں کہ خم کے خم پی جانے پر بھی بدمست نہیں ہوتے۔ ؎

حریفاں بادہ ہا خوردندورفتند — تہی خمخانہ ہا کردندو رفتند

جوں جوں عشق الٰہی کی شراب پیتے ہیں اور زیادہ ہوشیار ہوتے جاتے ہیں۔ ؎

خمار بیحد شاں بحرہا ہمی طلبد — کہ نیست شاں رابہ ازرطل ہائے جام کفاف

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۷۵)

(برائے نجات یافتن از خوف اغیار)

روزے کہ چراغ عمر خاموش شود بربستر مرگ عقل مدہوش شود
بابیدرداں مکن خدایا حشرم ترسم کہ بچشم فراموش شود!

اے اللہ تعالیٰ! جس دن میری عمر کا چراغ گل ہو جائے یعنی عمر ختم ہو جائے تو بستر مرگ پر بے ہوش و عقل پڑا رہوں۔ اے خداوند کریم! بے دردوں (جن کو تیرے عشق و محبت کا درد حاصل نہیں ہے' جو تیرے متوالے اور شیدائی نہیں ہیں) کے ساتھ مجھے محشور نہ کرنا (بروز حشران لوگوں کی صف میں مجھے کھڑا نہ کرنا جن کو تیرے ساتھ کوئی محبت نہ ہو) یعنی میرا حشر متقی لوگوں کے ہمراہ کرنا۔ کیونکہ سوائے ان کے کوئی کسی کا اس دن دوست نہ ہو گا۔ الا خلایومئنه بعضهم لبعض عدوالا المتقون۔ مجھے اندیشہ ہے اور خوف ہے کہ میری یہ امید فراموش نہ ہو جائے۔

اے مولیٰ کریم! جن لوگوں کو تجھ سے محبت نہیں ہے' جو درد عشق و محبت سے محروم ہیں ان کے ساتھ میرا حشر نہ ہو' میں ان سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ ؎

قاضی شہر ہو یا شیخ حرم ہو کوئی ہو جو نہ ہو مست نکالو اسے میخانے سے

اے اللہ! میں یہ فریاد تیرے سوا کس کو سناؤں' تو میری اس دعا کو رد نہ کرنا۔

خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ؎

ڈو کھڑے پانواں نینہ نبھاواں توں بن کینوں کوک سناواں
ٹپدیں کھپدیں وقت و نجاواں ول ول جھوکاں جاندی ہاں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۷۶)

رفتم بہ گلستان ترسا و یہود ترسا و یہود را ہمہ روبہ تو بود
برباد خیال تو بمسے خانہ شدم تسبیح ملک زمزمہ عشق تو بود

فرماتے ہیں کہ میں نصرانی اور یہودی کے گلستان (کلیسا) میں گیا یا ان کی آبادیوں میں گیا۔ نصرانی اور یہودی سب کے سب تیری ہی طرف دیکھ رہے تھے۔ صرف تیری ہی مہربانی اور لطف و کرم پر نظر لگائے بیٹھے تھے۔ تیری یاد کے خیال میں شراب خانہ (محبت الٰہی کا میخانہ) گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں پر اس میکدۂ حقیقی میں مدہوشان مے کی زبانوں پر فرشتوں کی طرح تیری ہی تسبیح کے گیت تھے۔

اے اللہ کریم! ہرسو' ہر طرف تیرا ہی ذکر ہے اور تیری ہی یاد ہے' تیرا ہی چرچا ہے اور تیری ہی گفتگو ہے۔ ہر مذہب کے لوگ اپنے اپنے رنگ میں تیری ہی پوجا کرتے ہیں' تیرے ہی لطف و کرم کے امیدوار ہیں اور تیرے ہی مدح خواں ہیں۔ مولانا جامی فرماتے ہیں۔۔

اے جاوداں بصورت اعیاں درآمدہ گاہے نمودہ ظاہرو گہ مظہر آمدہ

کسی فارسی شاعر نے کہا ہے۔۔

ہر جا قدمے زدیم در کوئے تو بود ہر گوشہ کہ رفتیم ہیا ہوئے تو بود
گفتم مگر سوئے دگر راہے نیست ہر راہ کہ رفتیم ہمہ سوئے تو بود

میر درد کہتے ہیں۔۔

جگ میں ادھر ادھر دیکھا تو ہی آیا نظر جدھر دیکھا

محروم کہتے ہیں۔۔

ہر سمت اک ظہور ہے تیرے جمال کا تو نور شرق و غرب و جنوب و شمال کا

اور پھر ہر ایک کی یہی کوشش' خواہش اور مدعا ہے کہ تو ان سے راضی ہو جائے' تو ان کی مرادیں برلائے' ان کی مشکلیں حل کرے' ان کو سکون و فرحت بخشے اور تجھ کو تجھی سے مانگنا اور تیری رضا کا حصول ہی ان کا مطمح نظر ہے۔۔

تجھ سے مانگوں میں تجھی کو کہ سبھی کچھ مل جائے سو سوالوں سے یہی ایک سوال اچھا ہے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۷۷)

فردا آں راحساب دنیا نکنند ایں دفتر کہنہ را دگر وا نکنند
دانند کہ حساب بندگان اولی است البتہ کریم ترک اولیٰ نکنند

کل قیامت کے دن خداوند کریم اپنے مقبول بندگان سے کوئی حساب نہ لے گا اور ان پاک بندگان کا روز شمار یہ پرانا دفتر اعمال نہ کھول جائے گا کیونکہ اس کو علم ہے کہ ان کے پاک بندگان کا جو خداوند کریم کے' رسول کریم ﷺ کے مقبول اور برگزیدہ بندے ہیں کہ ان کا حساب بہتر ہے۔ بیشک کریم بہتر کو ترک نہیں کرتے۔

حضرت خواجہ خواجگان خواجہ عبدالخالق غجدوانی قدس سرہ العزیز ایک دن مولا کریم سے رازو نیاز میں کلام کر رہے تھے۔ حضرت نے اس وقت کہنہ کلاہ نمدہ پہنی ہوئی تھی۔ مولا کریم نے فرمایا۔ اس نمدہ کی ٹوپی کی کیا قیمت لو گے؟

حضرت نے جو پیارا جواب عرض کیا' ملاحظہ فرمایئے۔

تار نمدم بہ ہر دو عالم نیدہم بہتر زہزار ملک و آدم نیدہم
فردا چوحساب نقد مرداں طلبند جزیک نمدم حساب دیگر نیدہم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی
(۷۸)

ہر بادہ کہ از حضرت اللہ دہند　　بے منت شافی سحرگاہ دہند
خواہی کہ کمال معرفت دریابی　　ازخود بگذر تابخودت راہ دہند

خداوند کریم سے عشق و محبت الٰہی کی شراب جو عطا ہوتی ہے وہ کسی شافی کے احسان کے بغیر علی الصبح ہی مل جاتی ہے۔ اگر تو کمال معرفت حاصل کرنے کی خواہش اور تمنا رکھتا ہے تو اپنی انانیت اور خودی کو فنا کردے' خودی کو چھوڑ دے اور عاجزی' انکساری اور نیستی قبول کر۔ تا کہ تجھے اپنے نفس کی طرف راہ دکھا دیوے یعنی معرفت (خود) نفس حاصل ہو جائے کیونکہ مغرور' متکبر اور خودپسند کو خدا کی معرفت حاصل نہیں ہو سکتی۔ حضرت شیخ سعدیؒ کا ارشاد ہے۔ ؎

مرا پیر دانائے فرخ شہاب　　دو اندرز فرمود برروئے آب
یکے آنکہ برخویش خود بیں مباش　　دگر آنکہ برغیر بد بیں مباش

ایک اور بزرگ فرماتے ہیں۔ ؎

تادر تو زپندار تو ہستی باقی است　　میداں بہ یقیں کہ بت پرستی باقی است

ترک خودی کا مطلب یہ نہیں ہے کہ دنیا کے کام کاج ترک کر دو۔ نہیں بلکہ جو کام کرو حسبتہ للہ کرو۔ ہر کام میں نیت خالصتہ" لوجہ اللہ ہو۔ اس کارخانہ اسباب میں تمام اسباب مہیا کرنے کی توفیق و سعادت مولیٰ کریم کی ہی نوازش سے سمجھو۔ حرص اور انانیت کو چھوڑ کر نتیجہ خدا کے سپرد کر دو۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۷۹)

از خون دلم دو چشم پر نم بہتر ‏ ‏ درعیش و نشاط اندوہ غم بہتر

یک لحظہ حضور دل بدرگاہ خدا ‏ ‏ ازسلطنت تمام عالم بہتر

خداوند تعالیٰ کے عشق و محبت کے غم میں خون دل سے میری دونوں آنکھوں سے آنسو بہنا بہتر ہے۔ خداوند تعالیٰ کی یاد کو فراموش کر کے ماسویٰ اللہ کی محبت میں محو اور مستغرق ہو کر عیش و نشاط کی زندگی بسر کرنے سے خداوند تعالیٰ کی محبت کا غم و اندوہ برداشت کرنا نہایت بہتر ہے۔ حضور دل (خلوص قلب) سے ایک دم بھر کے لئے مولیٰ کریم کی بارگاہ عالی شان کی حاضری تمام جہان کی سلطنت سے بہت بہتر ہے۔ اندوہ و غم کی نسبت قرآن پاک کا ارشاد ہے۔ فلیضحکوا قلیلا و لیبکوا کثیرا۔ (پارہ : ۱۰ سورہ : توبہ آیت : ۸۲)

ترجمہ : "تو انہیں چاہئے کہ تھوڑا ہنسیں اور بہت روئیں۔"

خواجہ ابوالحسن خرقانی قدس سرہ العزیز نے ارشاد کیا ہے۔ "اپنے دل میں غم و اندوہ پیدا کر۔"

ایک اور بزرگ فرماتے ہیں۔ ؎

حصہ ہزار عیش تصدق کنم بہ قطرۂ غم ‏ ‏ کہ عیش خواب و خیال است و غم رفیق مدام

حضرت خاقانیؒ خداوند تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک دم کی حاضری کی نسبت ارشاد فرماتے ہیں۔ ؎

پس از سی سال ایں معنی محقق شد بخاقانی ‏ ‏ کہ یکدم باخدا بودن بہ از ملک سلیمانی

حافظ شیرازیؒ کہتے ہیں۔ ع دمے باغم فروبردن جہاں یکسر نمے ارزد۔ یعنی ایک دم خدا کی محبت اور غم میں لینا، اس کے مقابلہ میں دنیا و جہاں سراسر ہیچ ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۸۰)

امروز منم بزور بازو مغرور   پرزوری من بہ کل عالم مشہور
من ہمچو مردم عدو چوں افعی   کزدیدن من دیدہ او گردد کور

فرماتے ہیں کہ آج میں ہوں جو اپنے درجات عالیہ کے ماتحت بازو پر فخرو ناز کر سکتا ہوں۔ میری شہ زوری تمام جہان میں مشہور ہے۔ تمام اولیائے زمانہ آج میرے ہی زور بازو کے ماتحت ہیں۔

میں آنکھ کی پتلی ہوں اور میرا دشمن سانپ کی مانند ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دشمن مجھے نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ کیونکہ جس وقت وہ میری شہ زوری، اعلیٰ درجات اور نورانی تجلیات کو دیکھتا ہے۔ تو اس کی آنکھیں اندھی ہو جاتی ہیں۔ اور وہ بغض و حسد کی آگ میں جل جاتا ہے۔

؎ فانوس بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیوں بجھے جسے روشن خدا کرے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۸۱)

تاروئے تو دیدہ ام من اے شمع طراز　　نے کارکنم نہ روزہ دارم نہ نماز
چوں بے توبدم نماز من جملہ فجار　　چوں با تو بدم فجار من جملہ نماز

اے محبوب شمع ساں! جب سے میں نے تیرا چہرہ دیکھ لیا ہے نہ کوئی کام کرتا ہوں نہ روزہ رکھتا ہوں اور نہ نماز پڑھتا ہوں۔

جب میں تیرے خیال میں گم نہیں ہوتا ہوں تو میری نماز' بناوٹ اور گناہ بن جاتی ہے اور جب میں تیرے تصور میں کھویا ہوا ہوتا ہوں تو میرے تمام گناہ میری نماز بن جاتے ہیں۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ معیت الصادقین ہی اصل اصول کامیابی اور نجات ہے۔ جو لوگ نجات اور قبولیت حاصل کرنا چاہتے ہوں ان کے لئے ضروری ہے کہ محبوبان محبوب حقیقی کی خدمت میں حاضر ہوں۔ اور جب ان کی خدمت میں جسم سے حاضر نہ ہو سکتے ہوں تو معنوی معیت (تصور) کسی محبوب خدا کا جس سے رابطہ اور نسبت ہو ہر وقت کے لئے حاصل کرلیں۔ سوائے معیت ظاہری و معنوی کے نماز روزہ شرف قبولیت سے دور ہے اور ظاہری حاضری کی نسبت ایک بزرگ نے خوب کہا ہے۔

نمازرا بہ حقیقت قضابود لیکن　　زمان صحبت مارا قضا نخواہد بود!

کسی نے اس شعر کا اردو ترجمہ یوں کیا ہے۔

نمازیں گر قضا ہوں پھر ادا ہوں　　نگاہوں کی قضائیں کب ادا ہوں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۸۴)

(برائے دفع دشمن)

رو درصف دوستان ماباش و مترس ۔خاک رہ آستان ما باش و مترس
گر جملہ جہاں قصد وجود تو کنند دل فارغ دار ازاں، باماباش و مترس

میرے دوستوں کی صف میں شامل ہو جاؤ اور کسی سے خود نہ رکھو۔ میرے آستانہ کے راستہ کی خاک بن جاؤ اور کسی سے مت خوف کھاؤ۔ اگر تمام جہان تمہارے وجود کو فناہ کرنے کا ارادہ کرے تو بھی تم دل کو ان کے خوف سے فارغ رکھو کیونکہ تم میرے ہو اور کسی کا خوف نہ کرو۔

حکیم الامت علامہ اقبالؒ کہتے ہیں۔ ؎

کیمیا پیدا کن از مشتے گلے بوسہ زن برآستانے کاملے

سبحان اللہ! حضرت شہنشاہ خواجہ مشکلکشا نقشبندی بخاری قدس سرہ امام اولیاء قطب اقطاب زمانہ تھے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے دوستوں کی صف اول میں تھے۔ اولیاء اللہ خدا کے دوست اور آپ کی صف میں داخل ہونے والے بھی خدا کے دوستوں کی صف میں داخل ہوتے ہیں۔ اس لئے بحکم قرآن پاک الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیہم ولاھم یحزنون۔ (پارہ : ۱۱ سورہ : یونس آیت : ۶۲) اور ولا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین۔ (پارہ : ۴ سورہ : عمران آیت : ۱۳۹) حضرت خواجہ نقشبندؒ خدا کے مقبول اور محبوب دوست تھے۔ اس لئے آپ نے ارشاد فرمایا کہ مومن بن کر میرے دوستوں میں شامل ہو جاؤ۔ اور تمام دنیا اور اہل دنیا سے بے خوف ہو جاؤ۔ تم کو کوئی دنیا والا کسی قسم کا رنج و غم اور نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ اور اگر دوستوں کی صف میں نہ داخل ہو سکو اور میری خدمت میں بھی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

حاضر نہ ہو سکو اور راستہ میں تم کو موت آجائے تو چونکہ خدا کے ایک مقبول دوست' خدا کے مصاحب کی خدمت میں اس کی زیارت کے لئے جا رہے تھے لٰہذا تم مہاجرا الی اللہ تھے اور مہاجر اللہ کو اگر راستہ میں موت آجائے تو اس کو بھی اس حاضری کا قیامت تک ثواب ملتا رہے گا۔ اور اس کو کسی قسم کا خوف نہ ہو گا۔

دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے۔ وللہ العزة ولرسولہ وللمومنین۔ خدا اور اس کے رسول ﷺ اور مومنین کے لئے عزت ہے۔ ان کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ صف دوستاں کی نسبت خواجہ عزیزاں علی رامتینی نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں۔

"مصاحب مصاحب خدا' مصاحب خدا باشد"

مولانا رومؒ فرماتے ہیں۔ ؎

گرتو خواہی ہمنشینی باخدا رو! نشین اندر حضور اولیاء

اگر خدا کے ساتھ ہمنشینی چاہتے ہو تو اولیاء اللہ کی خدمت میں حاضر ہو۔ اور جو خدا کی خدمت میں حاضر ہو اس کو کوئی دکھ درد نہیں ہوتا۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی
(۸۳)

اے آئینہ ذات تو مرات ہمہ کس مرات صفات تو صفات ہم کس
ضامن شدہ ام ازبہر نجات ہمہ کس برمن نیویس سیات ہمہ کس

اس رباعی کا پہلا شعر وحدت الوجود کے مسئلہ کی طرف رجوع کرتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ اے اللہ تعالیٰ! تیری ذات کا آئینہ تمام لوگوں کا آئینہ ہے اور تمام لوگوں کے دلوں میں تیرے ہی آئینہ کا عکس پڑتا ہے۔ تیری صفات عالیہ کا آئینہ تمام لوگوں کی صفات کو ظاہر کرتا ہے۔

میں تمام لوگوں کی نجات کے لئے ضامن ہو چکا ہوں' تمام لوگوں کو بخش دے اور ان کے گناہ میرے نامہ اعمال میں درج کر دے۔ (مصرعہ ثانی میں حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ العزیز کی علوہمت اور محبت مخلوق ظاہر ہوتی ہے۔)

اے خداوند قدوس! میں نے تو تمام لوگوں کی نجات کی ضمانت تیری رحمت' تیرے فضل اور تیرے کرم پر انحصار و بھروسہ کرتے ہوئے اپنے ذمے لے لی ہے۔ اب تیری مرضی ہے کہ جو چاہے میرے ساتھ سلوک فرما۔

رشتہ درگردنم افگندہ دوست می برد ہرجا کہ خاطر خواہ اوست

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۸۴)

(برائے عفو گناہ)

دارم گناہ ازقطرۂ باراں بیش وزشرم گنہ فگندہ ام سر درپیش
آواز برآمد کہ سہل باشد دردش تو خور خودکنی ومن درخور خویش

اصول درویشی خودبینی اور خودستائی کے منافی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تو اپنے آپ کو نہایت ہی عاجز اور گنہگار تسلیم کر کے رحمت و برکت طلب کی جاوے تاکہ مولا کریم کی طرف سے برکات انوارو تجلیات کی زیادہ عنایت ہو۔ اس سنہری اصول کے پیش نظر حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ ارشاد فرماتے ہیں۔

میرے گناہوں کی تعداد بارش کے قطروں سے بھی زیادہ ہے یعنی میرے گناہ لاتعداد اور ان گنت ہیں اور ان گناہوں کی شرمندگی سے سرنیچے جھکایا ہوا ہے' مارے شرم کے نگاہیں اونچی نہیں کر سکتا۔ جب میری عجزو انکساری اور شرمساری کو ملاحظہ کیا گیا اور میری بے بسی اور بے کسی کی حالت کو دیکھا گیا تو رب کریم کے باب رحمت سے آواز آئی کہ اس کا درد محبت (یعنی اللہ کریم کا عشق و محبت) حاصل کرنا بڑا سہل اور آسان ہے۔

حضرت بابا بلھے شاہ قصوریؒ کے پیرو مرشد حضرت شاہ عنایت قادری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔ کہ

بلھیا! رب دا کی پاوناں ایدروں پٹناتے ایدروں لاونا

یعنی دنیا سے دل اکھاڑنا اور خدا کی طرف لگانا۔

حضرت خواجہ عزیزان علی رامیسنی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے یہی سوال کیا۔ آپ نے جواب دیا "درویشی برکندن و پیوستن است" یعنی دل کو دنیا سے علیحدہ کرنا اور خدا کے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

ساتھ لگانے کا نام "درویشی" ہے۔ جس وقت یہ سوال کیا گیا آپ ایک کھال کے بال اتار رہے تھے۔ بس اسی طرح جواب دے دیا۔ ایک اور بزرگ فرماتے ہیں۔۔

تعلق حجاب است و بے حاصلی چو پیوندہا بگسلی واصلی

دنیاوی تعلقات حجاب ہوتے ہیں جن سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ جب ان کو توڑ دے تو تو خدا سے واصل ہو جائے گا۔ اور فرمایا کہ تو وہ کام کر جس کے تو لائق ہے۔ میں وہ کرتا ہوں جس کا میں لائق اور سزاوار ہوں۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۸۵)

بستم خناق باتو مادوش ازبہر بوسہ زاں بناگوش
دارم بتو دل، تو غافل ازمن یاداست مرا، ترا فراموش

ہم نے کل خناق کو تجھ سے دور کر دیا کہ تمہارے کان کے نیچے سے دو بوسے حاصل ہو سکیں۔ میں دل سے تجھ پر فریفتہ ہوں اور میرے دل میں تیری یاد ہے اور تو اس بات سے غافل ہے۔ مجھے تو تیری یاد ہر وقت ستاتی، رلاتی رہتی ہے مگر تم نے مجھے بالکل ہی بھلا دیا ہوا ہے۔ ؎

یادم نمی کنی و ازیادم نمی روی عمرت دراز باد اے فراموش گارمن

حفیظ جالندھری نے کہا ہے۔ ؎

تم نے ہم کو بھلا دیا، ہم نہ تم کو بھلا سکے
ہم ہی میں تھی نہ کوئی بات کہ یاد نہ تم کو آ سکے

کسی نے کیا خوب کہا ہے۔ ؎

بھولنے والے کبھی تجھ کو بھی یاد آتا ہوں میں
یاد میں تیری جہاں کو بھولتا جاتا ہوں میں

کسی اور نے بھی کہا ہے۔

؎ تمہاری یادیں مہک رہی ہیں ہر ایک غنچہ کھلا ہوا ہے
زمانہ بیتا مگر گماں ہے کہ آج ہی وہ جدا ہوا ہے
یہ درد ابھرا ہے عہد گل میں، خدا کرے جلد رنگ لائے
نہ جانے کب سے سلگ رہا ہے، نہ جانے کب سے دبا ہوا ہے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۸۶)

روزیکہ کند اجل گریبانم چاک درغائت بیخودی نیم روئے بخاک
خواہم کہ میرا ازخاک برداری وزنقش گناہ لوح دلم سازی پاک

جس دن موت مری زندگی کے گریبان کو چاک کر دے یعنی میں مر جاؤں' اس جہان سے رخصت ہو جاؤں تو نہایت ہی بیخودی اور بیہوشی میں میرا منہ خاک پر پڑا ہوا ہو یعنی جس دن میں دنیا سے کوچ کروں بطور عاجزی و انکساری میرا منہ خاک (مٹی' زمیں) پر پڑا ہو' خاک آلود ہو تا کہ میں غرورو تکبر سے بچ کر اس جہان سے کوچ کروں۔ میری التجا' تمنا اور خواہش یہ ہے کہ اے اللہ تعالیٰ تو مجھے اسی حالت میں ہی خاک سے اٹھا لے اور میرے دل کی لوح کو گناہوں کی آلائش و آلودگی کے نقش سے پاک صاف کر دے یعنی میرے نقش گناہ مٹا دے' میرے گناہوں کو معاف فرما دے۔

خواجہ عطارؒ فرماتے ہیں۔

چشم دارم از گنہ پاکم کنی! پیش ازاں کاندرلحد خاکم کنی

اے اللہ! وقت نزع میرا ایمان سلامت رکھنا' میرے گناہ معاف فرما دینا۔ اور اگر تو آخری وقت اپنے دیدار سے مشرف فرما دے تو میری بات بن جائے گی۔

حافظ شیرازیؒ کہتے ہیں۔

شب رحلت ہم ازبستر روم تا قصر حورالعین
اگر در وقت جان دادن تو باشی شمع بالینم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۸۷)

بر چہرہ ندارم زمسلمانی رنگ   دارد شرف برمن سگ اہل فرنگ
آن روسیہ ام کہ آئداز روسیہی   دوزخ رانگ و اہل دوزخ رانگ

اس رباعی میں عجزو انکساری کی انتہا ہے۔ سبحان اللہ! خداوند ذوالجلال کے مقبولوں کی قبولیت خاص اور مستجاب الادعوات ہونے کے باوجود یہ عجز اور یہ انکساری قابل غور ہے۔ سرخیل سلسلہ عالیہ نقشبندیہ اپنے نفس امارہ کی تذلیل کی خاطر اپنے آپ کو کس قدر حقیر خیال فرماتے ہیں۔ اسی بات سے ان کو فرشتوں پر برتری حاصل ہے جو اپنے آپ کو عاجز اور حقیر دیکھتے ہیں۔ وہ اشرف اور افضل ہیں۔ ؎

وزاں برملائک شرف داشتند   چوں خودرا زسگ کمتر نگاشتند

فرماتے ہیں۔ میرے چہرہ سے کوئی نشان یا رنگ اسلام (صبغۃ اللہ کا رنگ) ظاہر نہیں ہے بدیں وجہ فرنگی کا کتا بھی مجھ سے اشرف و اعلیٰ ہے۔ میں وہ روسیاہ ہوں، گنہگار ہوں کہ میرے گناہوں کی سیاہی سے دوزخ اور دوزخی دونوں شرمندہ ہو رہے ہیں یعنی کوئی دوزخی مجھ سے زیادہ سیاہ کارو نابکارو ناہنجار نہیں ہے۔

مقام غور و فکر ہے کہ جب اتنے جلیل القدر ولی اللہ اپنے آپ کو گنہگار ظاہر فرماتے ہیں تو ہم کیا اور ہماری کیا مجال۔ ہم کو تو اسی صورت میں اپنے آپ کو ذلیل ترین شے دنیا میں ظاہر کرنا چاہئے اور اپنے گریبان میں جھانکنا چاہئے۔ ؎

من کیستم کہ باتو دم دوستی زنم   چندیں سگان کوئے تو یک کمتریں منم

حفیظ جالندھری" کہتے ہیں۔ ؎

جو لوگ کہ کہلاتے ہیں سگ آپ کے در کے   ان لوگوں کے دفتر میں میرا نام بھی لکھ لیں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۸۸)

مائیم کہ درہیچ حسابے نائم خالی و لباں تہی لسائد مائم
آں دم کہ حساب عاصیاں می طلبند آں ذرہ کہ درحساب نائد مائم

ہم وہ ہیں جو کسی حساب کتاب میں شمار نہیں ہوتے۔ خالی اور تہی لب پینے والے ہیں۔ جس وقت گنہگاروں سے (روز محشر) حساب لیا جاوے گا۔ اس وقت ہم وہ ذرہ ہوں گے جس سے کوئی حساب نہ طلب کیا جاوے گا۔ ہم وہ ذرہ ہیں جو بوجہ حقیر ہونے کے کسی حساب میں نہیں ہیں۔

خداوند تعالیٰ کے مقبول بندوں کی یہ شان ہے کہ دنیا میں بھی ان کو ہر ایک چیز بلا حساب ملتی ہے اور قیامت کے دن بھی ان سے کوئی حساب نہ لیا جاوے گا اور ان کو بلا حساب جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

اللہ والے شراب معرفت میں اس قدر مست ہوتے ہیں کہ انہیں خدا تعالیٰ کے سوا کوئی اور چیز جچتنی ہی نہیں۔ اور ان سے کوئی فعل خلاف شریعت سرزد نہیں ہوتا۔ ان کے نیک اعمال اور خوش افعال کے باعث روز محشران سے کسی قسم کا حساب طلب نہ کیا جائے گا اور انہیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جنت الفردوس عطا ہو گی۔ یہ وہ لوگ ہیں جو عشق الٰہی میں جل چکے ہوتے ہیں۔ سوزو ساز ان کی متاع بے بہا ہوتی ہے اور یہی متاع ان کی اخروی کامیابی کا راز ہوتی ہے۔ اسی راز کو خواجہ شیرازؒ یوں بیان کرتے ہیں۔ ؎

درعاشقی گریز نباشدز سوزو ساز استادہ ام چو شمع مترساں ز آتشم

اقبالؒ یوں گویا ہیں۔

؎ متاع بے بہا ہے دردو سوزو آرزومندی
مقام بندگی دے کر نہ لوں شان خداوندی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۸۹)

عودم چونبود چوب بید آوردم   رو سیہ و موئے سپید آوردم
چوں خود گفتی کہ ناامیدی کفراست   فرمان تو بردم و امید آوردم

عود ایک نہایت خوشبودار لکڑی ہوتی ہے۔ اعمال نیک کو عود کی خوشبو سے تشبیہہ دی ہے۔ فرماتے ہیں کہ میرے پاس وہ نیک اعمال جو عود کی طرح خوشبودار ہوں نہیں ہیں' میں تو چوب بید (بید کی لکڑی) ہمراہ لایا ہوں۔ بید کو پھل نہیں لگتا اور نہ ہی اس میں کوئی خوشبو ہوتی ہے اور نہایت ہی نکمی شے ہوتی ہے۔ فرماتے ہیں' میں ایک نکمی شے لایا ہوں اور سخت گنہگار ہوں' سیاہ رو سیاہ کار اور سفید بال رکھتا ہوں۔

اے مولا کریم! تو نے خود ہی ارشاد فرمایا ہے۔ لاتقنطوا من رحمة الله (اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا چاہئے۔ (پارہ: سورہ: آیت:) اور ناامیدی ازلطف خدا کفر ہے۔ اس لئے میں بہ تعمیل ارشاد والا امید رحم و بخشش لایا ہوں۔ یعنی نیک اعمال تو میرے ہیں ہی نہیں البتہ تیرے فضل و کرم کے بھروسہ پر حسب الارشاد بخشش کی امید لایا ہوں۔ خواجہ عطارؒ فرماتے ہیں۔

بحر الطاف تو بے پایاں بود   ناامید از رحمتت شیطاں بود

کسی اردو شاعر نے کہا ہے۔

تیرے کرم سے بے نیاز کون سی شے ملی نہیں
جھولی ہی میری تنگ ہے تیرے یہاں کمی نہیں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۹۰)

(برائے قید سے رہائی پانے)

ہاگفت کہ مرد سعادت مندم بنگر بحساب ابجدے من چندم
بستم چو کلید بست و نہ حرف مجید لیکن بدودال ویک الف دربندم

"ہا" نے کہا کہ میں تو ایک سعادت مند مرد ہوں۔ ذرا ابجد کے حساب سے دیکھو کہ میں کس مالیت اور قیمت کا آدمی ہوں؟ جس طرح ۲۹ حروف بسم اللہ الرحمن الرحیم قرآن مجید کی کلید ہیں اسی طرح میں بھی کلید ہوں، کہاں کی؟ (خداوند کریم کی بارگاہ میں حاضری کے لئے، مشکلات کے حل کے لئے مگر دو دال اور ایک الف سے قید میں ہوں۔

فرماتے ہیں کہ جس طرح بغیر بسم اللہ شریف پڑھنے کے جو قرآن پاک کی چابی ہے قرآن پاک کی تلاوت منع ہے اسی طرح قیدو بند سے آزادی حاصل کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں گریہ و زاری اور "ہائے ہائے" پکارنا ضروری ہے۔

خاموش رہ کے دل کا نکلتا نہیں بخار اے عندلیب بول دہائی خدا کی ہے

مولانا رومؒ نے حضرت مجنوںؒ کا قصہ مثنوی شریف میں یوں تحریر فرمایا ہے کہ ایک رات مجنوںؒ خداوند تعالیٰ سے خلوت نگاہ راز میں باتیں کر رہا تھا اور پوچھا کہ مجھے لیلیٰ کے عشق میں کیوں گرفتار کیا گیا۔ اور میری اس پریشانی اور آوارہ گردی اور جنوں سے تجھے کیا فائدہ ہے؟۔

یک شبے مجنوں بخلوت گاہ راز گفت کاے پروردگار بے نیاز
از چرانامم تو مجنوں کردہٗ عشق لیلیٰ درگلو چوں کردہٗ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

کردہ خارمغیلاں بالشم ی برد شبہا بہ گردوں نالشم

توچہ خواہی زیں گرفتاری من اے خدائے من ازیں زاری من

ہاتفش گفتہ کہ اے مرد غریب درمحبت کردم ایں غمہا نصیب

عشق لیلیٰ نیست ایں کارمن است حسن لیلیٰ عکس رخسار من است

خوش نمائد گریہ شب ہائے تو ذوق ہا دارم بہ یارب ہائے تو

توگویا خداوند تعالیٰ کو لفظ "ہائے" پسند و مرغوب ہے۔ اس لئے فرماتے ہیں کہ "ہائے" سعادتمندی کا باعث اور سبب نجات ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۹۱)

ہر گاہ ثواب را زخود رد کردیم   آں چیز کہ بد نور بیکے صد کردیم
چوں عفو ترا ازحد زیادہ دیدیم   مایم کو زیادہ ازحد کردیم

ہم نے ہر وقت ثواب کو اپنے آپ سے دور رکھا۔ یعنی وہ افعال و اعمال کئے کہ جن کے کرنے سے ثواب سے محروم ہو گئے اور وہ چیز کہ صرف ایک نور تھی اس کو ہم نے ایک (ا) کی بجائے سو (۱۰۰) کر دیا۔ توحید خدا ایک نور ہے جس کے آگے جھکنے اور تمام ضروریات اس سے طلب کرنے کی بجائے جابجا خراب ہوتے رہے۔ جب ہم نے آپ کا عفوعام حد سے زیادہ دیکھا تو ہم وہ ہیں جنہوں نے حد سے تجاوز کیا۔

اے مولا کریم! ہم نے اپنی بداعمالیوں، کوتاہیوں اور غلطیوں کی وجہ سے تیرے نور توحید سے استفادہ نہیں کیا، ہم تیری رحمت سے دور رہے، تیری بجائے اوروں کے در پر بھٹکتے پھرے، خراب ہوتے رہے اور ٹھوکریں کھاتے رہے۔ ہم نے تیرے فضل و کرم اور عفوو بخشش سے ناجائز فائدہ اٹھایا اور حد سے تجاوز کر گئے۔ سعدی شیرازؒ فرماتے ہیں۔ ؎

جرم بخش و عیب پوش اے بے نیاز   عاصیاں راگاہ و بیگہ چارہ ساز

حکیم الامت اقبالؒ کہتے ہیں۔ ؎

بتوں سے تجھ کو امیدیں، خدا سے ناامیدی   بتا تو سہی اور کافری کیا ہے

اے باری تعالیٰ! تو ہمارے گناہوں کو نہ دیکھ بلکہ اپنی رحمت کو دیکھ اور اپنے خصوصی عفوو کرم سے نواز۔

؎ تیرے اختیار میں کیا نہیں مجھے اس طرح سے نوازدے
کہ دعائیں دل کی قبول ہوں مرے لب پہ کوئی دعا نہ ہو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۹۲)

گر من گنہے روئے زمیں کر دستم! عفو تو امید است کہ گیرد دستم!
گفتی کہ بروز عجز دستست گیرم! عاجز تر ازیں مخواہ کہ اکنوں ہستم

(مولا کریم کی رحمت و عفو پر بھرپور بھروسہ اور تکیہ)

اے مولا کریم! اے خداوند ذوالجلال! اے کہ تو رحیم و کریم ہے! اگرچہ میں نے تمام روئے زمین کے گناہ کئے ہیں لیکن پھر بھی مجھے امید ہے کہ تیری بخشش میری دستگیری فرمائے گی جبکہ تیرا ارشاد ہے کہ عاجزی اور انکساری کے دن میں تیری دستگیری کروں گا۔ آج میں سب سے زیادہ عاجز اور منکسر ہوں، میری دستگیری فرما اور اے مولا کریم! اس سے زیادہ عاجزی مجھ سے طلب نہ فرما اور اپنے فضل و کرم سے ہی مجھ گنہگار اور سیاہ کار کی بخشش فرما کیونکہ۔۔

ے میری غفلتوں کی بھی حد نہیں تیری رحمتوں کی بھی حد نہیں
نہ مری خطا کا شمار ہے نہ تیری عطا کا شمار ہے

(اثر صہبائیؒ)

ے پھر اس کی شان کریمی کے حوصلے دیکھے
گنہگار یہ کہہ دے گنہگار ہوں میں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۹۳)

حک کردنی است آنچہ نگاشتہ ام افگندنی است آنچہ برداشتہ ام
باطل بودن است آنچہ پنداشتہ ام حاصل کہ بہرزدہ عمر بگذاشتہ ام

جو کچھ لکا ہے یا تحریر کیا ہے اس کو دور کرنا ہے۔ جو کچھ حاصل کیا ہے وہ پھینکنے کے قابل ہے۔ جو کچھ ہم نے سمجھ رکھا ہے وہ سب باطل ہونے والا ہے۔ تو حاصل یہ ہے کہ ہم نے عمر بیہودہ گزار دی اور برباد کر دی۔ ع جب موت سے آکر کام پڑا سب قصے قضیے پاک ہوئے۔

سلطان محمود غزنوی ؒ نے اپنی وفات سے پیشتر تمام مال و اسباب و املاک کو دیکھ کر مندرجہ ذیل قطعہ فرمایا تھا۔ ؎

بے مصاف شکستم بیک اشارۂ دست ہزار قلعہ کشودم بیک اشارۂ پا
چو مرگ تاختن آورد ہیچ سود نبود بقابقائے خدا است و ملک ملک خدا

؎ یہاں سے سینکڑوں گزرے جو اس دنیا کے والی تھے
سکندر جب چلا یاں سے تو دونوں ہاتھ خالی تھے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۹۴)

اندوہ تو ازدل حزیں می دوزم نامت ز زبان ایں و آں می دوزم
می نالم و عقل بردہاں می گفتم میگریم و خوں درآستیں می دوزم

اے اللہ تعالیٰ! میں تیرا غم اپنے اندوہگیں دل میں جمع کرتا ہوں اور تیرا پیارا نام تمام مخلوق سے سن کر یاد کرتا ہوں۔ ؎

ہمارے سامنے جب کسی نے تمہارا نام لیا دل ستم زدہ کو ہم نے تھام تھام لیا

میں تیری یاد میں روتا رہتا ہوں اور بقائمی ہوش و حواس اور صحیح عقل و شعور کے ساتھ زبان سے اس بات کا اظہار کرتا ہوں کہ میں تیری فرقت میں آنسو بہاتا رہتا ہوں اور اپنی آستین کو خون آلود آنسوؤں سے تر کرتا رہتا ہوں۔

اے خداوند قدوس! تیرا غم میرے دل میں سما گیا ہے' میری روح کی غذا بن گیا ہے' تیری یاد میں ہر وقت روتا رہتا ہوں۔ تو مہربانی فرما کر مجھے اپنے دیدار سے مشرف فرما۔

فخرالدین عراقیؒ کہتے ہیں۔ ؎

اے دوست بیاکہ ما فدا ایم بیگانہ مشوکہ آشنا ایم
رخ بازنمائی تابہ بینم درباز کشائی تادر آئیم
ہرچند نہ ایم درخور تو لیکن چہ کینم مبتلا ایم
آنکس کہ ندید روئے خوبت وزحسرت اوبمیرد ماایم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۹۵)

(برائے کشود کار ہر روز تین بار پڑھیں)

فتح از در کردگار خودی خواہم بخشائش روزگار خودی خواہم
تاچند بانتظار روزم برود! بخت ازپس روزگار خودی خواہم

اپنے خدا کے دروازہ سے کشودگی چاہتا ہوں اور اسی سے اپنے روزگار (زمانہ زندگی) کی بخشائش چاہتا ہوں۔ میں کب تک تیرے انتظار میں دن کو شام کروں یا دن کو ضائع کروں، اپنی زندگی کے ایام کے بعد نیک بخت عطا ہونے کی تمنا رکھتا ہوں۔

اے باری تعالیٰ! میں تیرے فضل و کرم سے تیرے در سے کشودگی کی بھیک مانگتا ہوں اور اپنی زندگی کی بخشش مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میرے مقدر کی گردش دور کردے، اور اپنی رحمت سے، اپنے کرم سے مجھے اپنے جودو کرم سے نواز دے۔ تیرے سوا میرا کون ہے جہاں سے کچھ طلب کروں۔ کب تک میرا ستارہ گردش میں رہے گا تو مجھے خوش بختی اور سعادتمندی سے بہرہ ور فرما۔

اے مولا کریم! میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں۔ اگرچہ گنہگار ہوں، نابکارو نانجار ہوں مگر بندہ تو تیرا ہوں۔

تیری مخلوق میں سب سے برا ہوں مگر اے معبود میرے بندہ تو ترا ہوں

سعدیؒ کہتے ہیں۔

خداوندے چنیں بخشندہ داریم کہ باچندیں گنہ امید واریم
کہ بکشاید درے کا یزد بہ بندد بیاماہم دریں درگہ بزاریم

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۹۶)

گردست تضرع بدعا بردارم — بیخ و بن کوہ ہا زجا بردارم
لیکن زتفضلات معبود احد — تاصبراز صبرا" جمیلا" بردارم

اگر میں بارگاہ خداوندی میں زاری اور تضرع سے ہاتھ اٹھاؤں تو یقین ہے کہ پہاڑوں کو جڑ سے اکھاڑ دوں۔ لیکن میں خدائے واحد کی بزرگی سے حد صبر تک برداشت کرتا ہوں تاکہ ثمر صبرا" جمیلا" نصیب ہو۔

• حضرت شہنشاہ نقشبند قدس سرہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر میں عجزو انکساری، آہ و زاری اور حضور قلب کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ بے نیاز میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھاؤں تو مجھے یقین کامل ہے کہ میری دعا کی قبولیت سے پہاڑ جڑوں سے اکھڑ جائیں۔ یعنی مشکل سے مشکل کام بھی میری دعا سے آسان ہو جائے اور ناممکن پل بھر میں ممکن ہو جائے، ناامیدی، امید میں ڈھل جائے، زحمت، رحمت کی شکل اختیار کر لے، پریشانی سکون بن جائے۔ لیکن بات یہ ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کی رضا پر راضی رہتے ہوئے آخری حد تک صبر کرتا ہوں، دشمنوں کے وار سہتا ہوں، مصائب برداشت کرتا ہوں اور ہر پریشانی کو سہہ جاتا ہوں تاکہ میں صبر جمیل کے پھل کا سزاوار ٹھہروں۔ وگرنہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں دعا کروں اور اللہ تعالیٰ قبول نہ کرے۔ ؎

عزم راسخ ہو تو دیتی ہے صدا خود منزل — حوصلہ ہو تو کوئی راہ بھی دشوار نہیں

کلیم عثمانیؒ کہتے ہیں۔

نہیں کہ مجھے اپنی دعاؤں پہ اعتبار نہیں — وے گوارا شکست غرور یار نہیں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۹۷)

اے دوست! طواف خانہ ات می خواہم　　بوسیدن آستان خانہ ات می خواہم
بے منت مخلوق توشہ ایں راہ را　　می خواہم از خزانہ ات می خواہم

حضرت خواجہ خواجگان شاہ نقشبند قدس سرہ العزیز کا ارادۂ حج مبارک ہوا تو بڑے نازو انداز سے بارگاہ خداوندی میں مخاطب ہوتے ہیں۔

اے دوست! تیرے مقدس گھر (بیت الحرام) کا طواف کرنے کا ارادہ اور دلی خواہش ہے اور تیرے مقدس اور پاک گھر کو بوسہ دینا چاہتا ہوں۔ چونکہ سفر دورو دراز ہے، راستہ کے لئے زاد راہ کی ضرورت ہے۔ اس لئے اے مولا کریم! تیری بارگاہ عالیہ سے بدوں احسان مخلوق مانگتا ہوں اور تیرے ہی خزانہ سے مانگتا ہوں۔ تمام زاد راہ اور تمام اخراجات راستہ بدوں منت مخلوق تیری بارگاہ اور تیرے خزانہ سے مانگتا ہوں۔ ؎

الٰہی نہ کر مجھ کو محتاج کسی کا زمانے میں　　کمی ہے کون سی یا رب تیرے خزانے میں

اے اللہ! چونکہ سفر صرف اور صرف تیری رضا کے لئے کرنا چاہتا ہوں۔ اسی لئے زاد راہ اور سفر خرچ بھی تجھی سے مانگتا ہوں۔ میں مخلوق کا احسان کیوں اٹھاؤں، میں ان لوگوں کا رہین منت کیوں ٹھہروں۔ تجھ کو چھوڑ کر غیر سے امیدیں وابستہ کیوں کروں، میں تیرے خزانے سے ہی سب کچھ مانگتا ہوں۔ اقبالؒ کہتے ہیں۔ ؎

؎ بتوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے ناامیدی
بتا تو سہی اور کافری کیا ہے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۹۸)

افعال بدم زخلق پنہاں می کن! دشوار جہاں بردلم آساں میِ کن!
امروز خوشم بدار و فردا بامن آنچہ زکرم تومی سزد آن می کن!

میرے افعال بد کو اے ساتر العیوب! خلق سے پوشیدہ رکھ۔ دنیا کی دشواریاں میرے لئے آسان کر۔ آج مجھے خوش و خرم رکھ اور کل قیامت کے دن جو کچھ تیرے کرم کے لائق ہو وہ میرے ساتھ سلوک کر۔

اے اللہ! تو ساتر العیوب اور غافرالذنوب ہے۔ دنیا میں میری عیب پوشی فرما۔ تمام جہان کی جملہ مشکلات میرے لئے آسان فرما۔ دنیا میں خوش رکھ اور قیامت کو اپنی رحمت اور فضل و کرم سے (بحکم سبقت رحمتی کل شیی) مجھے اپنی غفران کی چادر میں لپیٹ۔ مجھے معاف فرما دے۔ اپنے محبوب ﷺ کے صدقے روز محشر مجھے رسوا نہ کرنا بلکہ اپنے فضل و کرم سے نواز دینا کیونکہ تیری صفت رحیمی کا یہی تقاضا ہے۔ اگرچہ میں اپنی روسیاہی کی وجہ سے تیرے فضل و کرم کی عنایت کے لائق تو نہیں ہوں۔ے

حضرت سعدی شیرازیؒ فرماتے ہیں۔ے

ے گرما مقصریم تو دریائے رحمتی
جرمے کہ می رود بامید عطائے تست ۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۹۹)

(در راہ سلوک)

روبرسر سوزنے نہانی بنشاں   تاشاخ کشد چتر زندگرد جہاں
برہر شاخ دوفیل راہوار براں   نتوانی اگرز کوئے ما گیر کراں.

اگر راہ سلوک میں اعلیٰ مقام اور بلند مرتبہ حاصل کرنا چاہتا ہے تو لوہے کی سوئی پر بیٹھ یعنی بالکل توازن سے زندگی بسر کرو تا کہ تمہاری محبت کی شاخ پھول چتر سی بن جائے۔ ہر شاخ اس قدر مضبوط ہو کہ اس پر دو دو ہاتھی اور اس پر تازی (عربی گھوڑے) بیٹھ سکیں یعنی وہ زیادہ سے زیادہ بوجھ اٹھا سکے۔ اگر تو یہ برداشت نہیں کر سکتا تو پھر جا! میرے کوچہ سے نکل جا' کنارہ کش ہو جا۔

مطلب یہ ہے کہ زندگی کو توازن اور اعتدال سے بسر کرتا کہ تو فائدہ اٹھا سکے۔ اگر تو یہ نہیں کر سکتا تو عشق و محبت کے کوچہ سے کنارہ کشی کر لے کیونکہ راہ سلوک میں قدم پھونک کر رکھنا پڑتا ہے۔ ذرا سی بھی لغزش تباہی و بربادی کا باعث بن جاتی ہے۔۔

اس راہ محبت میں قدم سوچ کے رکھنا   دریائے محبت کے کنارے نہیں ہوتے

راہرو محبت کو استقامت کا کوہ گراں بننا پڑتا ہے' اسے گرم و سرد چشیدہ ہونا پڑتا ہے' اسے رنج و الم کا پیکر بننا پڑتا ہے۔ اسے وہ شاخ بننا پڑتا ہے جو ہاتھیوں اور عربی گھوڑوں کا بوجھ برداشت کر سکے یعنی بڑے سے بڑے مصائب کا مقابلہ کر سکے۔ اگر تجھ میں اتنی ہمت و جرات نہیں ہے تو پھر راہ سلوک سے' عشق و محبت کے کوچے سے اور مہرو وفا کے میدان سے نکل جا کیونکہ اسی میں ہی تیری عافیت ہے۔

مولانا روم" فرماتے ہیں۔۔

اے دوست بیازود بہ نخانہ رومی   خواہی کہ دلت پرشود ازمخزن اسرار

حافظ شیرازی" کہتے ہیں۔۔

اے دوست بیازود بہ نخانہ حافظ   ازعشق و محبت گرت ہست سروکار

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۱۰۰)

این نہ ولہ و نہ ولہ را یک ولہ کن صراف زر خود شود خودرا صرہ کن
یک نیم شب خیز و بدرگاہ بیا گر حاجتت نہ برآید آنگہ گلہ کن

ولہ۔ عشق و محبت کی حیرانی۔ فرماتے ہیں کہ دنیا کی تمام حیرانیوں اور پریشانیوں کو ترک کر کے صرف ایک حیرانی (عشق الٰہی) حاصل کر لو۔ اپنے زر کے خود صراف بنو اور اپنے وجود کو تھیلی بنا لو۔ ایک رات نصف شب کو نیند کو ترک کر کے مولا کریم کی بارگاہ عالی میں حاضر ہو کیونکہ اس وقت انعام و اکرام تقسیم ہوتے ہیں۔ اور خدا سے تمام حاجتوں کو طلب کر۔ اگر اس طرح کرنے سے تمہاری حاجت بر نہ آئے تو پھر خدا کی خدائی اور اس کے مقبول بندوں کی پارسائی اور مشکل کشائی کا گلہ کر۔

حضرت سعدیؒ فرماتے ہیں۔ـــ

شب تاریک عاشقان خدا می بتابد چو روز رخشندہ

مولانا رومؒ فرماتے ہیں۔ـــ

خواب را بگذار اے جان پدر یک شبے برکوئے بے خواباں گذر

ایک اور بزرگ فرماتے ہیں۔

دولت شب گر خواہی خیز شب رازندہ دار خفتہ نابینا بود و بود دولت بیداری رسد

عارف زمن میاں جہلمی قدس سرہ کا ارشاد ہے۔ـــ

پچھلی راتیں رحمت ربدی کرے بلند آوازہ بخشش منگن والیاں کارن کھلا اے دروازہ

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۱۰۱)

(برائے جہت خوشدلی)

دنیا چہ بود کثرے مشوش بودن وزبہر دو دوزہ عمر ناخوش بودن
ماہیچ جہاں ہیچ و غم و شادی ہیچ خوش نیست برائے ہیچ ناخوش بودن

دنیا کیا ہے؟ فکرو تشویش کی زندگی میں مبتلا رہنا اور دو روزہ عمر (عمر قلیل) کے لئے ناخوش رہنا۔ ہم ہیچ، تمام دنیا ہیچ اور دنیا کے غم و شادی سب ہیچ ہیں۔ اس لئے ہیچ اور ناکارہ چیز کے لئے ناخوش رہنا اچھا نہیں ہے۔ مولانا روم فرماتے ہیں۔

چیست دنیا از خدا غافل بدن نے قماش و نقرہ و فرزندوزن

عمر خیام کہتے ہیں۔

دنیا دیدی و ہرچہ دیدی ہیچ است واں نیزکہ گفتی و شنیدی ہیچ است
سرتا سر آفاق دویدی ہیچ است واں نیز کہ ازخانہ خریدی ہیچ است

خاقانی نے کہا ہے۔

ہیچ است چو زندگانی ہمہ ہیچ ایں فرش زخانہ باستانی ہمہ ہیچ
ازنسیہ و نقد زندگانی ہمہ ہیچ سرمایہ جوانی است جوانی ہمہ ہیچ

سعدی شیرازی کہتے ہیں۔

بس بگروید وبگردد روزگار دل بدنیا در نہ بندد ہوشیار
آنچہ دیدی برقرار خود نماند آنچہ می بینی نماند برقرار
ایں ہمہ ہیچ است چوں می بگذرد بخت و تخت و امرونہی وگیرودار

سلطان محمود غزنوی کے حالات میں دنیا کی بابت لکھا ہے۔

چیست دنیا سر بسر پرسیدم ازدیوانہ گفت یاخاک است یابادا ست یا افسانہ
گفت ایشاں راچہ گوئے کہ برو دل دادہ اند گفت یاکور اند یاکراند یا دیوانہ!

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۱۰۲)

(برائے گمشدہ پڑھنی چاہئے)

برگوش دلم زغیب آواز رساں مرغ دل خستہ بہ پرواز رساں
یا رب بدوستی مردان رہت ایں گمشدہ رابمن بازرساں

اے مولا کریم! میرے دل کے کانوں پر غیب سے (فرشتہ غیب سے) آواز پہنچا دے۔ مرغ دل خستہ (ضعیف و ناتواں مرغ) کو طاقت پرواز عطا فرما دے، مرغ دل جو گناہوں اور سیہ کاریوں کی وجہ سے درماندہ ہے، کو نور ایمان و ایقان، نور فراست اور نور عرفان عطا کر کے طاقت پرواز دے تاکہ اسے سیر ملکوتی میسر ہو جائے۔

اے میرے رب! اپنے راستے پر چلنے والے نیک بندوں کی دوستی کے طفیل اس گمشدہ شے کو میرے پاس واپس پہنچا دے۔ یعنی میرے دل کی گمشدہ کیفیات ایمانی و جذبات ایقانی کو دوبارہ واپس مرحمت فرما دے۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے۔؎

غبار بارعصیاں کو میرے یکسر جو دھو ڈالے مرے مالک مجھے وہ دیدۂ گریاں عطا فرما
مرا تن میرا دل تیری عبادت سے نہ غافل ہو لگن اپنی عطا کر، سینہ بریاں عطا فرما
کچل ڈالا جواں مردوں نے شر نفس و شیطاں کو مجھے بھی ان کے صدقے جرات مرداں عطا فرما
اسیر نفس سرکش ہوں، ہوا ہر کام ناکارہ
دل بیمار کامل کے لئے درماں عطا فرما

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۱۰۴۳)

(توحید)

از ساعت دل غبار کثرت افتن — بہ زانکہ بہرزہ در وحدت سفتن
مغرور سخن مشوکہ توحید خدا — واحد دیدن بود نہ کہ واحد گفتن

دل کو ساعت (گھڑی) سے تشبیہ دی جاتی ہے اور پہلے ریت گھڑی شیشہ کی بنائی جاتی تھی جس میں ریت بھری ہوئی ہوتی تھی۔ فرماتے ہیں کہ دل کی گھڑی سے کثرت (ضد توحید) کے غبار کو جھاڑنا' بیہودہ فصاحت بھری کلام' تقریر توحید کرنے سے بہتر ہے۔

توحید پر عمل کرنا' توحید کا زبان سے اقرار کرنے سے بہتر و اولیٰ ہے۔ اپنے زور کلام اور قوت فصاحت و بلاغت پر مغرور و متکبر نہ ہو کیونکہ توحید خدا کو واحد دیکھنا ہے نہ کہ کہنا۔ یعنی توحید عمل کا نام ہے نہ کہ زبانی جمع خرچ کا۔

مقصد و مدعا یہ ہے کہ توحید پر دل و جان سے عمل کرنا چاہیے۔ خدا کی وحدت کی دلیلیں طلب کرنا مضر ایمان و سلامتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی توحید پر ایمان بغیر کسی چون و چرا کے لانا اور اس پر عمل پیرا ہونا ہی اصل ایمان ہے۔ غالب نے اس حقیقت کو یوں نکھارا ہے۔

ے وفاداری بشرط استواری اصل ایماں ہے
مرے بتخانے میں تو کعبے میں گاڑو برہمن کو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۱۰۴)

در راہ یگانگی نہ کفراست ونہ دیں یک گام زخود بروں نہ راہ بہ بیں
اے جان جہاں تو راہ اسلام گزیں بامارسیہ نشیں و بابد منشیں

یگانگت (دوستی) کے راستہ میں نہ کفر ہے نہ دین۔ خودی سے ایک قدم باہر آ اور صراط مستقیم دیکھ۔۔۔۔ اے جان جہاں! تو اسلام کا راستہ اختیار کر کیونکہ یہ خداوندی مذہب ہے۔ آ تجھے یہ بات بتاؤں کہ تو سانپ کے پاس بیشک بیٹھ جا کیونکہ سانپ کے کاٹنے سے تو صرف بعض اوقات جان کا خطرہ ہوتا ہے۔ مگر یار بداعتقاد تو دین و ایمان اور دنیا و آخرت دونوں کو تباہ و برباد کر دیتا ہے۔ بقول مولانا رومؒ

ع یار بد بدتر بود ازما ربد

صحبت صالح ترا صالح کند صحبت طالع ترا طالع کند

مطلب یہ کہ ہمیشہ صراط مستقیم پر گامزن رہنے ہی میں سلامتی و آشتی ہے' اسلام پر مضبوطی سے قائم رہنا ہی باعث نجات ہے۔ ایسے آدمیوں کی صحبت مت اختیار کرو جو تم کو اسلام سے برگشتہ کر دیں۔ جن کی صحبت سے اللہ' اس کے رسول ﷺ اور اس کے نیک بندوں (صحابہ کرام' اولیاء اللہ' امامان امت) سے بغاوت کا درس ملتا ہو اس صحبت پر تین حرف بھیجو۔ ایسا بدمذہب اور بدعقیدہ سانپ سے بھی زیادہ خطرناک ہے کیونکہ سانپ تو صرف جان کا دشمن ہے جبکہ بدمذہب ایمان کا دشمن ہے۔۔۔

دور حاضر نہیں محتاج شیاطین یارب آدمی کافی ہے انساں کے بہکانے کو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۱۰۵)

(طلب رزق بمستغنی)

اے راہ نما! دمے بہ من یاری کن! درماندہ و بیکسم تو غم خواری کن!
بردرگہ ناکسم خدایا مفرست بے منت مخلوق روزیم جاری کن!

اے میرے رہنما! ایک دم بھر کے لئے میری امداد فرما کیونکہ تیری دم بھر کی معیت اور یاری میری نجات کے لئے کافی ہے۔ میں درماندہ (تھکا ماندہ) بے یارو مددگار اور عاجز ہوں، اے میرے اللہ! تو مری رہبری اور غم خواری فرما۔ کیونکہ تو ہی میرا مددگار، غمخوار اور پرسان حال ہے۔

حافظ شیرازیؒ کہتے ہیں۔۔

تو دست گیر شواے خضر پے نجستہ کہ من پیادہ می روم و ہمرہاں سوار انند

اے میرے مالک و خالق! مجھے ان لوگوں کے دروازوں پر نہ بھیج جن سے میرا تعلق نہیں ہے اور بغیر احسان مخلوق مجھے روزی عطا فرما۔ کیونکہ تو مالک و خالق ہے۔ اپنی ہی محتاجی میں رکھ کسی غیر کا محتاج نہ کر۔۔

الٰہی نہ کر مجھ کو محتاج زمانے میں کمی ہے کون سی یا رب تیرے خزانے میں

حضرت سعدیؒ فرماتے ہیں۔۔

یارب مگیر بندۂ مسکیں و دستگیر کز تو کرم فزایدواز ما خطارود

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۱۰۶)

دستے نہ کہ باقضا آویزم من!   پائے نہ کہ از میانہ بگریزم من!
بختے نہ کہ بادوست آویزم من!   صبرے نہ کہ از عشق بپرہیزم من

ہاتھ جو قضا سے نہ لٹکے وہ میرا ہے۔ پاؤں جو جنگ سے نہ بھاگے میرا ہے۔ نصیبا جو دوست سے نہ ملے وہ میرا ہے۔ جو عشق کی تکالیف سے پرہیز نہ کرے وہ صبر میرا ہے۔

حضرت شہنشاہ مشکلکشا خواجہ نقشبند قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ میرا ہاتھ کبھی قضا سے نہیں لٹکا اور میرا پاؤں جنگ سے کبھی نہیں بھاگا یعنی میں وہ نہیں ہوں جو جنگ سے راہ فرار اختیار کروں میں تو میدان وغا میں ڈٹ کر، جم کر بہادری سے مقابلہ کرنے والا شخص ہوں۔

میں وہ شخص ہوں کہ جس کا نصیب، ستارہ اور مقدر دوست سے نہیں ملتا یعنی میرے مقدر میں ہجرو فراق ہی لکھا ہوا ہے، تڑپ تڑپ کر، رو رو کر فریاد کرنا ہی میرا مقدر ٹھہرا ہے۔ لہٰذا میں عشق کی تکالیف اٹھاتا رہتا ہوں، محبت کا درد لئے پھرتا ہوں اور نہایت عاجزی اور صبر کے ساتھ تمام مصائب و آلام برداشت کر رہا ہوں۔

اقبالؒ نے عشق کے جور و جفا کا ذکر کچھ یوں کیا ہے۔

ے جفا جو عشق میں ہوتی ہے وہ جفا ہی نہیں
ستم نہ ہو تو محبت میں کچھ مزا ہی نہیں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۱۰۷)

شدہ دیدہ بہ عشق رہمنوں دل من　　ناکردہ پراز غصہ درون دل من
زنہار اگر دلم بماند روزے　　از دیدہ طلب کند خون دل من

میرے دل کی راہنمائی عشق کی طرف میری آنکھ نے کی (اظہار محبت اور اثر ہمیشہ آنکھ کے ذریعے ہوتا ہے) آنکھ نے جلوۂ محبوب دیکھا اور عشق و محبت میں دل کو گرفتار کر دیا۔ اور میرے دل کا اندرون غصے سے معمور نہیں کیا گیا۔

خبردار! اگر چند دن مرے دل کا یہی حال رہا تو دل آنکھ سے خون کے آنسو بہائے گا یعنی اگر چندے یہی حالت رہی تو میرے دل کا خون آنکھ کے راستے بہہ نکلے گا۔

حافظ شیرازیؒ کے الفاظ میں۔

اشک آلودۂ ما گرچہ روانست ولے　　برسالت سوئے آں پاک نہادی طلبیم

غالب کہتے ہیں۔

جوئے خوں آنکھوں سے بہنے دو کہ ہے شام فراق
میں یہ سمجھوں گا کہ شمعیں دو فروزاں ہو گئیں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۱۰۸)

ایں کعبہ پرست! چیست کین من و تو صاحب نظر نہ. خوردہ بین من و تو
گربر بہ سنجند' کفرو دین من و تو دانند نہایت یقین من و تو

اے کعبہ پرست! میری اور آپ کی وجہ عداوت کیا ہے؟ صاحب نظر (حالات ماضی و آئندہ کو نور فراست سے جاننے والا) اور باریک بین نہ تو ہے نہ میں۔ یعنی دونوں کو اسرارو حقائق ربانی کا علم نہیں۔ اگر تیرا دین اور میرا کفر تولیں تو ان کو معلوم ہو جائے گا کہ تیرے دین اور یقین کی کیا انتہا ہے اور میرے کفر کی کیا انتہا۔ یعنی میرے اور تیرے دونوں کی کم علمی اور کم ظرفی اور بے بضاعتی آشکارا ہو جائے گی۔

حضرت خواجہ قدس سرہ نے ان ظاہر پرستوں اور بے عمل لوگوں پر خوب طنز فرمائی ہے۔ جو بظاہر بڑے متقی اور پرہیزگار نظر آتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو بنظر حقارت دیکھتے ہیں لیکن خود در حقیقت انتہائی بدعمل اور بدکردار ہوتے ہیں۔

عمر خیامؒ کہتے ہیں۔ ؎

شیخے بزن فاحشہ گفتا مستی کز خیر گسستی و بہ شر پیوستی
زن گفت چنانکہ می نمائم ہستم تو نیز چنان کہ می نمائی ہستی

حضرت سرمد شہیدؒ فرماتے ہیں۔ ؎

سرمد غم عشق بوالہوس را ندہند سوزوغم پروانہ مگس را ندہند
عمرے باید کہ یار آید بہ کنار ویں دولت سرمد ہمہ کس را ندہند

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۱۰۹)

ابراز دہقاں کہ لالہ می روئد ازو   دشت ازمجنوں کہ لالہ می روئد ازو
خلد ازصوفی و حورعین از زاہد   ما ودلقے کہ نالہ می روئد ازو

ابرو باراں دہقان کو پسند ہے کہ اس سے اس کی فصل و زراعت کو فائدہ پہنچتا ہے، مجنوں کو جنگل سے محبت ہے کہ اس میں گل لالہ اُگتا ہے۔ صوفی کو جنت اور زاہد کو حورعین کی خواہش ہے مگر ہم اور پھٹی پرانی گودڑی ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں، لازم و ملزوم ہیں کہ اس کے پہننے سے بارگاہ عالیہ میں آہ و نالہ کی توفیق عطا ہوتی ہے۔

کفر کافراو دین دیندار را   ذرۂ دردے دل عطار را

مطلب یہ کہ کاشتکار کو بارش کی خواہش ہوتی ہے تاکہ اس کی فصل کو فائدہ پہنچے اور پیداوار زیادہ سے زیادہ حاصل ہو، مجنوں کو جنگل سے محبت ہے کہ اسے گل لالہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے اور یوں وہ لیلیٰ کی جدائی برداشت کرنے کا سامان بہم پہنچا لیتا ہے۔ صوفی کو جنت کی ہوس ہے اور زاہد کو حوروں کی تمنا ہے۔ مگر ہم ہیں کہ پھٹی پرانی گودڑی کو حرز جان بنائے پھرتے ہیں کیونکہ اس کے پہننے سے ہمیں خداوند قدوس کی بارگاہ بیکس پناہ میں آہ و زاری، نالہ و فریاد اور عجز و انکسار کی توفیق عطا ہوتی ہے۔

سیدنا غوث الاعظم قدس سرہ فرماتے ہیں۔

ہر کسے امید دارد از خدا و جز خدا   لیک عمری شد کہ از تو من ترا دارم امید
روشنی چشم من از گریہ کم شد اے حبیب   ایں زماں از خاک کویت توتیادارم امید

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۱۱۰)

عشق است شیر نر زبوں آید ازو   بحریست کہ قطرہ ہا بروں آید ازو
گہ دشمنی کند کہ جان افزاید ازو   گہ دوستی کند کہ بوئے خوں آید ازو

عشق وہ شے ہے جس سے شیر نر کا بھی برا حال ہو جاتا ہے۔ وہ ایک ایسا سمندر ہے جس سے قطرے جوش سے باہر نکلتے ہیں۔ کبھی دشمنی کرتا ہے تو اس کی دشمنی موجب افزائش جان ہوتی ہے اور کبھی دوستی کے رنگ میں قاتل بن کر خون بہا دیتا ہے۔

یعنی عشق وہ چیز ہے جس میں مصائب و آلام عاشق کے گلے کا ہار بن جاتے ہیں۔ راہ عشق میں صبر' استقامت اور ہمت فراواں کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ اس میدان میں بڑے بڑوں کا پتہ پانی ہو جاتا ہے' یہاں کبھی شیخ صنعان بن کر سوروں کا ریوڑ چرانا پڑتا ہے اور کبھی مجنوں بن کر صحرا نوردی کرنا پڑتی ہے۔ کبھی فرہاد بن کر کوہکن بننا پڑتا ہے تو کبھی سسی پنوں کی طرح ریگستان میں آبلہ پائی سے گزر کر جان جان آفریں کے سپرد کرنا پڑتی ہے۔

حافظ شیرازیؒ نے اس حقیقت کو یوں بے نقاب کیا ہے۔ ؎

حافظ صبور باش کہ در راہ عاشقی   ہر کس کہ جاں نداد بجاناں نمی رسد

سعدی شیرازیؒ کہتے ہیں۔ ؎

دردیست درد عشق کہ ہیچش طبیب نیست   گر دردمند عشق بنالد غریب نیست

اقبالؒ فرماتے ہیں۔ ؎

صدق خلیلؑ بھی ہے عشق صبر حسینؓ بھی ہے عشق   معرکہ وجود میں بدر و حنین بھی ہے عشق

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۱۱۱)

درویشانرا بخیر دل مست بتو   ہردم کہ زنند جز دم ہست بتو
زنہار ازیں قوم ٦. صبری باش   صد سر نرود کہ درمیاں دست بتو

اے مولا کریم! درویشوں کا نیک دل تیری محبت میں مست ہو کر نیکی کی طرف مائل ہے۔ ان کے دم (سانس) کا کوئی حصہ تیری یاد کے بغیر نہیں گزرتا۔ خبردار! اس قوم کے ساتھ صبر سے سلوک کرو۔ اگر سینکڑوں سروں کو اتار دیا جائے تو بھی تیرا ہاتھ درمیان میں ہوتا ہے۔

اے اللہ! تیرے نیک بندوں کا دل تیری محبت میں اسیر ہے۔ ان کا ہر سانس، ہر لحہ اور ہر گھڑی تیری ہی یاد میں گزرتی ہے۔ ان کا اٹھنا، بیٹھنا، چلنا، پھرنا، سونا، جاگنا، اوڑھنا اور بچھونا فقط تیری ہی یاد ہے اور بس۔ ان کے مومو سے تیرے ہی ذکر کی آواز نکلتی ہے۔ ان کے دلوں سے "اللہ، اللہ" کے ہی نغمے گونجتے ہیں۔

اے دنیا دارو! خبردار، ان اللہ والوں کے خلاف کوئی غلط قدم نہ اٹھانا، ان کے ساتھ اچھا اور نیک سلوک کرنا۔ ان کے ساتھ نہایت صبرو استقامت سے پیش آنا۔ یہ لوگ اللہ کی مرضی کے خلاف ایک قدم بھی نہیں اٹھاتے، یہ فنا فی اللہ ہیں، باقی باللہ ہیں۔ ان کی زبان فیض ترجمان اللہ کی زبان ہے، ان کی آنکھ اللہ کی آنکھ ہے اور ان کا ہاتھ اللہ کا ہاتھ ہے۔ اس اسرار کو سمجھ لو۔ آؤ! مولانا رومؒ سے ہی سمجھ لیں۔

روبخسپ اندر پناہ مقبلے   بوکہ آزادت کند صاحبدے
کیمیا پیدا کن ازمشتے گلے   بوسہ زن برآستانے کاملے

رباعی

(۱۱۲)

در مملکت وجود فرمان ازتو آرام دل بے سروسامان ازتو
مارا بہ دوائے درد دل کارے نیست دل ازتو دوا و درد و درمان ازتو

اے خداوند قدوس! تمام عالم وجود کی مملکت تیرے زیر فرمان ہے۔ بے سروسامان اور پریشان حال دل کو تجھ سے ہی آرام اور سکون ملتا ہے۔ مجھے درد دل کی کسی دوا سے کام، تعلق، علاقہ اور واسطہ نہیں ہے کیونکہ دل، درد، دوا اور درمان سب تیرے ہی عطا کئے ہوئے ہیں۔

اے مالک یوم الدین! ہر چیز کا مالک و مختار تو ہی ہے۔ سب کچھ تیرے حکم کے تحت ہے۔ تو جسے چاہے عزت دے جسے چاہے ذلت دے۔ تیرے ذکر مقدس سے ہی بے چین دلوں کو سکون اور راحت ملتی ہے۔ تیرے ذکر سے ہی حلاوت ملتی ہے۔ معروف ہندی شاعر بھگت کبیر کہتے ہیں۔

؎ نہ سکھ گھوڑی پالکی نہ سکھ چتر کی چھانھ
یا سکھ ہر کی بھگت میں یا سکھ سنتاں مانھ

اے میرے مولا! مجھے اپنے درد دل، تکالیف اور مصائب و آلام کی کوئی پرواہ نہیں ہے کیونکہ یہ سب تیری ہی طرف سے ہیں۔ محبوب کی عطا بھی محبوب ہوتی ہے۔ تیری رضا ہی میں میری رضا ہے۔ درد اور درمان دونوں تیری طرف سے ہیں۔

ع تمہیں نے درد دیا ہے تمہیں دوا دینا

جامیؒ ارشاد کرتے ہیں۔؎

تعالیٰ اللہ زہے قیوم دانا توانائی دہ ہرنا توانا
انیس خلوت شب زندہ داراں رفیق روز در محنت گذاراں
تو نگذشتی زدستور عنایت نہ پوشیدی زما نور ہدایت

نظامی گنجویؒ کہتے ہیں۔؎

کہ رحمے بردل پر خونم آور وزیں غرقاب غم بیرونم آور

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۱۱۴)

بد کردارم و اعتزاد بدترز گناہ ۔ چوہست ازیں عذر سیاہ دعوائے تباہ
دعوئ وجود' دعوی قدر' دعوی فضل ۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ!

اے اللہ تعالیٰ! میں بہت بڑا بے عمل ہوں' برکردار ہوں اور عذر گناہ جو پیش کرتا ہوں وہ گناہ سے بھی بدتر ہے۔ وہ عذر گناہ' عذر سیاہ کاری میرے لئے باعث تباہی و بربادی ہے۔ میں اپنی ذات یا مرتبہ یا فضیلت کا دعویٰ کرنے سے لاحول پڑھتا ہوں کیونکہ یہ انانیت و خودی سب شیطانی دعاوی ہیں۔

اے خداوند قدوس! میں بہت گنہگار' بے عمل اور سیاہ کار ہوں۔ میرے دامن میں گناہوں کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ پھر اس پر طرہ یہ کہ "عذر گناہ بدتر از گناہ" کے مصداق اپنے گناہوں اور عیبوں پر پردہ پوشی کے لئے جو تاویلیں کرتا ہوں وہ میری مزید تباہی و بربادی کا باعث ہیں۔

میں اپنی ذات' مرتبہ اور فضیلت کا دعویٰ کیسے کر سکتا ہوں۔ میں تو ایسے خیال سے ہی لاحول پڑھتا ہوں کیونکہ ایسے تمام دعوے شیطانی دعوے اور انانیت کے مظہر ہوتے ہیں۔ اے اللہ! مجھے ایسے دعوؤں سے محفوظ و مامون فرما اور اپنی رحمت کاملہ میں ڈھانپ لے۔

حضرت سعدیؒ کہتے ہیں۔ے

فقیرم بجرم گناہم مگیر ۔ غنی را ترحم بود برفقیر

ایک اردو شاعر کہتا ہے۔ے

عصیاں سے کبھی ہم نے کنارا نہ کیا ۔ لیکن تو نے بھی دل آزردہ ہمارا نہ کیا
ہم نے تو ٹھانی تھی بہت جہنم کی تدبیر ۔ مگر تیری رحمت نے گوارا نہ کیا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۱۱۴)

من کیستم؟ آتش بدل اندوختہ   درشعلہ عشق چہرہ افروختہ
درراہ وفا چوں سنگ آتش بدیم   شاید کہ رسم نصحبت سوختہ

جانتے ہو کہ میں کون ہوں؟ میں وہ ہوں جس نے دل میں عشق الٰہی کی آگ جمع کر رکھی ہے اور اسی عشق کی آگ کے شعلوں نے میرے دل سے نکل کر چہرے کو روشن کر دیا ہے (مومن کو جب خلعت ولایت شرف قبولیت سے عطا ہوتی ہے تو نور ایمان و یقین سے اس کا دل معمور کر دیا جاتا ہے اور وہ نور ایمان اس کے چہرے میں نورانی ضیا سے ظاہر ہوتا ہے جس کو یہاں شعلے سے تشبیہہ دی گئی ہے۔)

راہ وفا میں ہم سنگ آتش (چقماق) کی مانند رہے ہیں اور شاید اس نئے ہم صحبت ہونے کی رسم سے ہم جل گئے ہیں۔ شاہ نیاز احمد بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس جلنے کو یوں بیان کیا ہے۔ ؎

سروسامان وجودم شرر عشق بسوخت   ہمچو فانوس آتش دلسوز نہانم باقیست

کسی اور بزرگ نے فرمایا ہے۔ ؎

من آں پروانہ عشقم کہ در آتش وطن درام   چو فانوس آتشے دردل بزید پرہن دارم

ایک اور دل جلے عاشق بزرگ کا ارشاد ہے۔ ؎

شو ہمدم پروانہ تاسوختن آموزی   باسوختگاں بینش شاید کہ تو ہم سوزی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۱۱۵)

اے نیک نکردہ و بدی ہا کردہ — وانگاہ نجات خود تمنا کردہ
برعفو مکن تکیہ کہ ہرگز بنود — ناکردہ چو کردہ، کردہ چو ناکردہ

اے کہ تو نے کوئی نیک عمل نہ کیا اور تمام بداعمالیاں ہی کیں اور پھر ان افعال بد کے باوجود اپنی نجات کی تمنا کرتا ہے۔ میری بات سن اور یاد رکھ کہ صرف عفو پر ہی تکیہ اور بھروسہ نہ کر کیونکہ یہ بات قانون الٰہی کے خلاف ہے اور نہ ہی ایسا ہونا ممکن ہے کہ نیک اعمال و بداعمال آپس میں مساوی ہیں۔

مولانا رومؒ فرماتے ہیں۔ے

ازمکافات عمل غافل مشو — گندم از گندم بروید جو ز جو

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ جب تک توبہ کے بعد صحیح ایمان و نیک اعمال نہ ہوں کسی کے سیئات، حسنات سے تبدیل نہ ہو سکیں گے۔ اس حکم الٰہی کی تفسیر سعدیؒ نے کچھ یوں کی ہے۔ے

ے ہر آنکہ تخم بدی کشت و چشم نیکی داشت
دماغ بیہودہ پخت و خیال باطل بست

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی
(۱۱۶)

درویشانیم نشستہ برکوہ و درہ　　کانجا کہ پلنگ و شیرو اژدر گذرہ
پیران قوی دارم مردان سرہ　　ہر کس کہ بما کج نگرد جاں نبرہ

ہم درویش لوگ ہیں اور پہاڑ اور درہ کے سر پر بیٹھے ہوئے ہیں، جہاں پر کہ شیر، چیتے اور اژدہا رہائش رکھتے ہیں۔ ہمارے پیران (خواجگان عظام) بڑے زبردست اور طاقتور ہیں اور مردان، جوانمردان (طالبان مولیٰ) بالکل صاف اور خالص ہیں۔ اس لئے جو آدمی، جو کوئی ہماری طرف ٹیڑھی آنکھ سے دیکھے گا اس کی جان سلامت نہ ہو گی۔

فرماتے ہیں کہ ہم خلیفۃ اللہ درویش صفت لوگ سب سے اعلیٰ ہیں۔ درندے اور اژدہا سب ہمارے زیر فرمان ہیں۔ ہمارے پیران عظام، مرشدان طریقت زبردست روحانیت کے مالک ہیں۔ پیر بھائی بڑے جوانمرد اور طالبان حق نہایت ہی پاک باطن ہیں۔ لہٰذا جو کوئی ہمارے ساتھ عداوت اور دشمنی کرے گا اس کی جان سلامت نہ ہو گی، جو کوئی ہمارے ساتھ ٹکرائے گا وہ پاش پاش ہو جائے گا۔

مطلب یہ کہ ہم اللہ کے تابع فرمان ہیں لہٰذا ہمارے ساتھ جو دشمنی کرے گا وہ اللہ سے دشمنی کرے گا، اس کے رسول ﷺ سے دشمنی کرے گا۔ کیونکہ اولیاء اللہ سے دشمنی کرنا، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے خلاف اعلان جنگ ہے۔ اور جو ایسا کرے گا وہ تباہ و برباد ہو جائے گا، نیست و نابود اور تاخت و تاراج ہو جائے گا بلکہ حرف غلط کی طرح مٹ جائے گا۔

ہم سے الجھو گے تو دنیا میں رہو گے کیسے　　ہم تو ظلم کی ہر دیوار گرا دیتے ہیں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۱۱۷)

ازبسکہ شکستم و بہ بستم توبہ! فریاد ہے ندارم و مستم توبہ!
دیروز بتوبہ شکستم ساغر امروز بساغرے شکستم توبہ

میں نے کئی بار توبہ کی اور کئی بار توڑ دی۔ میں مست توبہ ہوں اور اس بات سے فریاد نہیں کرتا۔ لیکن کبھی توبہ کرتا ہوں اور کبھی توڑ دیتا ہوں' اس وجہ سے ہی میں مست توبہ ہوں۔ کل جب میں نے توبہ کی تو ساغر (بادۂ مے مست) کو توڑ ڈالا اور آج بادۂ مے سے توبہ کو توڑ دیا۔ حافظ شیرازیؒ بھی ایسی توبہ توڑتے ہیں۔۔

من ترک عشقبازی و ساغر نمی کنم صدبار توبہ کردم و دیگر نمی کنم

جلیل لکھنوی کہتے ہیں۔۔

میں توبہ تو کر چکا تھا لیکن اے جلیل کالی گھٹا کو دیکھ کے نیت بدل گئی

کسی اور شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔۔

میری ٹوٹی ہوئی توبہ کے ٹکڑے کوئی لائے در پیر مغاں سے
کہ ان کو جوڑتے ہی توڑ ڈالوں مئے جام شراب ارغواں سے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۱۱۸)

افسوس کہ عمر رفت بر بیہودہ　　ہم لقمہ حرام و ہم نفس آسودہ
فرمودہ و ناکردہ سیہ روئیم کرد　　فریاد زکردہ ہا نافرمودہ

افسوس کہ تمام عمر بے ہودہ اور بے مقصد کاموں میں برباد ہو گئی۔ حرام خوری اور آرام طلبی میں ایام زندگی ضائع ہو گئے۔ اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل نہ کرنے سے مجھے روسیاہی ملی اور نافرمودہ (نہیات) اعمال کرنے سے فریاد کرتا ہوں، دہائی دیتا ہوں۔ اے رب کریم! مجھ پر اپنا فضل و کرم فرما اور مجھے صالح عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔

حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔۔

نگویم خدمت آوردیم و طاعت　　کہ از تقصیر خدمت شرمساریم
زدرویشان کوئے انگار مارا　　گر از خاصان حضرت برکناریم

مومن خاں مومن کہتے ہیں۔۔

عمر ساری تو کٹی عشق بتاں میں مومن　　آخری وقت میں کیا خاک مسلماں ہوں گے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۱۱۹)

(باوضو پڑھنی چاہئے)

اے درخم چوگان تو ام ہچو بگوی   بیروں زفرمان تو ام نہ یکسر موی
ظاہر کہ بدست ماست شستم بعذر   باطن کہ بدست تست آنرا تو بشوی

اے مولا کریم! میں تیرے چوگان (بلا) کے خم میں گیند کی مانند ہوں یعنی اس طرح بے بس و بیکس ہوں جس طرح گیند بے بس و بے حرکت ہوتا ہے۔ جس طرف کو بلا چاہے اس کو مار کر دھکیل کر لے جاتا ہے اور بالکل اسی طرح جس طرف تیرا حکم مجھے چلاتا ہے میں چلتا ہوں اور تمام واقعات تمام معاملات حسب منشاء تقدیر ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ میں محض بے بس ہوں یا بالفاظ دیگر میں صرف ایک آلہ ہوں جو تیرے حکم اور ہاتھ کے اشارہ پر چلتا ہوں۔ میں تو بال کے سرے کے برابر بھی تیرے حکم و ارشاد کے خلاف نہیں جا سکتا۔

ظاہری طور پر ہمارے بس میں جس قدر ہے میں اپنے جسم کو دھو کر پاک اور صاف بناتا ہوں اور باطن یعنی روحانی حالت، قلبی کیفیت، تزکیہ نفس، تصفیہ قلب، سکون و اطمینان قلب، عرفان و معرفت کا عطا کرنا، آلائش گناہوں سے بھی پاک صاف ظاہر کرنا تیرے ہی دست قدرت میں ہے۔ اپنی مہربانی اور فضل و کرم سے اس کو پاک صاف کر دے، گناہوں کی سیاہی اور زنگ اس سے دور کر دے، باطن کو پاک اور شفاف کر دے۔۔

امیدوں کی جھولی کو بھرپور کر دے   جو بے نور ہیں ان کو بانور کر دے
تیرے لئے تو یہ مشکل نہیں ہے   جو کانٹے ہوں رستے میں وہ دور کر دے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۱۲۰)

گر طاعت خود نقش کنم برنانے   واں نان بنہم پیش سگے نادانے
آں سگ باشد گرسنہ در کہدانے   ازعار براں نان نہ نہد دندانے

اگر میں اپنی طاعت (فرمانبرداری احکام ربانی) کا نقش کسی روٹی پر کروں اور اس روٹی کو نادان کتے کے آگے رکھ دوں اور وہ کتا بھی بھوکا اور پہاڑ کی غار میں ہو جہاں اس کو اور روٹی ملنے کی امید بھی نہ ہو۔ وہ کتا باوجودیکہ بھوکا بھی ہو' پہاڑ کے غار میں ہو اور نادان بھی ہو مگر اس روٹی کو جس پر میری طاعت کا نقش ہے' دانت لگانے یا کھانے سے عار کرے گا۔

یعنی میں اطاعت خداوندی کا حق ادا نہیں کر سکا' اللہ تعالیٰ کے احکام کو صحیح طور پر نہیں مانا' اس لئے میری اطاعت کے نقش والی روٹی بھوکا اور نادان کتا بھی نہیں کھاتا۔

سبحان اللہ! باوجودیکہ حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ مستجاب الدعوات اور محبوب بارگاہ ربانی تھے۔ اور آپ کی عبادت بالکل خالص اور بے ریا ہوتی تھی اور شرف قبولیت سے ممتاز ہوتی تھی۔ پھر بھی اپنے آپ کو کس قدر ادنیٰ خیال کرتے ہیں۔ بزرگی اور شرف فقط فروتنی اور انکساری میں ہے۔

خواجہ شیرازؒ کہتے ہیں۔۔

؎ ہمہ کارم زخود کامی بہ بدنامی کشید آخر
نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۱۲۱)

یا سرکشی زمانہ را سرکوبی ۔ یا خارو خس زمانہ را جاروبی
دجال وشاں رابنشاں برخرشاں عزلی بے یقینی و قیامت آشوبی

یا سرکش زمانہ کے سر کو کچلنا ہے یا زمانہ کے خارو خس کی جاروبی (صفائی) کرنا ہے۔ جو لوگ دجال صفت ہیں' ان کو ان کے گدھوں (یاد رہے کہ دجال اور اس کا گدھا لازم و ملزوم ہیں۔) (قصوری) پر بٹھا دو۔ تو معتزلہ (معتزلہ دور اموی و عباسی کا ایک فرقہ جس نے ایک طویل عرصہ تک حقیقی اسلام کو عقل کی کسوٹی پر پرکھنا چاہا اور مسلمانوں کو مناظروں اور مجادلوں میں الجھائے رکھا۔ علم کلام میں ان کے عقائد کے خلاف بھرپور بحثیں ہیں۔) (قصوری) ہے' بے یقین ہے اور قیامت کی طرح شور کرتا ہے۔ (اعتزال پسند معتزلہ ایک فرقہ مسلمانوں میں سے ہے جو عذاب' ثواب کا قائل نہیں۔)

حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ فرماتے ہیں کہ ہم نے مجاہد بن کر دنیا کے سرکشوں اور باغیوں کا سر کچل دینا ہے اور دنیا بھر کے خارو خس کی صفائی کرنی ہے۔ یعنی دنیا سے برائی کا قلع قمع کرنا ہے۔ شرافت' دیانت اور امانت کا دور واپس لانا ہے۔

دجال صفت لوگوں یعنی ظالموں کو گدھوں پر بٹھا دو یعنی ان کا مقابلہ کر کے صفحہ ہستی سے مٹا دو۔ ارے نادان! تو معتزلہ ہے' بے یقین ہے اور بے مقصد شوروغل کرتا ہے کہ یہ ناممکن ہے۔ یہ سب کچھ ہو سکتا ہے بشرطیکہ تیرا یقین کامل اور محکم ہو۔

اقبالؒ کہتے ہیں۔۔

یقیں محکم عمل پیہم محبت فاتح عالم جہاد زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں
غلامی میں نہ کام آتی ہیں تدبیریں نہ شمشیریں جو ہو ذوق پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۱۴۲)

ای دیدہ! مرا عاشق زارے کر دی   حیران رخ لالہ عذارے کر دی
اللہ اللہ! چہ خوب کارے کر دی   کارے کر دی کہ ہیچ نتواں گفتن

اے میری آنکھ! تو نے قدرت حق کا تماشہ دیکھا اور پھر مجھے اس کا عاشق زار اور والا وشیدا بنا دیا۔ مولا کریم کی خوبصورتی قدرت اور صفات کا نقشہ جو دل میں جمایا تو تو نے ہی جمایا اور پھر اس محبوب بے مثال کا دیوانہ اور عاشق بنایا تو تو نے ہی بنایا۔
اے میری آنکھ! تو نے مجھے اس لالہ عذار (سرخ چہرے والا معشوق) کا چہرہ دکھا کر حیران کر دیا ہے یعنی میں اس کے رخ پرنور کو دیکھ کر حیران ہو گیا ہوں اور میری عقل گم ہو گئی ہے۔ تو نے وہ کام کیا ہے جس کے متعلق میں کچھ بھی نہیں کہہ سکتا۔ میری قوت گویائی اور قوت نطق جواب دے گئی ہے۔ سبحان اللہ! تو نے کیا خوب اور احسن کام سرانجام دیا ہے۔

حافظ شیرازیؒ کہتے ہیں۔۔

بہر نظر بت ما جلوہ میکند لیکن   کس آں کرشمہ نہ بیند کہ من ہمیں نگرم

اقبالؒ بھی فرماتا ہے۔۔

ظاہر کی آنکھ سے نہ تماشا کرے کوئی   ہے دیکھنا تو دیدۂ دل وا کرے کوئی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۱۲۳)

دروقت سپیده دم خروس سحری　　دانی کہ چراہمے کند نوحہ گری
در آئینہ صبح نمودند اورا!　　از عمر شبے گذشت وتو بیخبری

ارے نادان! کیا تو جانتا ہے، کیا تجھے علم ہے کہ علی الصبح مرغ سحر نوحہ گری کیوں کرتا ہے اور چیختا چلاتا ہے؟ وجہ یہ ہے کہ صبح کے شیشہ میں اس کو یہ دکھلایا جاتا ہے کہ تیری عمر کی ایک اور رات تیری غفلت میں گذر گئی لیکن تو بیخبر ہے۔ ؎

نادان یہ گھڑیال تجھے کرتا ہے منادی　　گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی

ارے ناسمجھ! ہر روز تیری کتاب حیات کا ایک ایک ورق کم ہو رہا ہے مگر تو غفلت کے پردوں میں چھپا بیٹھا ہے۔ اٹھ! غفلت کے پردے چاک کردے اور باقی ماندہ عمر یاد الٰہی اور عشق رسول ﷺ میں صرف کردے تاکہ تو نجات پا جائے۔ بقول عراقیؒ

؎ بگذر اے غافل زیاد ایں و آں
یاد حق کن تابمانی جاوداں

اقبالؒ کہتے ہیں۔

؎ جوانی میں عدم کے واسطے سامان کر غافل
مسافر شب کو اٹھتے ہیں جو جانا دور ہوتا ہے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۱۲۴)

پیوستہ تو گر دودہ و معذوری　　غم ہیچ نیازمودہ و معذوری
من بیتو ہزار شب بخوں درخفتم　　تو بے من ولے نبودہ معذوری

اگرچہ تو ہمیشہ ایک کیڑے کی طرح ہے اور معذور ہے۔ تو نے کوئی غم نہیں دیکھا اور باوجود اس کے معذور ہے۔ میں تو ہزاروں راتیں تیرے فراق اور جدائی میں خون کے آنسو روتا رہتا ہوں لیکن تجھے میرے بغیر ایک دم بھر بھی معذوری نہ ہوئی ہے۔

اے کہ ہرگز فراموشت نہ کنم　　ہیچت ازبندہ یادی آید
یادم نمی کنی و ازیادم نمی روی　　عمرت دراز باد اے فراموش گار من

حافظ شیرازیؒ نے اس مضمون کو یوں ادا کیا ہے۔

عمریست تابراہ غمت رونہادہ ایم　　روی و ریائے خلق بیکسو نہادہ ایم

حفیظ جالندھریؒ کہتے ہیں۔

ہم ہی میں تھی نہ کوئی بات یاد نہ تم کو آ سکے
تم نے ہمیں بھلا دیا ہم نہ تمہیں بھلا سکے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی
(۱۲۵)

گہ شانہ کش طرۂ لیلیٰ باشی　　گہ در سر مجنوں ہمہ سودا باشی
گہ آئینہ جمال یوسفؑ گردی　　گہ آتش خرمن زلیخا باشی

حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ نے یہ رباعی وحدت وجود کے متعلق ارشاد فرمائی ہے۔

ارشاد کرتے ہیں۔ کہ

کبھی تو تو لیلیٰ کی زلفوں کو سنوارتا ہے اور کبھی مجنوں کو لیلیٰ کی پریشان زلف دکھا کر سودائی بنا دیتا ہے۔ کبھی حضرت یوسف علیہ السلام کی خوبصورتی کا آئینہ بن جاتا ہے اور کبھی زلیخا کے صبرو سکون کے خرمن پر حسن یوسفؑ سے آگ اور بجلی برساتا ہے۔

اے مولا کریم! یہ سب کچھ تیرے ہی دست قدرت کا کرشمہ ہے۔ تو جس کو چاہے محبوب جہاں بنا دے اور اپنی نورانی تجلی سے اس کی پیشانی منور فرما دے۔ عاشق اور معشوق بنانے سب تیری ہی صفت اور بس کی بات ہے۔ مولانا رومؒ فرماتے ہیں۔ ۔

جملہ معشوق است عاشق پردہ اے　　زندہ معشوق است و عاشق مردہ اے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۱۲۶)

غم بردل چرغ پرستم بالیستے مالیت ملک زغصہ غم بالیستے
یا غم چوبہائے عمر کم بالیستے یا عمر باندازۂ غم بالیستے

عشق و محبت کا غم ظالم آسمان کے دل پر ہونا چاہئے تھے۔ (یہاں غم سے مراد وہی بار امانت ہے جس کا زمین و آسمان نے متحمل ہونے سے انکار کر دیا تھا)۔

آسماں بار امانت نتوانست کشید قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند!

اور ملک کی مالیت غم و غصہ ہونی چاہئے تھی۔ یا غم سے عمر کی چوبیں کم ہونی چاہئیں تھیں یا پھر عمر، غم کے اندازہ کے مطابق ہونی چاہئے تھی۔ بقول غالبؒ

ے ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے مرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے

عمر مختصر ہے لہٰذا اس کی قیمت بھی کم ہے۔ تو اس کم عمر کے لئے غم بھی کم ہونا چاہئے تھا اور اگر غم زیادہ تھا تو اسی کے مطابق عمر میں بھی زیادتی لازمی تھی۔ بے حدو حساب غموں کا بھاری بوجھ ایک مختصر سی ناتواں عمر کیسے برداشت کر سکتی ہے۔ اقبالؒ فرماتے ہیں:۔ ے

کر پہلے مجھ کو زندگی جاوداں عطا پھر ذوق و شوق دیکھ دل بے قرار کا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۱۲۷)

از کردۂ خویش روسیاہے وزگفتہ خویش شرمسارے
حاشا زدر تو باز گردد نومید چنیں امید وارے

سبحان اللہ! کیا عاجزی اور انکساری ہے۔ فرماتے ہیں کہ اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے روسیاہ ہوں۔ اپنی گفتار نازیبا سے شرمسار ہوں۔ گنہگار' رحمت کا امیدوار ہوں۔ کیونکہ اسی در رحمت سے تمام لوگوں کی امیدیں پوری ہوتی ہیں۔ اس لئے میں گنہگار ہرگز ہرگز اس کریم کے دروازہ سے مایوس' ناامید اور خالی ہاتھ نہ جاؤں گا۔ یعنی ضرور دامن امید کو رحمت خداوندی سے بھرپور کر کے جاؤں گا۔

فرد عصیانم مبیں بہرخدا رحمت خود رابہبیں اے بادشاہ
بس گنہگار ہستم ومن پرخطا دارم ازلطف تو من امیدہا

تیرے آستاں پہ آئے تیری یاد کھینچ لائی
ہے دعا رہے سلامت تیرے در سے آشنائی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۱۲۸)

قدر گل و مل بادہ پرستاں دانند نے خود منشاں و تنگ دستاں دانند
از نقش تواں بہ سوئے بے نقش شدن کیں نقش غریب نقشبنداں دانند

پھول اور شراب کی قدر بادہ پرست ہی جانتے ہیں نہ کہ خود منش و تنگ دست لوگ۔ نقش سے بے نقش ہو جانا یہ نقش عاجز و غریب نقشبندی ہی جانتے ہیں۔

جس طرح گل و مل (پھول یعنی معشوق اور شراب) کی قدر و قیمت صرف شراب پینے والے ہی جانتے ہیں اور خود منش اور تنگ دست لوگ نہیں جانتے۔ بالکل اسی طرح نقش سے بے نقش اور بے نقش سے نقش کرنے کا عجیب و غریب عمل نقشبنداں (سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے بزرگ) ہی جانتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ ایسا طریقہ ہے جس میں باسانی سالک خداوند تعالیٰ تک پہنچ جاتا ہے کیونکہ یہ سلسلہ ''فضلی'' ہے۔

نقش سے مراد وجود انسانی ہے اور بے نقش ذات ربانی ہے۔ ذات ربانی تک پہنچانے کا طریقہ ''غریب'' نقشبندی جانتے ہیں۔ یہ ان پر خصوصی فضل ہے اللہ تعالیٰ کا۔

لفظ ''غریب'' حدیث پاک سے لیا ہے۔ بدء الاسلام غریبا' اسلام کا آغاز ہوا تو اسے عجیب سمجھا گیا وہ ان کے لئے نرالا اور اجنبی تھا۔ جب دور اول گذر گیا تو دنیا داروں نے علمبرداران اسلام کو بھی ''اجنبی'' ہی سمجھا۔ حضرت شہنشاہ مشکل کشا خواجہ نقشبند قدس سرہ نے بڑے بلیغ انداز سے اشارہ فرمایا ہے۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۱۲۹)

جز صحبت عاشقاں مستاں ملپسند دل در ہوس قوم فرومایہ مبند
ہر طائفہ ات بجائے خویش کشند چغدت سوئے ویرانہ و طوطی سوئے قند

عاشقوں اور مستوں کی صحبت کے علاوہ کسی اور کی صحبت کو پسند و اختیار نہ کر۔ اپنے دل کو کمینے لوگوں کی خواہش سے بند کرے کیونکہ ہر گروہ اپنی ہی طرف کھینچتا ہے جیسے الو ویرانے کی طرف اور طوطی باغ و بہار کی طرف۔

فرماتے ہیں کہ اے راہ سلوک کے مسافر! تو صرف عاشقوں اور مستوں (جنہوں نے اپنی لو اللہ تعالیٰ سے لگائی ہوئی ہے) کی مجلس و صحبت اختیار کر' کسی اور کے پاس نہ بیٹھ کیونکہ خسارہ میں رہے گا۔ اللہ والوں کے پاس بیٹھنے سے تجھے اللہ کی محبت نصیب ہو گی۔

اپنے دل میں کمینے اور دنیا دار لوگوں کو جگہ نہ دے کیونکہ یہ لوگ اپنی کمینی اور گھٹیا حرکات و سکنات کی وجہ سے اس مرتبہ کے اہل نہیں ہیں۔ ان سے گریز ہی بہتر ہے۔ اگر تو عاشقوں اور نیک لوگوں کی محفل میں بیٹھے گا تو باخدا ہو جائے گا اور اگر ان کمینے اور گمراہ لوگوں کی مجلس اختیار کرے گا تو تباہ و برباد ہو جائے گا۔

ہر گروہ' ہر جماعت اور ہر طائفہ دوسرے کو اپنی طرف راغب کرتا ہے جس طرح کہ الو کو ویرانہ پسند ہے تو وہ دوسروں کو بھی ویرانے میں لے جائے گا اور طوطے کو باغ و بہار سے محبت ہے سو وہ لازماً دوسرے پرندوں کو گل و گلزار ہی کی طرف دعوت دے گا لہٰذا تو سوچ سمجھ کر قدم رکھ۔ عراقیؒ کہتے ہیں۔۔

زمنزل گاہ دوناں رخت بربند ورائے ہر دو عالم جوئے منزل
بروں کن ازدروں سودائے گیتی کزیں سودا بجز سودا چہ حاصل

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۱۳۰)

تاجان دارم درغمت آویزم تا اشک بود سرکویت ریزم
چوں صبح قیامت برمد باعشقت ازخاک درت نعرہ زناں برخیزم

اے محبوب حقیقی! جب تک میری جان میں جان ہے تیرے غم میں گھلتا رہوں گا اور جب تک میری آنکھوں سے اشک جاری رہیں گے اپنا سر تیرے کوچے میں جھکاتا رہوں گا۔ جب قیامت کی صبح نمودار ہو گی تو تیرے عشق میں تیرے دروازے سے نعرہ مارتے ہوئے اٹھوں گا۔

یعنی اے اللہ تعالیٰ! جب تک میں زندہ رہوں گا تیری یاد، تیرے غم اور تیرے شوق دیدار میں آہ و فغاں کرتا رہوں گا۔ جب تک میری آنکھوں میں آنسوؤں کا خزانہ رہے گا میں تیرے کوچے میں سربسجود ہو کر زاری کرتا رہوں گا حتیٰ کہ روز قیامت کی صبح طلوع ہو جائے گی تو پھر اس وقت تیری محبت، تیرے عشق اور تیری تڑپ کا نعرہ (خون آلود آنکھوں کے ساتھ) لگاتے ہوئے تیرے در سے اٹھوں گا تو لوگ دیکھیں کہ تیرا دیوانہ آ رہا ہے، اور کس شان سے آ رہا ہے۔

نظیری نیشاپوریؒ کہتے ہیں۔

چوں بگذرد نظیری خونیں کفن بحشر خلقے فغاں کند کہ ایں داد خواہ کیست؟

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

عقائد کے سرت دعشق نبی کی ابتدا ان اشعار سے کرتی ہے

رباعی

(۱۳۱)

ای دادہ رخ تو ماہ زیبائی خاک قدم تو دیدہ را بینائی
در خدمت تو جان و دل و دیدہ و تن می دربازم اگر قبول فرمائی

اے کہ تیرا چہرہ چاند کی طرح خوبصورت ہے اور تیرے قدموں کی خاک اندھی آنکھوں کو بینا (روشن) کر دیتی ہے۔ اگر تو میری طرف نظر کرم فرمائے تو تیری خدمت کے لئے میری جان، دل، دیدہ اور تن سب کچھ حاضر ہے۔

یعنی اے ماہ عرب، اے محبوب خدا! اللہ تعالیٰ نے تیرے چہرے کو چاند کی طرح خوبصورت بنایا ہے۔ تیرے چہرۂ انور کو جو کوئی بھی دیکھتا ہے نثار ہو جاتا ہے۔ تیرے قدموں کی خاک میں ایسی تاثیر ہے کہ اگر وہ اندھی آنکھوں میں ڈال دی جائے تو انہیں بینائی مل جائے، بصارت سے محروم آنکھیں روشن ہو جائیں۔ اے ان خوبیوں کے حامل محبوب! اگر تو میرا بن جائے، مجھ پر نظر التفات کرے، مجھے اپنی غلامی میں قبول کر لے تو پھر دیکھ کہ میں کیسے دل و جان سے اور دیدہ و تن سے تیری خدمت کرتا ہوں اور نثار ہوتا ہوں۔

ہائے، جامی نے کیسی کہی۔

دارم سرے نہادہ براہت کہ مست ناز
ناگاہ دررسی و شود پانیمال تو

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۱۳۲)

من گریہ خندم درہمی پیوندم   پنہاں گریم و آشکارا خندم
اے دوست گماں مبرکہ من خرسندم   آگاہ نئی کہ من نیازمندم

میں روتا بھی ہوں اور ہنستا بھی ہوں۔ اس طرح میں رونے اور ہنسنے میں تعلق جوڑتا ہوں۔ میں چھپ کر روتا ہوں اور بظاہر ہنستا ہوں۔ اے دوست! یہ خیال نہ کر کہ میں خوش و خرم ہوں۔ تو اس راز سے آگاہ نہیں ہے کہ میں نیازمند ہوں۔

اے معبود حقیقی! میں تیری یاد میں، تیری محبت میں اور تیرے عشق میں دیوانوں کی طرح کبھی روتا ہوں اور کبھی ہنستا ہوں اور اس طرح رونے اور ہنسنے میں ایک عجیب تعلق سا پیدا ہو گیا ہے۔ میں کنج تنہائی میں بیٹھ کر خوب روتا ہوں لیکن لوگوں کے سامنے ہنستا رہتا ہوں۔

اے میرے اللہ! یہ خیال نہ کرنا کہ میں خوش و خرم ہوں کیا تو اس راز اور بھید سے آگاہ نہیں ہے کہ میں تو نیازمند، عاجز اور تیرا محتاج ہوں۔

میری روح کی حقیقت میرے آنسوؤں سے پوچھو
مرا مجلسی تبسم مرا ترجمان نہیں ہے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۱۳۴۳)

ساقی قدمے کہ ہم مستیم مخمور صہبائی الستیم
مارا تو بما مماں کہ تا ما!!! باخویشینم بت پرستیم

اے ساقی! میں عشق حقیقی کی منازل طے کرنے کے لئے چھوٹا قدم رکھتا ہوں یعنی میری رفتار حصول منازل عشق بہت ست ہے کیونکہ میں مست ہوں اور الست بربکم کی شراب سے سرشار ہوں۔ اے ساقی! تو ہمیں ہمارے حال پر نہ چھوڑ بلکہ ہمیں شراب معرفت کے اتنے جام پلا دے کہ ہم اپنے آپ کو بھول جائیں یعنی ہماری "میں" ختم ہو جائے۔

مولانا جامیؒ کہتے ہیں۔ــ

جامے بہ بخش جامی لب تشنہ را بلطف زاں بادہ کز کدورت جہلش دہد نجات

سعدیؒ فرماتے ہیں۔ــ

ساقیاے دہ کہ مادردی کش میخانہ ایم باخرابات آشنا واز خرد بیگانہ ایم

حافظ شیرازیؒ نے کہا ہے۔ــ

الا یایھا الساقی ادرکا ساوناولھا کہ عشق آساں نمود اول وے افتاد مشکلھا

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۱۳۴)

تو نازنین جہانی و ناز پروردہ ترا سوز دروں و نیازماچہ خبر
چوں دل برمہرنگارے نہ بستہ اے ماہ ترا زحالت عشاق بے نواچہ خبر

تو تو نازنین جہانی اور نازو ادا میں پروردہ ہے۔ تجھے ہمارے سوز دروں اور نیازمندی کی کیا خبر ہے۔ اے چاند! جب تیرا دل کسی محبوب پر نہیں آیا تو پھر تجھے بے نوا عشاق کی حالت کی کیا خبر ہو سکتی ہے۔

اے دوست! تو تو جہان کا نازنین اور نازوں' اداؤں کے ساتھ پلا ہوا ہے' تجھے کبھی بھی کوئی رنج تکلیف اور غم نہیں پہنچا لہذا تجھے ہمارے سوز دروں اور نیازی و محتاجی کا کیا علم ہے۔ جسے خود ٹھیس نہ پہنچی ہو اسے دوسروں کے درد کا کیا احساس ہو سکتا ہے۔ حافظؒ کہتے ہیں۔

؎ شب تاریک و بیم موج و گرداب چنیں حائل
کجا دانند حال ما سبک ساران ساحل ہا

اے چاند کی طرح خوبصورت دوست! جب تیرا دل کسی محبوب' خوبرو اور معشوق پر نہیں آیا ہے تو پھر تجھے عشق کی کلفتوں کا کیا علم ہے' تجھے کیسے پتہ چل سکتا ہے کہ عاشق اور مہجور لوگوں کا کتنا برا حال ہوتا ہے۔ خدا کرے کہ تجھے بھی درد عشق کی چوٹ لگے۔ سعدیؒ کہتے ہیں۔

؎ ہر کو شراب شوق نخوردہ است و درد زو
آنست کز حیات جہانش نصیب نیست

اقبالؒ نے ایک اور نفیس پیرائے میں یہ مضمون یوں باندھا ہے۔ ؎

خدائی اہتمام خشک و تر ہے خداوندا خدائی درد سر ہے
ولیکن بندگی استغفراللہ یہ درد سر نہیں درد جگر ہے

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۱۳۵)

(برائے حفاظت سانپ و بچھو)

بستم دم مار دم عقرب بستم نیش دم و دم ہر دوشاں بستم
بر نوحؑ نبی سلام کردم رستم شیخم ترشیا قرشیا بستم

میں نے سانپ اور بچھو دونوں کا دم (سانس، زندگی) باندھ دیا ہے۔ دم کا ڈنگ اور دم دونوں کو باندھ دیا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام پر سلام بھیجا ہے۔ اور رستم، شیخم، ترشیا اور قرشیا سب کو باندھ دیا ہے۔

سانپ اور بچھو زدہ کو تین دفعہ دم کریں، اول و آخر تین تین بار درود شریف پڑھیں، انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہو گی۔ اگر مریض کی حالت تشویشناک ہو تو پانچ یا سات مرتبہ بھی دم کیا جا سکتا ہے۔ باوضو ہو کر دم کریں۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۱۳۶)

(برائے تپ لرزہ)

تپ لرزہ باندام تو ای سرو قباپوش یارب کہ کند دگر عاشق مدہوش
بستم تپ لرزہ بفرمان خدا تاروز رہی ازالم و رنج بردوش

اے قباپوش سرو (اے محبوب) اے خدائے عزوجل کے عشق و محبت میں مستغرق رہنے والے تو خدا کی محبت میں اس طرح بے قرار ہے کہ فرط محبت میں تیرا جسم کانپ رہا ہے اور تپ لرزہ کی کیفیت طاری ہے۔ اے خدا وہ کون سی چیز ہے جو عاشق مدہوش کو مزید مستانہ بنا دے۔

میں نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے تپ لرزہ کا علاج کر دیا ہے تا کہ تو غموں اور دکھوں سے نجات پا جائے۔ اور تجھے شفائے کاملہ نصیب ہو۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

رباعی

(۱۳۷)

(برائے دفع درد دنداں)

آسیب گرت بدر شہوار رسید   کے ازستم چرخ ستمگار رسید
تنگ است ترا دہاں بازتنگی چاہ   آنرا بسا کنانش آزار رسید

اے دوست! اے محبوب! اگر تیرے دانتوں کو تکلیف پہنچی ہے تو ظالم آسماں کے ظلم سے کب پہنچی ہے؟ تیرے تو دہان (منہ) کنویں کی مانند تنگ ہے' اس حال میں کنعان کے لوگ ہی آزار پہنچاتے ہیں۔

اے حبیب! اگر تیرے دانتوں کو تکلیف پہنچی ہے' وہ درد کرتے ہیں تو کس ظالم نے یہ درد پہنچایا ہے۔ تیرا تو منہ کنویں کی طرح تنگ (یعنی چھوٹا سا) ہے۔ کنعان کے لوگ (منہ کے اندر رہنے والے) ہی بعض اوقات تکلیف پہنچاتے ہیں۔

کنعان کے لوگوں سے مراد منہ کے اندر کے اجزا اور ساتھی ہیں جو دانت درد کا باعث بنتے ہیں اور اکثر اوقات رنج و غم' دردو الم اور ظلم اور ستم ساتھیوں کی عنایت سے ہی مقدر ہوتا ہے نہ دوسرے لوگوں کی طرف سے۔

حفیظ جالندھریؒ کہتے ہیں۔

؎ دیکھا جو تیر کھا کے کمین گاہ کی طرف
اپنے ہی دوستوں سے ملاقات ہو گئی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

متفرق کلام خواجہ نقشبندؒ

سہ نشان بود ولی راز نخست آن بمعنی — کہ چہ روی او ببینی دل تو بدو گراید
دویم آنکہ در مجالس چو سخن کند زمعنی — ہم راز ہستی خود بحدیث دل رباید
سیم آن بود بصورت ولی اخص عالم — کہ زہیچ عضو او راحرکات بد نیاید

(روضۃ الریاحین از درویش علی بوزجانی مطبوعہ تہران (ایران) ۱۹۶۶ء ص ۱۲۷)

ترجمہ

۱۔ ولی کی تین نشانیاں ہیں۔ ان میں پہلی یہ ہے کہ اگر تو اس کا چہرہ دیکھے تو تیرا دل اس کا گرویدہ ہو جائے۔

۲۔ دوسری یہ کہ جب وہ مجلس میں حقائق کے بارے میں بات کرے تو سب کے دل کھینچ لے۔

۳۔ تیسری یہ کہ اس کی یہ سب سے بڑی خوبی ہے کہ اس کے جسم کا کوئی حصہ بری حرکت نہ کرے۔

شرح

حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ نے ولی اللہ کی تین نشانیاں اور علامات بیان فرمائی ہیں۔ پہلی یہ کہ اس کا چہرہ دیکھتے ہی دل اس کا گرویدہ اور اسیر ہو جائے۔ زبان سے بیساختہ "سبحان اللہ" نکلے۔ اس کی محبت دل و دماغ پر قابض ہو جائے۔ بقول میر تقی

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

میرؔ

ہم ہوئے تم ہوئے کہ میرؔ ہوئے   سب اس کی زلف کے اسیر ہوئے

دوسری نشانی یہ ہے کہ جب وہ مجلس میں شریعت و طریقت اور حقیقت و معرفت کے اسرارو رموز بیان کرے تو سب سننے والے اس کی طرف متوجہ ہوں اور وہ سب کے دل اپنی طرف کھینچ لے۔

تیسری اور سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کے جسم کا کوئی حصہ مثلاً زبان' ہاتھ' پاؤں' آنکھ کوئی ایسی حرکت نہ کرے جس سے برائی کا پہلو نکلتا ہو' گناہ کی طرف رغبت ہو۔

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013

ہماری مطبوعات

ورفعنالک ذکرک	سید رسول ترگوی	رعبایات نقشبند	محمد صادق قصوری
ظہور مصطفیٰ ﷺ	جسٹس محمد الیاس	جدید مسائل کا اسلامی حل	پروفیسر محمد رفیق
نصاب جمال	محمد اکرام شاہ جیلانی	دعوت کا انقلابی طریقہ کار	پروفیسر محمد رفیق
سوانح حیات	پروفیسر محمد رفیق	مجالس مرشد	محمد عمر حیات الحسینی
جہان نعت	پروفیسر محمد رفیق	جنسی انقلاب اور مسلم شباب	پروفیسر محمد رفیق
پگھل جائیں گی زنجیریں	محمد انوار المصطفیٰ ہمدمی	فرمودات قائد انقلاب	محمد طاہر حمید تنولی
توحید بدعت کی زد میں	ماجد صغیر قریشی	ہر شہر میں جنگل پھیل گیا	محمد انوار المصطفیٰ ہمدمی
تاجدار کائنات کی نصیحتیں	محمد مظہر حسین	پرچم بلند رکھنا	محمد انوار المصطفیٰ ہمدمی
محمد طاہر القادری	محمد عمر حیات الحسینی	سبیل رحمت	محمد انوار المصطفیٰ ہمدمی
تحفۃ الرضا	رضا محمد شاہ ہاشمی	صدائے درد	علامہ نور احمد نور

المدینہ پبلیکیشنز

4-یوسف مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ ○ 38-اردو بازار-لاہور ○ فون: 7320682

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org) 2013